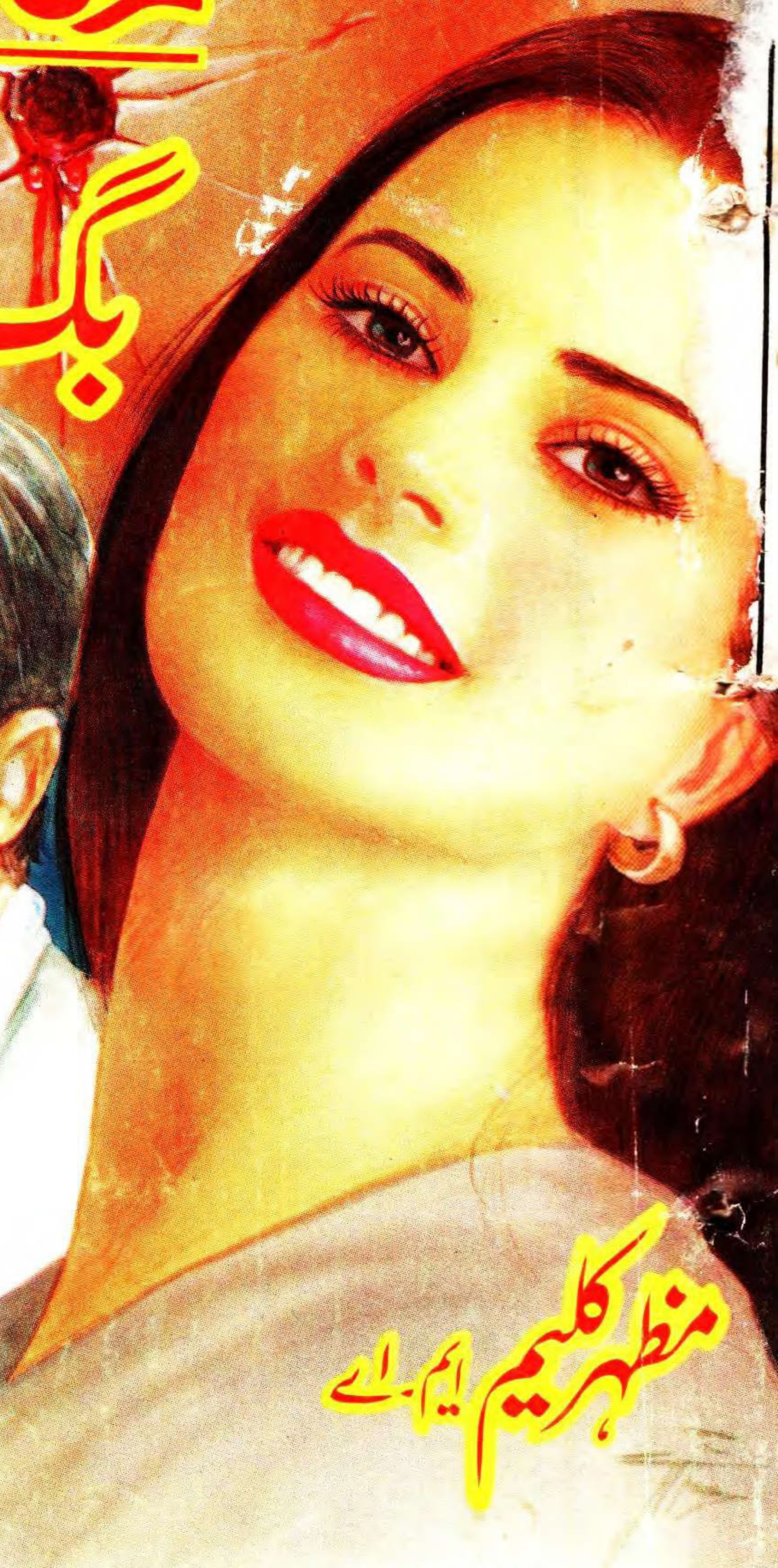
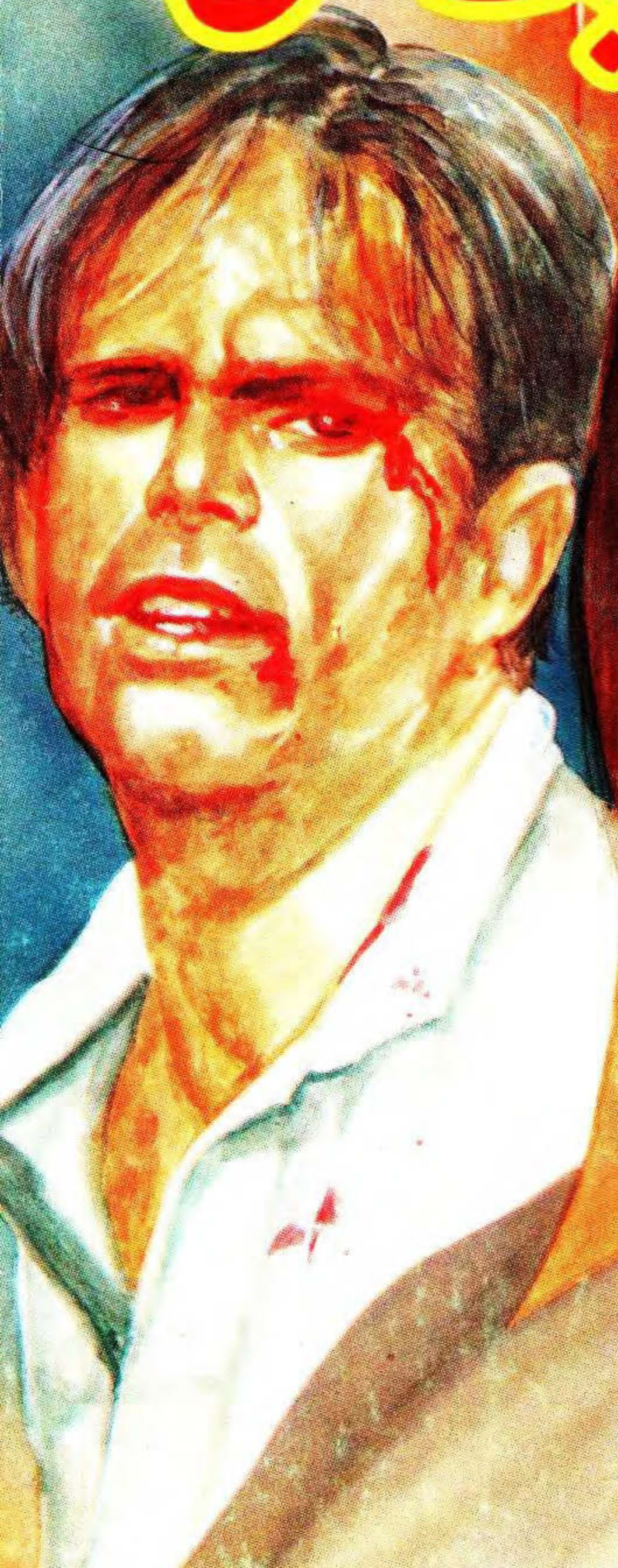


# عراق سیر

## گلاب چیلنج



منظر کلیم ایم اے



محترم محمد سعید خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ آپ کی بات درست ہے کہ ایکشن واقعی جاسوسی ناولوں کا حسن ہوتا ہے اور عمران کو اس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے لیکن اب کیا کیا جائے۔ عمران ہی جب ایکشن کو بچوں کا تماشہ سمجھنے لگ جائے تو پھر واقعی اسے وار تنگ دینے کی ضرورت پڑتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے مخلص قارئین کی وار تنگ پر وہ ضرور کان دھرے گا۔ جہاں تک جو یا کے جذبات کی قدر کرنے کی بات ہے تو اس کا جواب غالب کے ایک شعر سے دیا جاسکتا ہے۔

چھیدِ خواباں سے چلی جائے اسد

گر نہیں وصل تو حسرت ہی رہی

آپ یقیناً اس شعر سے سمجھ چکے ہوں گے کہ عمران بھی خواباں سے چھید جاری رکھنے کا قائل ہے۔ تاکہ وصل نہ ہی وصل کی حسرت تو قائم رہ جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار کا رخ ہوٹل شالیمار کے کپاؤنڈ کی طرف موڑا اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ ہوٹل کے بیرونی احاطے میں اس وقت خاصی جھل پہل تھی۔ رنگین آنچلوں اور رنگ برنگ ٹیوبوں کی بہاری آئی ہوئی تھی۔ آنے جانے والوں کے چہروں پر اس طرح مسرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے ہوٹل شالیمار میں آنا ان کے لئے انتہائی مسرت کا باعث بن گیا ہو۔ عمران اس کی وجہ جانتا تھا کیونکہ آج ہوٹل شالیمار کا سالانہ فنکشن تھا۔ وسیع و عریض پارکنگ نئے ماڈلوں اور رنگ برنگی کاروں کا شور دم دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کے جسم پر سلیٹی رنگ کا سوٹ تھا اور وہ اپنے لباس کی وجہ سے خاصا وجہہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر رکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ آج پارکنگ میں بیک

ماہمسل کر سنا تھا لیکن چونکہ اس کے ذہن میں اس فنکشن میں شرکت  
 ہونی پڑتی ارادہ نہ تھا اس لئے اس نے پرواہ نہ کی تھی۔ البتہ آج صبح  
 اخبار پڑھتے ہوئے اچانک اس کا موڈ بن گیا کہ وہ بھی اس فنکشن میں  
 شرکت کرے گا۔ اس نے جولیا کو کال کر کے باقاعدہ دعوت دی کہ  
 وہ بھی اس کے ساتھ سالانہ فنکشن میں شرکت کرے لیکن جولیا نے  
 اسے بتایا کہ انہوں نے چیف سے کہہ کر پوری سیکرٹ سروس کے  
 لئے کارڈ منگوا لئے ہیں جن میں عمران کا کارڈ بھی شامل ہے اس لئے  
 وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر فنکشن انڈ کرے لیکن عمران اپنی  
 بات پر بضد رہا کہ اگر وہ فنکشن انڈ کرے گا تو اکیلے کرے گا یا زیادہ  
 سے زیادہ جولیا اس کو کمپنی کر سکتی ہے لیکن جولیا نے سیکرٹ سروس  
 کے باقی ساتھیوں کو چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا تھا اس لئے  
 عمران اس وقت اکیلا آیا تھا۔ گو اس کے پاس کوئی کارڈ موجود نہ تھا  
 لیکن اسے یقین تھا کہ چونکہ ہوٹل شانیمار کا تمام عہدہ اس سے بخوبی  
 واقف ہے اس لئے اس پر کارڈ کی پابندی کے لئے کوئی سختی نہ کی  
 جائے گی اس لئے وہ پارکنگ سے نکل کر اطمینان سے چلتا ہوا ہوٹل  
 کے مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ فنکشن کا انعقاد ہوٹل کے  
 عقبی وسیع و عریض لان میں کیا گیا تھا جبکہ عام ہال میں داخلے پر کوئی  
 پابندی نہ تھی۔ البتہ اس ہال میں چاروں طرف وسیع سکرینوں پر  
 مینی وی ڈی نصب کر دیئے گئے تھے اور جو لوگ کارڈ حاصل نہ کر سکے  
 تھے وہ اس ہال میں بیٹھ کر ان سکرینوں پر فنکشن کی کارروائی دیکھ

وقت چار پارکنگ بوائز کام کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک تیزی سے  
 عمران کے قریب آیا اور اس نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور  
 پھر ایک خوبصورت نوکن اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ نوکن پر  
 اس کی کارڈ نمبر درج تھا۔ عمران نے ایک نظر نوکن کو دیکھا اور پھر  
 نوکن جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین  
 گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل شانیمار کے سالانہ فنکشن کے کارڈ  
 دو ماہ پہلے ہی تقسیم کر دیئے گئے تھے اور کارڈ کے سلسلے میں وہاں  
 انتہائی سختی کی جاتی تھی اور ملک کی بڑی سے بڑی شخصیت کی بھی اس  
 معاملے میں پرواہ نہ کی جاتی تھی اس لئے دو ماہ سے بھی پہلے ان کارڈز  
 کے حصول کے لئے کوششیں شروع ہو جایا کرتی تھیں اور جسے  
 سالانہ فنکشن کا کارڈ مل جاتا تھا وہ اپنے آپ کو واقعی خوش قسمت  
 تصور کرتا تھا۔ اس لحاظ سے ہوٹل شانیمار کے سالانہ فنکشن میں  
 شمولیت کو سٹیٹس سمبل سمجھا جاتا تھا اور وہ شخص آئندہ موسمی میں  
 اس لئے سر اٹھا کر چلا کرتا تھا کہ اس نے ہوٹل شانیمار کے سالانہ  
 فنکشن میں شرکت کی تھی۔ اس بار سالانہ فنکشن میں پاکستانیہ کے  
 ساتھ ساتھ دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی نوک گلوکاروں کو بھی  
 دعوت دی گئی تھی اور ایسے ایسے نام اشتهارات میں شائع کئے گئے  
 تھے جنہیں براہ راست سننا لوگوں کی دلی خواہش تھی۔ یہی وجہ تھی  
 کہ اس بار سالانہ فنکشن کے کارڈز کے حصول کی جدوجہد پہلے سے  
 کہیں زیادہ سخت رہی تھی۔ عمران اگر چاہتا تو وہ انتہائی آسانی سے کارڈ

اب دیا۔

"اوه۔ پھر تو یہ قتل عام ہو گا۔" عمران نے چونک کر کہا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔

"قتل عام۔ کیا مطلب جناب۔" نوجوان نے استہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تقریب کے دوران خوفناک اور طاقتور بم پھٹیں گے اور پچیس ہزار افراد چند لمحوں میں ہلاک ہو جائیں گے تو بتاؤ اسے قتل عام نہیں کہا جائے گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرائے تھے جیسے اب اسے عمران کے ذہنی توازن میں گڑبڑ پر مدلل یقین آگیا ہو۔

"ایسا ممکن ہی نہیں جناب۔ یہاں ہر قسم کی حفاظت کا مکمل بندوبست کیا جاتا ہے۔" نوجوان نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ اس وقت بھی اس لان میں بم نصب ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں ان کی باقاعدہ نشاندہی کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو میں یہیں کھڑے کھڑے انہیں بلاسٹ بھی کر سکتا ہوں۔" عمران نے جواب دیا تو نوجوان نے بے اختیار چخ کر قریب کھڑے ایک سپر وائزر کو بلایا۔

"لیس سر۔" سپر وائزر نے قریب آتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے

سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس روز کے لئے ہال کی بکنگ بھی وقت سے پہلے ہو جایا کرتی تھی اور عین موقع پر یہاں بھی کسی سیٹ کامل جانا تقریباً ناممکنات میں ہی سمجھا جاتا تھا۔ عمران ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً بھر چکا تھا۔ ایک کونے میں چند میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں لیکن ان پر بھی ریزرویشن کے کارڈ موجود تھے۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دو لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے۔

"فنکشن کے کارڈز کون جاری کر رہا ہے۔" عمران نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ایک نوجوان سے کہا تو نوجوان نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھا۔ وہ شاید یہاں نیا آیا تھا اس لئے اس کی آنکھوں میں عمران کے لئے ششاسائی کے کوئی تاثرات موجود نہ تھے۔

"جناب۔ کارڈز تو دو ماہ پہلے جاری ہو چکے ہیں۔" نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فنکشن دو ماہ پہلے ہو چکا ہے۔" عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فنکشن تو آج ہے جناب۔ کارڈز دو ماہ پہلے جاری ہو چکے ہیں۔" نوجوان نے عمران کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"فنکشن میں کتنے افراد شرکت کر رہے ہیں۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب پچیس ہزار افراد کا انتظام کیا گیا ہے۔" نوجوان نے

کاؤنٹر پر موجود دوسرا آدمی جو رجسٹر پر جھکا کام میں مصروف تھا اپنے ساتھی کے اچانک پچھنے پر چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ دہشت گرد ہے۔ اس کے پاس بم ہے۔ اسے پکڑ لو۔" کاؤنٹر میں نے ہڈیانی انداز میں جھپٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف سے ہوائیاں اڑنے لگ گئی تھیں۔ اس کی تیز آواز سن کر ہال میں بیٹھے ہوئے افراد بھی چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو ساجد۔ یہ تو عمران صاحب ہیں۔ سوپر فیاض کے دوست اور سر عبدالرحمن ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس کے صاحبزادے۔" دوسرے کاؤنٹر میں نے یقیناً اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو سپروائزر کا عمران کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔ "مم۔ مم۔ مگر یہ کہہ رہے ہیں کہ لان میں بم نصب ہیں اور وہ اسے یہاں سے بلاسٹ کر سکتے ہیں۔" پہلے کاؤنٹر میں جس کا نام ساجد تھا، نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ساجد کو ڈرا دیا ہے۔ یہ آج ہی ہمارے ساتھ شامل ہوا ہے۔ آپ مجھے حکم دیں۔ آپ کی کیا خدمت کی جائے۔" دوسرے کاؤنٹر میں نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کہہ رہے ہو یہ آج قہارے ساتھ شامل ہوا ہے۔ مگر یہ کہہ رہا ہے کہ دو ماہ ہوئے کارڈ جاری ہو چکے ہیں۔ جب اس کا تعلق ہی ہو مل انعامیہ سے نہ تھا تو اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ دو ماہ پہلے

"ساجد درست کہہ رہا ہے جناب۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں۔ دوسرے کاؤنٹر میں نے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو واقعی قتل عام ہو جائے گا۔" عمران نے طویل انہس لیتے ہوئے کہا۔

"قتل عام۔ کیا مطلب۔" اس بار دوسرے کاؤنٹر میں نے بھی وہی بات کی جو اس سے پہلے ساجد نے کی تھی۔

پہلے میں نے اس کا مطلب ساجد صاحب کو سمجھایا تو یہ چیخ پڑا تھا اور ابھی تک اس کے چہرے کے اعصاب خوف سے پھوڑک رہے ہیں۔ اب تمہیں سمجھایا تو پھر تم بھی یہی کچھ کرو گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ایک کارڈ تجھے دے دو اور بس۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس وقت میں تو کیا چیز میں صاحب بھی کارڈ جاری نہیں لیتے۔" دوسرے کاؤنٹر میں نے کہا۔

"پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر فنکشن میں اچانک بم بلاسٹ ہو نے شروع ہو گئے تو تم سوچو کہ جب ہو مل کے بلے سے دھچیس ہزار نہیں تو بیس ہزار لاشیں اور پانچ ہزار زخمی برآمد ہوں گے تو کیا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم انتہائی چھوٹے ملازم ہیں اور میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ آپ ہم پر رحم کھائیں۔" دوسرے کاؤنٹر

مین نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

جج۔ جج۔ جی۔ مجھ سے ملنے۔ مگر۔۔۔ دربان نے استہانی حیرت  
ببر سے لہجے میں کہا۔

کیوں۔ تم سے ملنے کوئی نہیں آ سکتا۔ آخر تم چھ فٹ کے بھروسہ  
 زانو ہوا۔ اتنی بڑی بڑی مونچھوں کے دھندلے ہوا اور تمہارے جسم  
 پر نیپٹیاں بھی اس طرح چھتی ہے کہ بڑے سے بڑے افسر کے جسم پر  
 قیمتی سے قیمتی لباس بھی اس طرح چھتا ہو گا۔ کیا نام ہے  
 تمہارا۔ عمران نے کہا تو دور بان کا چہرہ یکھت مسرت سے کھل  
 اٹھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں باقاعدہ تر تہانے لگ گئی تھیں۔

جج۔ جی۔ میرا نام یوسف ہے جناب۔ یوسفؑ۔ دربان  
نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اے تم۔ واقعی یوسف ثانی ہو۔ ویری گڈ۔ تمہارے ماں باپ واقعی صاحب ذوق واقع ہوئے ہیں۔ اچھا۔ بتاؤ کہ جھوٹ بولنے کی کتنی تنخواہ ملتی ہے۔“ عمران نے کہا تو یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

جھوٹ بولنے کی تحفہ خواہ کیا مطلب بتاؤ۔ . . . یوسف نے  
 قدس سے پوچھا تو جواب میں کہا۔

کیونکہ وہ والے نے کہا ہے کہ جتنے میں صاحبِ آفتاب میں موجود ہیں اور تھکے رہے ہو کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سپیدہ و تو چھوٹا سا آدمی ہے کیونکہ میں ہے پھر اس کی موٹائیاں بھی نہیں ہیں اور نہ ہی اس کا قد یہ فٹ ہے اور نہ ہی اس کا نام یوسف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں

”ارے۔ ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ چلو کارڈ نہ دو۔ میں بغیر کارڈ کے فٹشن انڈر کر لوں گا لیکن ایسا مت کرو۔ دیکھو کہاں ہے تمہارے ہوٹل کا چیمبر مین۔ سیٹھ عبدالقادر نام ہے اس کا شاید تمہارے عمر ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا بھتیجا بکثرت بدل گیا تھا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کاؤنٹر پر کام کرنے والے بے چارے واقعی مفت میں نوکری سے نکال دیئے جائیں گے۔“

”جی۔ جی ہاں۔ وہ اپنے آفس میں ہیں۔ تیسری منزل پر ان کا آفس ہے..... کاؤنٹر میں نے کہا۔“

”اوکے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور تیزی سے سائڈ میں موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ دوسرا کاؤنٹر مین پہلے کاؤنٹر میں اور سپروائزر دونوں کو عمران کے بارے میں ہی بتا رہا تھا۔ عمران لفٹ میں سوار ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل پر موجود تھا۔ چیمبرین کے آفس کے سامنے ایک مسلسل دربان موجود تھا جبکہ آفس کا دروازہ بند تھا۔

”جناب۔ چیرمین صاحب آفس میں موجود نہیں ہیں۔“ عمران کے قریب پہنچنے پر ایک دربان نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

”ارے۔ میں نے جیسرین کا اچار ڈالنا ہے۔ میں تو تم سے ملنے آیا ہوں۔“..... عمران نے دربان سے کہا تو دربان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حسرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

نے ساتھ بیٹھ کر تالیاں بجانا شروع کر دوں گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سازندے - اوہ نہیں جناب - اب کیا بتاؤں - آپ خود سمجھ جائیں جناب..... یوسف نے اوباشانہ انداز میں ہنستے ہوئے اور ابلہ دہاکر مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر نفیخت تکدر کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اوکے - پھر تو وہاں جانا ہی بے کار ہے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دربان کی بات سن کر اس کا موڈ واقعی اُف ہو گیا تھا اور اس نے فنکشن انڈر کرنے کا ارادہ ہی ملتوی کر لیا تھا لیکن جیسے ہی وہ نیچے ہال میں پہنچا اچانک ہال کے مین گیٹ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریٹین آدمی اندر داخل ہوا اور نہ ان اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس آدمی کو دیکھ کر اس کے ذہن میں چھٹکانا سا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ تو عمران کی یادداشت میں موجود تھا لیکن وہ اسے پہچان نہ پا رہا تھا۔ وہ آدمی عمران کو اپہتتی نگاہوں سے دیکھتا ہوا تیزی سے کاونٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے لئے اس کی آنکھوں میں شبہاسانی کی کوئی چمک نہ ابھری تھی اور پھر جب عمران کے کانوں میں اینڈی رابرٹ کا نام دوبارہ پڑا تو وہ تیزی سے مڑا۔ اسی لمحے اس نے اس غیر ملکی کو تیزی سے لفٹ کی طرف ہانپتے ہوئے دیکھا تو عمران کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔

باقاعدہ جھوٹ بولنے کی تنخواہ دی جاتی ہے۔ میری مانو تو چھوڑ اس نوکری کو اور میرے ساتھ چلو۔ دونوں مل کر بٹیک لوٹا کریں گے اور تجھے یقین ہے کہ تمہاری موتھیں دیکھ کر سب خود ہی ہاتھ اٹھا دیں گے جبکہ تجھے نوٹ گنتے میں سہارت حاصل ہے اور میں چند لمحوں میں لاکھوں کے نوٹ اس طرح گن سکتا ہوں کہ کیلکولیٹر بھی اتنی جلدی گنتی نہیں کر سکتا..... عمران نے کہا۔

”ج - جناب - وہ - وہ چیزیں صاحب واقعی آفس میں موجود نہیں ہیں۔ وہ سپیشل آفس میں ہیں۔ یہاں نہیں ہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا.....“ یوسف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکالا اور یوسف کی جیب میں ڈال دیا۔

”اوہ - اوہ - مگر جناب - مگر.....“ یوسف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کون ہے چیزیں کے ساتھ - بیگم یا.....“ عمران نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا تو یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

”بیگم نہیں جناب - وہ - وہ غیر ملکی گلوکارہ ہے مس اینڈی رابرٹ - ایکریٹین گلوکارہ - ہم - مگر جناب آپ وہاں نہیں جا سکتے ورنہ - ورنہ مجھے گولی مار دی جائے گی.....“ یوسف نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم بے فکر رہو - آخر سازندے بھی تو ساتھ ہوں گے - میں ان

اسے معروف گلوکارہ اینڈی رابرٹ کے سوہرا رابرٹ کے روپ میں  
دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھی تھیں  
اس لئے وہ کارلے کر سیدھا دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ بلیک  
زیرودانش منزل میں موجود تھا۔

"ارے - تم یہاں موجود ہو۔ میں سمجھا تھا کہ تم بھی ہوٹل  
شاپیار کا فنکشن دیکھنے گئے ہو گے۔" سلام دعا کے بعد عمران نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایسے فنکشنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے عمران صاحب - وہاں  
میرے امارت کی نمائش کے اور کیا ہوتا ہے؟"..... بلیک زیرودنے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے - ارے - دنیا کی معروف لوک گلوکارائیں اس فنکشن  
میں حصہ لے رہی ہیں۔ خاص طور پر اینڈی رابرٹ اور تم کہہ رہے  
ہو کہ تمہیں دلچسپی ہی نہیں ہے۔ کیا مطلب؟"..... عمران نے کرسی  
پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اینڈی رابرٹ - کون ہے وہ؟"..... بلیک زیرودنے چونک کر  
کہا۔

"سننا تو یہی ہے کہ دنیا کی معروف لوک گلوکارہ ہے اور آج کے  
فنکشن میں مہمان خصوصی ہے؟"..... عمران نے جواب دیا اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور تیزی سے  
اس پر ٹائٹلر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"یہ آدمی کیا اینڈی رابرٹ کا سازندہ ہے؟"..... عمران نے اس  
دوسرے کاؤنٹر میں سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران کو جانتا تھا۔

"اوہ نہیں۔ بتنا۔ یہ بین الاقوامی شہرت یافتہ گلوکارہ اینڈی  
رابرٹ کا شوہر ہے۔ اس کا نام رابرٹ ہے اور اینڈی رابرٹ  
آج کے فنکشن کی مہمان خصوصی ہیں۔"..... کاؤنٹر میں نے  
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا مڑا اور واپس گیٹ کی طرف  
بڑھ گیا۔ ابھی وہ گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ  
اچانک اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے پیر کے نیچے کوئی مینڈک آگیا  
ہو۔

"اوہ - اوہ - رابرٹ - یہ تو کارل ہے۔ ایکریٹیا کی بہنیں بلیک  
ماسٹر کا معروف ایجنٹ۔"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے  
اچانک اس کے بارے میں یاد آگیا تھا۔ تقریباً پچھ سات سال قبل  
کارل میں ایک مشن کے دوران اس سے ٹکراؤ ہوا تھا اور عمران کو  
اس وقت معلوم ہوا تھا کہ اس کا تعلق بلیک ماسٹر سے ہے۔ بلیک  
ماسٹر ایکریٹیا کی ایسی بہنیں تھی جو سپر پاورز کے غیہ ملکی بہنوں کا  
خاتمہ کرتی تھی اور کارل میں اس کے دوست اور کارل کی ایک  
بہنیں کے معروف ایجنٹ ریان نے اسے اس کے بارے میں بتایا  
تھا۔ عمران کا چونکہ اس سے کوئی براہ راست تعلق نہ تھا اس لئے  
عمران نے اس میں مزید دلچسپی نہ لی تھی لیکن اس کا بھڑا اور اس کے  
خود خیال کی منہمکس بناوٹ اس کے ذہن میں وہ کئی تھی اور اب



ہونا چاہئے۔ اور..... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ میں پورا خیال رکھوں گا۔ اور..... دوسری طرف

سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے.....“ بلیک زیرو نے

تہمت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ہومل شایہ مار جانے سے

لے کر واپس وائٹس منزل آنے تک کی ساری بات تفصیل سے بتا

دی۔

”لیکن اگر وہ یہاں کسی مشن پر آتا تو لامحالہ میک اپ میں آتا۔

بلیک زیرو نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ اس کا خیال ہو کہ یہاں اسے کوئی نہیں پہچان

سکتا کیونکہ پاکیشیا سپر پاورز میں تو شامل نہیں ہے اور بلیک ماسٹر

صرف سپر پاورز کے ایجنٹوں کے خلاف کام کرتی ہے..... عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور

تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

گمژری کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

ماسٹر احسان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔“

عمران نے کہا۔

”لاؤ کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ماسٹر احسان بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

”علی عمران کالنگ۔ اور..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اور..... تھوڑی دیر بعد

ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”کہاں ہو تم اس وقت۔ اور..... عمران نے سر دھجے میں

پوچھا۔

”ہومل گرائڈ میں باس۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم ہومل شایہ مار کے فنکشن میں نہیں گئے۔ اور..... عمران

نے کہا۔

”جانا تو ہے باس۔ لیکن ابھی فنکشن میں تو کافی دیر ہے۔

اور..... ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی۔

”اس فنکشن میں ایک گلوکارہ اینڈی رابرٹ حصہ لے رہی ہے۔

اس کا شوہر رابرٹ بھی ساتھ ہے۔ جب وہ فنکشن میں پہنچ جائیں تو

تم نے ان کے کردار کی تلاشی لینی ہے۔ یہ رابرٹ دراصل ایکریٹیا کی

ایک خفیہ ایجنسی بلیک ماسٹر کا بڑا معروف ایجنٹ ہے۔ اس کی اس

فنکشن میں موجودگی نے مجھے چونکا دیا ہے۔ اور..... عمران نے

کہا۔

”یس باس۔ اور..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

”میں نے تمہیں یہ بات اس لئے بتائی ہے کہ تم اس بات کو

ذہن میں رکھ کر تلاشی لو۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے کوئی شبہ نہیں

مردانہ آواز سنائی دی۔

”علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“  
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ حکم فرمائیے۔“ ماسٹر احسان کے  
ہنچے میں حیرت تھی۔

”ہوٹل شالیمار کے چیمبرمین سیٹھ عبدالقادر کے بارے میں تم  
نے کوئی فائل تیار کر رکھی ہے یا نہیں؟“ عمران نے کہا۔

”سیٹھ عبدالقادر کے بارے میں۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے  
ہیں؟“ ماسٹر احسان نے چونک کر کہا۔

”اس کا کردار کیا ہے؟“ عمران نے کہا۔

”وہ عیاش طبع آدمی ہے جناب۔ خاص طور پر غیر ملکی عورتیں  
اس کی کمزوری ہیں۔“ ماسٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا حدود اربعہ کیا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ۔“ عمران نے  
کہا۔

”سیٹھ عبدالقادر کے والد پاکیشیا سے کارمن شفٹ ہو گئے تھے۔

سیٹھ عبدالقادر وہیں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا وہاں ہوٹل برنس تھا  
لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کارمن کی ساتھی لیبارٹریوں کو مشینری  
بھی سپلائی کرنے کا ٹھیکہ لیتا رہتا تھا۔ پھر آخری عمر میں وہ کارمن سے  
واپس پاکیشیا آ گیا۔ یہاں اس نے ہوٹل شالیمار بنوایا۔ البتہ یہاں  
بھی وہ ساتھی لیبارٹریوں کو مشینری سپلائی کرنے کا ٹھیکہ لیتا رہا۔

اس کی وفات کے بعد عبدالقادر سیٹھ عبدالقادر کے نام سے ہوٹل کا  
چیمبرمین بن گیا اور اس کا بھی وہی کام ہے جو اس کے والد کا تھا۔  
مطلب ہے کہ ساتھی لیبارٹریوں کو مشینری کی سپلائی کا۔ اس کے  
لئے انہوں نے علیحدہ فرم بنائی ہوئی ہے جس کا نام سیٹھ عبدالرشید  
ایمنڈ کمپنی ہے۔ سیٹھ عبدالرشید سیٹھ عبدالقادر کے والد کا نام تھا۔  
ملی پرنس پلازہ میں ان کا بہت بڑا آفس ہے۔ سیٹھ عبدالقادر کبھی  
کبھار وہاں جاتا ہے۔ البتہ زیادہ تر وہ ہوٹل میں ہی رہتا ہے۔ ماسٹر  
احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔“ عمران نے کہا  
اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ ماسٹر احسان کہاں سے سامنے آ گیا ہے؟“ بلیک زرو نے  
کہا۔

”یہ یہاں دارالحکومت میں معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا  
ہے۔ خاصا بڑا نیٹ ورک بنا رکھا ہے اس نے۔ ٹائیگر کا دوست ہے  
اور ٹائیگر کے بتانے پر اس سے تعارف ہوا تھا۔ مجھے اچانک خیال آ  
گیا کہ یہ ایڈمی رابرٹ اگر سیٹھ عبدالقادر کے پاس اس انداز میں  
ہے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی اور مسئلہ ہو کیونکہ اس ٹائپ کی عورتوں  
کے سامنے ہوٹل شالیمار کا چیمبرمین اتنی بڑی پارٹی نہیں ہو سکتا اور  
اب ماسٹر احسان نے یہ نئی بات بتائی ہے کہ سیٹھ عبدالقادر کا  
ساتھی لیبارٹریوں کو مشینری سپلائی کرنے کا بھی کاروبار ہے۔“



سانسی لیبارٹری کے لئے کوئی آرڈر دینا ہے..... عمران نے کہا۔  
 "اوہ نہیں جناب۔ میں کیسے بھول سکتی ہوں..... دوسری  
 طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے سپیشل فون کا نمبر بتا دیا اور اس  
 کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"آپ کو شک ہے کہ یہ اینڈی رابرٹ یا رابرٹ سیٹھ عبدالقادر  
 کے ذریعے یہاں کسی سانس لیبارٹری میں کوئی چکر چلانا چاہتے ہیں  
 ہیں اگر ایسا ہے تو انہیں اتنا بڑا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت  
 تھی..... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فرم کس قسم کی  
 مشینری سپلائی کرتی ہے..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے  
 اثبات میں سر ملادیا۔ پھر واقعی بارہ منٹ بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج  
 اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سیکرٹری نو پرنس آف ڈھمپ..... عمران نے کہا۔  
 "سیکرٹری نو جنرل تیجہر سیٹھ عبدالرشید اینڈ کمپنی بول رہی  
 ہوں۔ جنرل تیجہر صاحب سے پرنس کی بات کرائیں..... دوسری  
 طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں..... عمران نے کہا۔  
 "ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں..... عمران نے بدلے  
 ہوئے لہجے میں وقار سے کہا۔

"یس سر۔ میں جنرل تیجہر اعظم حسین بول رہا ہوں جناب۔ حکم

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھا لیا  
 اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
 دی۔

"لگی بزنس پلازہ میں سیٹھ عبدالرشید اینڈ کمپنی کے جنرل تیجہر کا  
 نمبر دیں..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو  
 عمران نے کریڈل دبا دیا۔

"کیا اس وقت جنرل تیجہر آفس میں ہو گا..... بلیک زیرو نے  
 کہا۔

"دیکھو۔ شاید ہو..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
 نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جنرل تیجہر آفس..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی  
 آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری نو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ پرنس جنرل تیجہر  
 سے بات کرنا چاہتے ہیں..... عمران نے کہا۔

"جنرل تیجہر صاحب تو میننگ میں مصروف ہیں جناب۔ دس  
 منٹ بعد میننگ ختم ہو جائے گی۔ آپ نمبر دے دیں میں جنرل تیجہر  
 صاحب کی بات کرا دوں گی آپ سے..... دوسری طرف سے کہا  
 گیا۔

"آپ کہیں بھول نہ جائیں۔ پرنس نے ریاست ڈھمپ کی

فرمائیں۔..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”ریاست ڈھمپ ہمالیہ کی ترائی میں ایک آزاد ریاست ہے لیکن اس کا الحاق پاکستان سے ہے۔ ریاست ڈھمپ میں ایک وسیع سائنسی لیبارٹری قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے اور اس کا چارج میرے پاس ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کا کام لیبارٹریوں کے لئے مشینری سپلائی کرنا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ آپ کس ٹائپ کی مشینری فراہم کرتے ہیں۔“ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جناب۔ ہماری فرم گزشتہ تیس سالوں سے پاکستان میں یہ کام انتہائی ذمہ دارانہ انداز میں کر رہی ہے اور حکومت پاکستان کی طرف سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ ہم ہر ٹائپ کی مشینری جو دنیا کے کسی بھی ملک سے حاصل ہو سکتی ہو سپلائی کر سکتے ہیں۔“ جنرل میجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہاں پاکستان میں آپ کتنی لیبارٹریوں کو سپلائی کرتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”جناب۔ آٹھ سرکاری لیبارٹریوں کو اور بارہ پرائیویٹ لیبارٹریاں ہمارے ساتھ مستقل بزنس کرتی ہیں۔“ جنرل میجر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم نے صرف ابتدائی معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اب آپ سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہوگی۔ گڈ بائی۔“

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ تو عام سی کاروباری فرم ہے۔ بہر حال دیکھو۔ شاید ٹائنگر لوٹی بات سامنے لے آئے۔“ عمران نے رسیور رکھ کر ایک ایلی سانس لیتے ہوئے کہا تو پلٹیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



تہ جواب دیا گیا۔

گڈ۔ اب بتاؤ کیا رپورٹ ہے؟..... باس نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

باس۔ اینڈی رابرٹ نے اپنا کام آسانی سے کر لیا ہے۔ سیٹھ عبد القادر کو اس نے اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اسے ڈاکٹر اصف سے ملاوے اور سیٹھ عبد القادر صاحب نے فنکشن کے دو روزہ بی کام کر دیا۔ ڈاکٹر اصف اس کی کال پر خود ہی دن آگیا تھا اور پھر رابرٹ نے فوری طور پر کارروائی کر دی۔ ڈاکٹر اصف کو بے ہوش کر کے ساحل سمندر پر پہنچا دیا گیا جہاں سے لانچ لے کر اسے بین الاقوامی سمندر میں واسکانک پہنچا دیا گیا۔ واسکا اسے لے کر کافرستان چلا گیا اور اینڈی رابرٹ اور رابرٹ دونوں باقی ایئر کارمن روانہ ہو گئے۔ ان کی فلائٹ جانے کے بعد ہی میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں..... راکسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

سیٹھ عبد القادر کا کیا بنا؟..... باس نے پوچھا۔

اسے اس کی رہائش گاہ میں گولی مار دی گئی ہے۔ ویسے اینڈی کے کہنے پر سیٹھ عبد القادر نے خود لیبارٹری میں فون کر کے ڈاکٹر اصف کو ہومل کال کیا تھا۔ اس نے اس سے کوئی ضروری کام کی بات کی تھی۔ پھر ڈاکٹر اصف کے پہنچنے پر سیٹھ عبد القادر، اینڈی رابرٹ، رابرٹ اور ڈاکٹر اصف سمیت اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا جہاں

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے نیچے ریوالونگ چیر پر بیٹھے ہوئے ادھیر عمر آدمی نے فون کی گھنٹی بجنے پر چونک کر سامنے موجود فائل سے سر اٹھایا اور پھر پانچ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ہیں..... ادھیر عمر آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔  
”پاکیشیا سے راکسن کی کال ہے۔ جناب..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ پھر بے حد مودبانہ تھا۔

”اوہ اچھا۔ کراؤ بات.....“ ادھیر عمر آدمی نے چونک کر کہا۔  
”باس۔ راکسن بول رہا ہوں پاکیشیا سے.....“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پھر مودبانہ تھا۔

”کہاں سے کال کر رہے ہو؟.....“ باس نے سرد لہجے میں پوچھا۔  
”ایئر پورٹ کے پبلک فون بوتھ سے باس.....“ دوسری طرف

اور ان میں رکھ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

ایس۔ .... باس نے کہا۔

راؤنی لائن پر ہے جناب۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیو۔۔۔۔۔ باس نے سر دلچے میں کہا۔

راؤنی بول رہا ہوں باس۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیوں۔۔۔۔۔ باس کا بھبھکا ہوا جواب دیا۔

باس۔ جب تک ٹارگٹ ہٹ نہ ہو جائے میں کیسے رپورٹ سکتا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے دوبارہ گجے میں کہا گیا۔

اب تک کی کیا رپورٹ ہے۔۔۔ باس نے کہا۔

پاکیشیا سے۔۔۔ اے۔۔۔ حفاظت میسجے پاس پہنچ گیا تھا۔ میں نے پہلے ہی انتظامات کر رکھے تھے اس لئے۔ اے۔۔۔ کو فوری طور پر تین سو اس انداز میں پیک کر کے ٹی ایس روانہ کر دیا گیا۔ ابھی وہاں سے اوکے رپورٹ نہیں آئی اس لئے میں نے بھی رپورٹ نہیں دی تھی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کس وقت تک رپورٹ متوقع ہے۔۔۔ باس نے پوچھا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد باس۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ جیسے ہی رپورٹ آئے تم نے مجھے فوری اطلاع دینی

اینڈی رابرٹ نے ڈاکٹر آصف کو بے ہوش کیا جبکہ رابرٹ نے سیٹھ عبدالقادر کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی رہائش گاہ پر موجود تمام ملازمین کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد رابرٹ نے ساحل سمندر پر موجود گر وپ لیڈر راتھر کو کال کیا اور راتھر آکر ڈاکٹر آصف کو لے گیا۔ جب اس کی طرف سے ڈاکٹر آصف کے واسطے پہنچ جانے کی اطلاع ملی تو رابرٹ اور اینڈی رابرٹ نے مجھے کال کیا اور میں فوراً سیٹھ عبدالقادر کی رہائش گاہ پر پہنچا اور انہیں وہاں سے پیک کر کے ایئر پورٹ لے آیا۔ یہاں میں ان کی روانگی کے انتظامات پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے وہ نصف گھنٹے پہلے فلائٹ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ راکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم بھی اپنے گر وپ سمیت فوراً کارمن چلے جاؤ۔ جہاز ابھی وہاں زیادہ دیر تک رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ باس نے کہا۔

ایس باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے اوکے کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ بٹایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

ایس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

ایڈمستان میں۔۔۔۔۔ اوڈنی سے بات کرنا۔۔۔۔۔ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے



رکھ دیا۔ پھر اس نے میری سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے  
 - رنگ کا ایک چھوٹا سا کارڈس فون پیس نکال کر اس نے اسے  
 ان لیا اور پھر تیزی سے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
 میں نے ... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی  
 میں جبہ خالصا کرخت تھا۔

زیرودن بول رہا ہوں۔ ... باس نے کہا۔  
 کیا رپورٹ ہے ... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے  
 میں کہا گیا۔

مارگٹ ہٹ ہو گیا ہے۔ ... باس نے کہا۔  
 کوئی پرابلم ... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔  
 نو پرابلم ... باس نے کہا۔

اوکے ... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
 رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے کال آف کی اور ایک بار پھر فون آن کر  
 کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

میں نے رائٹ بول رہا ہوں۔ ... دوسری طرف سے ایک  
 مردانہ آواز سنائی دی۔  
 مارگن بول رہا ہوں۔ ... اس بار باس نے اپنا نام لیتے ہوئے

کہا۔  
 اوہ تمہیں کیا بوا مشن کا۔ ... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا  
 تھا۔

ہے۔ ... باس نے کہا۔

میں باس ... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے دسیور  
 رکھ دیا۔ اس نے میری دراز کھولی اور میں سے شراب کی ایک چھوٹی  
 بوتلی نکال کر اس کا ڈسٹن کھولا اور اس نے شراب کے دو گھونٹ لئے  
 اور پھر ڈسٹن بند کر کے اس نے بوتلی واپس دال میں رکھ کر دراز بند  
 کر دی۔ پھر وہ اسی حالت میں خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے  
 سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ادھیڑ عمر نے  
 چونک کر ہاتھ بڑھایا اور دسیور اٹھالیا۔

میں ... باس نے اپنے مخصوص سربہ سے میں کہا۔  
 کافرستان سے راڈنی کی کال ہے جناب۔ ... دوسری طرف سے  
 کہا گیا۔

کر او بات ... باس نے کہا۔  
 راڈنی بول رہا ہوں باس ... چند لمحوں بعد راڈنی کی آواز  
 سنائی دی۔

میں نے کیا رپورٹ ہے۔ ... باس نے کہا۔  
 مارگٹ ہٹ ہو گیا ہے باس۔ فاسٹل رپورٹ مل گئی ہے۔ ...  
 راڈنی نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ تم اپنے گرد پ سمیت فوری کارمن چل جاؤ۔ ...  
 باس نے کہا۔  
 میں باس ... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے دسیور

والی پارٹیاں کچھ نہیں جانتیں کیونکہ ہماری تنظیم ابھی چند سال پہلے وجود میں آئی ہے اور تم نے کبھی پاکیشیا میں مشن مکمل نہیں کیا اس نے مکمل رازداری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے ورنہ پاکیشیا میں موجود سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے اور اب بھی وہ اس سائنس دان کی اچانک کشدگی کا کھوج ضرور رکھیں گے لیکن تم نے جو پلاننگ مجھے بتائی تھی اس کے مطابق مجھے مکمل یقین ہے کہ وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور اس طرح انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ سائنس دان کہاں گیا اور یہی بات اسرائیل چاہتا تھا۔۔۔۔۔ رائنٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ بہر حال ہم تو کام ہی اس انداز میں کرتے ہیں۔ لیکن مجھے کوئی کیو نہیں چھوڑتے اور اسی میں ہماری کامیابی کا اصل راز ہے۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن نے فون آف کر کے اسے میز کی سب سے نیچلی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے وہ کرسی کھسکا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پھرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”مشن مکمل ہو گیا ہے اور میں نے ماریا کو رپورٹ بھی دے دی ہے۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کس کو بھیجا تھا تم نے مشن کے لئے۔۔۔۔۔ رائنٹ نے چونک کر پوچھا۔

”راہرٹ اور اینڈی راہرٹ کو۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ گڈ۔ یہ دونوں پہلے کبھی پاکیشیا نہیں گئے اس لئے وہاں انہیں کوئی نہیں پہچانتا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”کیا وہاں کوئی مسئلہ تھا۔۔۔۔۔ اس بار مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رائنٹ نے اختیار ہنس پڑا۔

”تم مسئلے کی بات کر رہے ہو۔ جہاز اکیا خیال ہے کہ اسرائیل اور یہودیوں کے پاس ایسی کوئی تنظیم نہیں جو پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر سکے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے رائنٹ نے کہا۔

”سینکڑوں ہوں گی۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیا۔

”اس کے باوجود یہ مشن تمہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ سمجھتے ہو۔۔۔۔۔ رائنٹ نے کہا۔

”ہماری کارکردگی اور پلاننگ ہمیشہ بے داغ رہی ہے اس لئے۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیا۔

”یہ بات بھی ہے لیکن اس مسئلہ یہ بھی ہے کہ تمہارے بارے میں اور تمہارے پیچھنوں کے بارے میں معلومات فروخت کرنے

لیمان کی آواز سنائی دی۔

جی موجود تو ہیں لیکن وہ کسی بات تصویر رسالے کے مشاہدے میں مصروف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دو گھنٹے بعد فون کریں۔" سلیمان کی بلبی سی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اور سلیمان نے جس طرح رسالے کے مطالعہ کی بجائے مشاہدے کا لفظ استعمال کیا تھا اس سے عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سمیٹنے لگی۔ ظاہر ہے لیمان نے مخصوص شہادت بھرے انداز میں فون کرنے والے کو یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ عمران رسالہ پڑھ نہیں رہا بلکہ اس میں موجود تصاویر کے مشاہدے میں مصروف ہے۔

جی بہتر۔ میں کہہ دیتا ہوں کتاب ..... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز کے ساتھ ہی سلیمان کے تیز تیز قدموں کی آواز سنگ روم کی آبی ہوئی سنائی دی۔ "سرور اور کا فون تھا۔ وہ اب ایک ساتیس دان کے ہمراہ خود فلیٹ پر آ رہے ہیں"۔ سلیمان نے فون ہٹس کو میز پر رکھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"سرور اور کہاں آ رہے ہیں۔ تم نے میری بات کیوں نہیں کرائی اب بھگتو۔ لچ کا کاٹم ہے اور لچ تو بہر حال دینا ہی پڑے گا۔" عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ دیں انہیں لچ۔ آخر وہ معزز ترین مہمان ہیں۔ میں نے تو لچ کرنے ہو مثل شبستان جانا ہے۔ وہاں لچ پر میری سدارت میں آل

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اور اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"۔ ..... دوسرے لمحے کچن سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"یہ فون اٹھا کر لے جاؤ اور جو میرے بارے میں پوچھے اسے کہہ دو کہ میں اس وقت مطالعہ میں مصروف ہوں۔ دو گھنٹے بعد فون کریں"۔ ..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون ہٹس اٹھایا اور تار سمیٹتا ہوا سنگ روم سے باہر چلا گیا۔ گھنٹی وقفے وقفے سے بج رہی تھی۔

"سلیمان بول رہا ہوں"۔ ..... عمران کے کانوں میں دور سے



پاکیشیا ملک ایسوسی ایشن کا اجلاس ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

”ارے۔ ارے۔ ایک سنٹ۔ رک جاؤ۔ پلیر۔۔۔۔۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سوری جناب۔ میرے پاس بھی آپ کی طرح وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔ سلیمان کی دور سے آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے فون کارسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جی صاحب۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سردار کے اسسٹنٹ ڈاکٹر احسن کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ سردار سے بات کراؤ۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ وہ تو ڈاکٹر آصف کے ساتھ ابھی آپ کے ہاں جانے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر احسن نے کہا۔

”ڈاکٹر آصف۔ یہ کون ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”ساتیس دان ہیں اور سردار کے شاگرد ہیں۔ انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا۔ اب ان کی واپسی ہوئی ہے۔ وہ سردار سے ملنے آئے تھے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر احسن نے کہا۔

”اغوا کے بعد واپسی۔ کتنا تاوان دینا پڑا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر احسن بے اختیار ہنس پڑے۔

تاوان والی بات نہیں ہے۔ ڈاکٹر آصف ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ ان کا خاص تجزیہ شمس توانائی ہے۔ وہ شمس توانائی سے ایسا ہتھیار بنانے پر کام کر رہے ہیں جس کی طاقت ہائیڈروجن بم سے بھی لاکھوں گنا زیادہ ہو لیکن وہ حجم میں ایک چھوٹے ریموٹ کنٹرولر سے بھی چھوٹا ہو کہ چانک انہیں اغوا کر لیا گیا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ کسی نامعلوم لیبارٹری میں تھے۔ وہاں بھی اسی ٹائپ کے ہتھیار پر کام ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر آصف سے کہا گیا کہ اگر وہ زندہ واپس جانا چاہتے ہیں تو انہیں اس ہتھیار کو مکمل کرنا ہو گا۔ ڈاکٹر آصف کام کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ پھر چند روز بعد اہانک انہیں وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل گیا تو وہاں سے فرار ہو گئے اور چھپتے چھپاتے یہاں پاکیشیا پہنچ گئے۔ وہ سردار سے ملنے آئے تھے۔ پھر سردار نے آپ کو فون کیا۔ اس کے بعد سردار انہیں ساتھ لے کر آپ سے ملنے روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر احسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

”سلیمان جا کر دروازہ کھولو۔ سردار جیسے خوش بخت مہمان تشریف لائے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر خوش بخت کے الفاظ کہے تھے تاکہ سلیمان کہیں سردار کے سامنے بھی احمقانہ باتیں نہ شروع کر دے۔

نے ذریعے ہائیڈروجن بم سے لاکھ گنا زیادہ طاقتور ہتھیار تیار کرنے  
نے فارمولے پر ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کر رہے تھے کہ  
انہیں اغوا کر لیا گیا اور جب انہیں ہوش آیا تو یہ ایک اور لیبارٹری  
میں تھے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر آصف کو مجبوراً  
ہاں کام کرنا پڑا۔ پھر انہیں فرار ہونے کا موقع مل گیا اور یہ فرار ہو  
کر واپس پاکستان پہنچ گئے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر  
اسن سے ملنے والی معلومات اسی انداز میں دہرا دیں۔

”آپ۔ آپ جادو گر ہیں۔ نجوی ہیں۔ کیا ہیں آپ۔ پاکستانی پہنچ کر  
میں سیدھا سردار اور صاحب سے ملا ہوں اور وہاں سے یہاں آ گیا ہوں۔  
سردار کے علاوہ اور کسی کو بھی ان باتوں کا علم نہیں ہے۔ پھر آپ  
لو کیسے معلوم ہو گیا یہ سب کچھ۔..... ڈاکٹر آصف کی حالت دیکھنے  
والی ہو رہی تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا  
تھا جیسے عمران کی بجائے انہیں کوئی جن بھوت نظر آ گیا ہو جبکہ  
اور کے چہرے پر بلکی سی فاختانہ مسکراہٹ تھی۔

یہ شیطان ہے ڈاکٹر آصف۔ اس شیطان کو یہ سب کچھ پہلے سے  
بی معلوم ہو گا۔..... سردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر آصف کی طرح میں بھی آپ کو استاد مانتا ہوں۔“ عمران  
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سردار بے اختیار کھٹکھٹا کر  
نہیں پڑے۔

تمہارا مطلب ہے کہ میں شیطانوں کا استاد ہوں۔ بہر حال کیا

”جی اچھا۔..... سلیمان نے جواب دیا اور پھر وہ تیرہ تیرہ قدم اٹھاتا  
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”جی صاحب۔..... سلیمان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور  
پھر قدموں کی تیز آواز سنگ روم کی طرف آتی سنائی دی۔ چند لمحوں  
بعد سردار کے پیچھے ایک اوجھڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا تو عمران بے  
اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ترے نصیب۔ وہ ہمارے ایک بہت بڑے شاعر نے کہا ہے کہ  
وہ آئے ہمارے گھر میں ایسے خوش بخت کہ کبھی ہم ان کو دیکھتے ہیں  
اور کبھی اپنے گھر کو اور شاعر کے تو جلوہ ہمان آئے ہوں گے اس لئے  
وہ تو کبھی کبھی انہیں دیکھتا ہو گا بلکہ میں تو مستقل گھر کو ہی دیکھ  
رہا ہوں۔..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”ڈاکٹر آصف۔ یہ ہے علی عمران جس کا تفصیلی ذکر میں نے تم  
سے کیا تھا اور عمران یہ میرے شاگرد ہیں ڈاکٹر آصف۔..... سردار  
نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”وہیے لوگ انتہائی بد ذوق واقع ہوئے ہیں کہ استاد کے ہوتے  
ہوئے شاگرد کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں۔..... عمران نے کہا تو  
سردار اور ڈاکٹر آصف دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

”تمہیں کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔..... سردار نے انتہائی  
حیرت منہ لہجے میں کہا۔

”مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ ڈاکٹر آصف صاحب شمس تو انسانی

میا۔

”عمران بیٹے۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ڈاکٹر آصف نے اس لیبارٹری میں ہونے والے جس فارمولے کا ذکر کیا ہے اگر وہ کامیاب ہو گیا تو اس کا پہلا نشانہ پاکیشیا ہی بنے گا اور یہ ہتھیار ڈاکٹر آصف کے فارمولے کے قریب ہے لیکن دراصل ویسا نہیں ہے اور یہ لیبارٹری۔ ہودیوں کی ہے۔“..... سردار نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

سردار۔ دنیا میں خطرناک اور خوفناک بم تو تیار ہوتے ہی جتے ہیں۔ سپر پاورز کی لاکھوں لیبارٹریاں دن رات اس کام میں مصروف رہتی ہیں۔ پھر ڈاکٹر آصف نے ایسی کیا بات بتائی ہے کہ اب اس قدر پریشان ہو گئے ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوتی تو مجھے لیبارٹری کا انتہائی اہم کام چھوڑ کر یہاں نہ آنا پڑتا۔ ڈاکٹر آصف تم خود بتاؤ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔“..... سردار نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

جناب۔ جس لیبارٹری میں مجھے لے جایا گیا تھا وہاں اس طرح کے انتظامات تھے کہ وہاں سے کسی کا زندہ نکل آنا ناممکنات میں تھا۔ اسی لئے انہوں نے وہاں مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپائی بلکہ چونکہ انہوں نے مجھ سے کام لینا تھا اس لئے وہاں مجھے اس سارے سلسلے میں باقاعدہ ہریف کیا گیا۔ اس لیبارٹری میں عمران صاحب ایک ایسا اختیار تیار ہو رہا ہے جسے انہوں نے مسلم ڈیجہ کا نام دیا ہے۔ اس کا

واقعی ڈاکٹر آصف کے اعوا کا علم ہمیں پہلے سے تھا۔ لیکن تم نے اس سلسلے میں مجھے تو نہیں بتایا..... سردار نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”پہلے معلوم تو نہیں تھا سردار۔ ڈاکٹر آصف صاحب کا خیال غلط ہے کہ آپ اور ان کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے آپ کی لیبارٹری فون کیا تھا۔ آپ کے اسسٹنٹ ڈاکٹر احسن نے فون ایڈ کیا اور جب میں نے ان سے ڈاکٹر آصف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ ساری تفصیل بتادی..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آصف اور سردار دونوں نے بے اختیار طویل سانس لئے۔

”حیرت ہے۔ واقعی آپ کے بارے میں جو کچھ سردار نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ دوسروں کو حیران کر دینے کے ماہر ہیں نہایت لیے میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ وہاں ڈاکٹر احسن بھی موجود تھے اور آپ کا ان سے رابطہ بھی ہو سکتا ہے۔“..... ڈاکٹر آصف نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔

”جناب فنج تیار ہے۔ لگاؤں.....“ سلیمان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں۔ شکریہ۔ ہم دونوں لہج کر کے ہی یہاں آئے ہیں۔ البتہ اپنے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے پلوا دو.....“ سردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی اچھا.....“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس چلا



یہ اختیار تیار ہو گیا تو مسام ممالک واقعی مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ تیل کی دولت تو بنائے گی جی جائے گی پانی غائب ہو جائے گا۔ پورا مسلم ممالک مکمل سحر میں تبدیل ہو جائے گا۔ ڈاکٹر اصف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر گہری نیند کی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

آپ کو یہاں سے کیسے اغوا کیا گیا اور کب..... عمران نے اجنبی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرائی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر اصف خاموش ہو گئے۔ چائے اور دیگر لوازمات میز پر رکھ کر سلیمان واپس چلا گیا۔

یہاں ایک آدمی ہے سیٹھ عبدالقادر جو کہ ہوٹل شامیار کا چیمین بھی ہے اور اس کی ایک فرم بھی ہے جو سائنس لیبارٹریوں کو مشینری سپلائی کرتی ہے..... ڈاکٹر اصف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا لیکن اس نے کوئی مداخلت نہ کی۔

سیٹھ عبدالقادر سے میرے گہرے تعلقات ہیں کیونکہ سیٹھ عبدالقادر برے بھلے وقتوں میں میرے کام آتا ہے۔ میں اپنی لیبارٹری میں تھا کہ سیٹھ عبدالقادر نے مجھے کال کیا۔ میں اس کی رہائش گاہ پر گیا تو وہاں ایک غیر ملکی خوبصورت عورت موجود تھی اور اس کے ساتھ ایک غیر ملکی مرد بھی تھا۔ وہاں مجھے چائے پلائی گئی اور چائے پیتے ہی میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں اس لیبارٹری میں تھا..... ڈاکٹر اصف نے تفصیل سے جواب دیا۔

کوڈ نام ایم ڈی رکھا گیا ہے۔ یہ اختیار ایک چھوٹے سے ریگولر کنٹرولر سے بھی چم میں چھوٹا ہو گا۔ اس کو چارج کرنے کے لئے شمسی توانائی کی ضرورت ہو گی اس لئے اسے کسی بھی وقت کہیں بھی چارج کیا جاسکتا ہے۔ اس میں سے ایسی ریڈنگیں کی جو سورج کی توانائی کے ساتھ مل کر زمین کی گہرائیوں میں موجود دہرائے کو بھاپ بنا کر غائب کر دیں گی۔ زمین کی تہوں میں موجود تیل اور پانی دونوں گیس میں تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے اور بظاہر زمین کے اوپر سے اس کا کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا۔ اس طرح وہ مسلم دنیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ اختیار تیار ہونے کے بالکل قریب تھا کہ اس میں ایک سائنسی رکاوٹ سامنے آگئی۔ اس میں سے نکلنے والی ریڈیو سب سورج کی توانائی سے ملتی تھیں تو زمین کی تہ میں جانے کی بجائے زمین پر ہی پھیل جاتی تھیں اور ہر طرف آگ لگ جاتی تھی۔ یہ لکھن وہ کسی صورت حل نہ کر پا رہے تھے کہ انہیں کہیں سے معلوم ہو گیا کہ میں نے اس پوائنٹ پر خصوصی ریسرچ کی ہے اور اپنے فارمولے میں اس کو بنیاد بنایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اغوا کیا اور پھر پہلے انہوں نے میرے ذہن سے کسی مشین کے ذریعے تمام معلومات حاصل کر لیں اور جب انہوں نے مجھے ان معلومات کے بارے میں تفصیل بتائی تو میں حیران رہ گیا۔ بہر حال انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان معلومات کو عملی شکل دوں تاکہ اختیار مکمل طور پر تیار ہو سکے۔ اگر

” پھر آپ وہاں سے نکلے کیسے؟ ..... عمران نے کہا۔

” لیبارٹری زیر زمین ہے وہاں ہفتے میں ایک روز باہر سے سپلائی دینے والی گاڑیاں آتی ہیں۔ میں جب وہاں گیا تو پانچ روز بعد گاڑیاں آئیں۔ ان کی تعداد چار تھی۔ یہ گاڑیاں خام مال کے علاوہ شراب، خوراک کے ڈبے اور مشروبات وغیرہ لے آتی ہیں اور وہاں سے خالی پیشیاں اور اس طرح کا دوسرا سامان واپس لے جاتی ہیں۔ میں ایک گاڑی میں چڑھ گیا اور میں نے بیٹیوں کے پیچھے اپنے آپ کو چھپا لیا۔ وہاں چیکنگ بھی ہوتی ہے لیکن نجانے کیا ہوا کہ میں چیکنگ سے بھی بچ گیا۔ بہر حال یہ گاڑیاں وہاں سے نکل آئیں۔ طویل راستہ طے کیا جا رہا تھا اس کے بعد جب آبادی آئی تو یہ گاڑیاں وہاں ایک ہوٹل کے سامنے رک گئیں۔ شاید وہ لوگ وہاں کھاتے پیتے تھے۔ میں گاڑی سے اتر کر آگے بڑھ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں جنوبی افریقا کے ایک بڑے شہر لاہار میں ہوں۔ چونکہ ایک ساتھی کانفرنس کی وجہ سے میں پہلے بھی لاہار جا چکا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ لاہار میں پاکیشیائی سفارتی کونسل خانہ کہاں موجود ہے۔ میری جیسیں خالی تھیں۔ میں پیدل ہی چلتا ہوا سیدھا پاکیشیائی سفارتی کونسل خانے پہنچ گیا۔ اب یہ میری خوش قسمتی تھی کہ کونسل خانے کا انچارج یوسف حسین میرا کلاس فیلو بھی رہا تھا اور سیرا اور کارشتہ دار بھی تھا۔ وہ مجھے وہاں دیکھ کر بے حد حیران ہوا تو میں نے اسے ساری تفصیل بتائی تو اس نے فوری طور پر مجھے لاہار سے نکال کر ناراک

بجوانے کا بندوبست کر دیا اور میں بحفاظت ناراک پہنچ گیا۔ ناراک نے میں نے سردار کو فون کر کے تفصیل بتائی تو انہوں نے میری پاکیشیا واپس کے فوری انتظامات کئے اور میں آج صبح سویرے پاکیشیا پہنچ گیا اور ایئر پورٹ سے سیدھا سردار کے پاس پہنچ گیا جہاں سے اب آپ کے پاس آیا ہوں ..... ڈاکٹر آصف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” تو یہ لیبارٹری آپ کے مطابق لاہار میں ہے؟ ..... عمران نے

” ہاں۔ لاہار کے شمال مشرق میں طویل میدانی علاقہ ہے جو بنجر اور ویران ہے۔ یہ لیبارٹری وہیں زیر زمین ہے ..... ڈاکٹر آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” آپ واقعی انتہائی خوش قسمت ہیں ڈاکٹر آصف کہ آپ اس طرح آسانی سے اور زندہ سلامت واپس پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ لوگ آپ کو ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اس لئے آپ نے یہاں اس وقت تک اوپن نہیں ہونا جب تک کہ اس لیبارٹری کو تباہ نہیں کر دیا جاتا ..... عمران نے کہا۔

” میں ہوشیار بھی رہوں گا اور اپنی لیبارٹری تک ہی محدود رہوں۔ اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا۔ ڈاکٹر آصف نے کہا۔

” سیدھے عبدالقادر بھی نہیں جانتا ..... عمران نے کہا۔

” ہاں۔ اسے بھی معلوم نہیں ہے ..... ڈاکٹر آصف نے کہا تو

عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ اسرائیل اور اکیمریمیا کو یہ معلوم ہے کہ آپ شمسی توانائی کے فارمولے پر کام کر رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے اخلا کے لئے یہاں ایجنٹ بھجوائے جو انتہائی خاموشی سے آپ کو اغوا کر کے بھی لے گئے اور یہاں کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی اس لیبارٹری کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے۔" عمران نے کہا تو ڈاکٹر آصف کے چہرے پر یقیناً انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اب کیا ہو گا۔ وہ تو مجھے ہلاک کر دیں گے۔" ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ کیا تم ڈاکٹر آصف کے چہرے پر میک اپ نہیں کر سکتے۔" خاموش بیٹھے ہوئے سردار نے کہا۔

"وہ تو ہو سکتا ہے لیکن پھر انہیں ان کی اپنی لیبارٹری میں کسی نے گھسنے نہیں دینا اور اگر انہوں نے وہاں اپنی شناخت ظاہر کر دی تو پھر میک اپ کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ہی اس کا کوئی حل بتاؤ۔ ڈاکٹر آصف کو فساد نہیں ہونا چاہیے۔" سردار نے کہا۔

"میں ڈاکٹر آصف کا میک اپ کر دیتا ہوں۔ لیکن آپ انہیں کس

ایسی لیبارٹری میں بھیج دیں جہاں یہ کام بھی کرتے رہیں اور انہیں کوئی پہچان بھی نہ سکے۔ اس طرح تو ان کی زندگی بچ جائے گی اور آپ اپنی لیبارٹری کے افراد کو بھی کہہ دیں کہ وہ ڈاکٹر آصف کی واپسی کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائیں۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔" سردار نے کہا تو عمران اٹھا اور سنگ روم سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے خصوصی میک اپ باکس نکالا اور اسے اٹھا کر وہ دوبارہ سنگ روم میں آگیا اور پھر اس نے ڈاکٹر آصف کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ سردار خاموش بیٹھے دیکھ رہے تھے پھر ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جب تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ روکے اور باکس میں موجود آئینہ ڈاکٹر آصف کو دکھایا تو ڈاکٹر آصف کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی جادوگری ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔" ڈاکٹر آصف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ عمران جادوگر ہے اور دیکھو اس نے تمہیں کیا سے کیا بنا دیا ہے۔" سردار نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"بس۔ یہ خیال رکھیں کہ انہیں کسی ایسی لیبارٹری میں نہ بھجوائیں جہاں لیڈی سائنس دان ہوں ورنہ وہاں فساد پڑ جائے گا۔" عمران نے کہا تو سردار بے اختیار کھٹکھٹلا کر ہنس پڑے۔ ڈاکٹر آصف بھی ہنس رہے تھے۔



"اوہ۔ اوہ۔ یہاں تو کسی کے ڈاکٹر آصف کے اغوا کی کوئی رپورٹ ہی نہیں کی۔ جب کسی کو معصوم ہی نہیں ہوا تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ ویسے حیرت ہے کہ ڈاکٹر آصف انتہائی آسانی سے وہاں سے نکل بھی آئے ہیں اور یہاں بحیرت پہنچ بھی گئے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بعض اوقات ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جن پر یقین مشکل سے آتا ہے۔ بہر حال اب یہ بات تو سلسلے آگئی کہ ہومل شاہیار کے سالانہ فکشن کے موقع پر جو امیر مین ایجنٹ رابرٹ یہاں دیا گیا تھا اس کا مقصد ڈاکٹر آصف کو اغوا کرنا تھا اور چونکہ ڈاکٹر آصف پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتے تھے اس لئے کسی کو ان کے اغوا کا علم تک نہ ہو سکا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا اب آپ اس لیبارٹری کے خلاف کام کریں گے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے کرنا پڑے گا کیونکہ جو کچھ بھی وہاں تیار ہو رہا ہے اگر وہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا تو ایک طرف تمام مسلم ممالک واقعی تباہ و برباد ہو جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی کیونکہ زمین کے اوپر تو کوئی رد عمل ظاہر نہ ہو گا۔ ایک شخص خاموشی سے یہاں آنے کا اور اس آلے کو آپریٹ کر دے گا۔ نتیجہ یہ کہ زمین کے نیچے موجود پانی اور باقی تمام مائع جات غائب ہو جائیں گے۔ کسی کو لیا معلوم کہ کیا ہوا ہے۔ سب اسے کوئی آسمانی آفت ہی سمجھیں گے

"ڈاکٹر صاحب۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ جس گاڑی میں آپ سوار ہو کر اس لیبارٹری سے نکلے تھے اس گاڑی کی کوئی ایسی نشانی جس سے اسے پہچانا جاسکے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس گاڑی پر رریان کلیمز کا نام لکھا ہوا تھا۔ میں جب گاڑی سے اتر کر سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھا تو میں نے گاڑی کی سائیڈ پر یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے تھے۔ بس اتنا مجھے یاد ہے اس سے زیادہ نہیں۔ ڈاکٹر آصف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب میں یہ سب معلومات چیف تک پہنچا دوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر دونوں عمران سے مل کر تیزی سے باہر چلے گئے تو عمران بھی لباس تبدیل کر کے فلیٹ سے نکلا اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اور اس وقت۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں دانش منزل میں بیٹھے اونگھ رہے ہو جبکہ ملک کے سائنس دانوں کو اغوا کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اختیار چونک پڑا۔

"سائنس دانوں کو اغوا کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ کیا مطلب۔" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ڈاکٹر آصف سے ہونے والی ملاقات اور گفتگو دوہرا دی۔

”باس۔ عمران کی کیا ضرورت ہے۔ ہم خود ہی یہ مشن مکمل کر لیں گے۔“ دوسری طرف سے جو یا کی آواز سنائی دی تو عمران کے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے پتھرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

”تو جہار کیا خیال ہے کہ میں عمران کو صرف شو پیس کے لئے ساتھ بھیجتا ہوں۔“ عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”یہ بات نہیں سر۔ اصل میں عمران مشن کے دوران ہمیں بے حد تنگ کرتا ہے۔ وہ ہمیں رنج کر کے رکھ دیتا ہے اس لئے کہہ رہی تھی۔۔۔ جو یا نے قدرے ہلکے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں اسے وارننگ دے دوں گا کہ وہ سنجیدہ رہے۔“ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ اب آپ کی ٹیم آہستہ آہستہ آپ سے باغی ہوتی جا رہی ہے۔“ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی اب احساس ہو رہا ہے کہ ٹیم کو بدل دینا چاہئے اب فور سٹارز والی ٹیم کو فارن ٹیم کی صورت دینا پڑے گی۔“ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

لیکن نتیجہ کیا ہو گا۔ تیل غائب ہو گئے۔ مقامی حالت غلاب ہو گئی لیکن پانی غائب ہونے سے کیا ہو گا۔ زمین پر موجود تمام درخت نباتات وغیرہ سب ختم ہو جائیں گی۔ آبادیاں بے گریبان کی ختم۔ یہ تو انتہائی خوفناک ہتھیار ہے اور چونکہ اسے تیار اسرائیل کر رہا ہے اس لئے اس نے اسے مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنے سے کسی صورت بھی نہیں چوکناس لئے یہ تو قدرت نے سہرابانی کی ہے کہ ڈاکٹر آصف اس طرح زندہ بچ کر واپس آگئے ہیں اور ہمیں اس بارے میں علم ہو گیا ہے ورنہ تو ہم سب بے خبری میں ہی مارے جاتے۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جو یا بول رہی ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی جو یا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر۔“ دوسری طرف سے جو یا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”اسرائیل اور اکیڈمیسیا کی ایک لیبارٹری جنوبی اکیڈمیسیا میں کام کر رہی ہے۔ وہاں مسلم ڈیٹھ نامی ایک خوفناک ہتھیار تیار ہو رہا ہے اس لئے اس لیبارٹری کی تباہی فوری طور پر ضروری ہے۔“ سفدر، کیپٹن شکیل اور تصویر کو تیار رہتے کہہ دو۔ عمران انہیں ایڈ کرے

میں نے اسے ٹریس کرنے کے احکامات پاکیشیا میں خصوصی ایروپ کو دے دیئے تھے۔ وہاں سے حیرت انگیز رپورٹ ملی ہے۔ ایس ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گر وہ اپنے پورٹ ریکارڈ سے اس کی تصویر کی کافی حاصل کی اور پھر وہاں ایئر پورٹ پر مستقل موجود رہنے والی ٹیموں کے ڈرائیوروں سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر آصف ایک نیکی میں سوار ہو کر سیدھا وزارت سائنس کے سیکرٹریٹ پہنچا تھا۔ وہاں سے جو معلومات حاصل کی گئی ہیں ان کے مطابق ڈاکٹر آصف کو کسی خفیہ لیبارٹری میں کسی بڑے سائنس دان سر دراور کے پاس بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل سکا۔“ ایس دن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہاں چیننگ کی گئی ہے سر۔ وہاں ڈاکٹر آصف نہیں آیا البتہ

"ایس ون بول رہا ہوں جتاب"..... دوسری طرف سے ایک موبائل آواز سنائی دی تو رائٹ نے بے اختیار چونک پڑا۔  
 "میں۔ کیا رپورٹ ہے"..... رائٹ نے کہا۔

”جناب۔ پاکیشیائی ڈاکٹر آصف لاپاز میں پاکیشیائی سفارتی کونسل خانہ کے انچارج یوسف حسین کے پاس پہنچا تھا اور یوسف حسین نے اسے فوری طور پر انتظامات کر کے ناراک پہنچا دیا تھا جہاں سے اسے پاکیشیا روانہ کر دیا گیا اور میں نے پاکیشیا ایئرپورٹ سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ڈاکٹر آصف جے ناراک کے

چیکنگ کے دوران ایک اور بات سامنے آئی ہے جو کہ یہاں پر

دیا ہے۔..... ایس دن نے کہا۔

”وہ کیا؟..... رائٹ نے کہا۔

”باس۔ اس گروپ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر آصف جس روز پاکیشیا پہنچا ہے اسی روز وہ دوپہر کے وقت وہاں کنگ روڈ کے ایک فلیٹ جس کا نمبر دو سو ہے اور جس میں کوئی شخص علی عمران رہتا ہے ایک بوڑھے آدمی کے ساتھ وہاں جاتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا جبکہ سامنے موجود ہوٹل جس کے ویئر نے ہمارے آدمی کو اس بارے میں بتایا تھا اس نے بتایا ہے کہ وہ اس بوڑھے کے ساتھ ایک کار میں آیا تھا۔ پھر جب کار واپس گئی تو اس میں اس بوڑھے کے ساتھ ڈاکٹر آصف کی بجائے کوئی نوجوان آدمی تھا جبکہ ڈاکٹر آصف واپس نہیں گیا۔ میں نے گروپ کو کہا ہے کہ وہ اس فلیٹ میں رہنے والے علی عمران سے معلوم کریں لیکن گروپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ وہ اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے..... ایس دن نے کہا تو رائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”انہوں نے اچھا کیا کہ اس پر ہاتھ نہیں ڈالا ورنہ وہ گروپ ہی ختم ہو جاتا اور ہمارے بارے میں بھی اسے معلوم ہو جاتا۔ تم اب فوری طور پر ساری تحقیقات ختم کر دو“..... رائٹ نے کہا۔

”وہ کیوں باس۔ دوسری طرف سے حیرت منجرے لہجے میں کہا

”یہ عمران دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور ڈاکٹر آصف کی اس سے ملاقات کا مطلب ہے کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں اور اس میں تیار ہونے والے ہتھیار کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ اب لازماً اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے لاپازہ پہنچے گا“..... رائٹ نے کہا۔

”لیکن باس۔ اگر یہ اس قدر خطرناک آدمی ہے تو کیوں نہ اس کا نامہ وہاں پاکیشیا میں ہی کر دیا جائے؟..... ایس دن نے کہا۔

”الحق آدمی۔ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ وہاں پاکیشیا میں ہمارے گروپ نے اس پر ہاتھ ڈالنے سے صاف انکار کر دیا ہے پھر اسے ہلاک ہون کرے گا“..... رائٹ نے کہا۔

”وہاں ایجنٹ بھیجے جاسکتے ہیں باس“..... ایس دن نے کہا۔

”اگر اتنی آسانی سے یہ شخص ہلاک ہونے والا ہوتا تو اب تک سینکڑوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔ تم صرف اتنا کرو کہ وہاں موجود آپ کو ہدایت کر دو کہ یہ شخص عمران جب بھی وہاں سے کسی ملاقات پر سوار ہو تو اس کی اطلاع فوری ہم تک پہنچی چلے۔“

رائٹ نے کہا۔

”بس باس۔ یہ تو آسانی سے ہو جائے گا“..... ایس دن نے کہا۔

اد کے..... رائٹ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر بریس کرنے شروع کر

ہیے۔

”ملٹری سیکرٹری ٹوپریڈنٹ“... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کراؤ۔ اٹ ازمیر جیسی“... رائٹ نے کہا۔

”آپ کہاں سے بول رہے ہیں“... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ناراک سے۔ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر ناراک میں ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”اوکے۔ ہولڈ کریں“... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

”چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں سر۔ ناراک سے۔ رائٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہیں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے“... دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی باوقار اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

”سر۔ ایم ڈی لیبارٹری اور اس میں تیار ہونے والے ہتھیار ایم ڈی کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع مل چکی ہے اور وہ یقیناً اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لیے لاہور پہنچ جائیں گے۔“

رائٹ نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہے“... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسرائیل کے صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

”جناب۔ اسرائیل کے ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے ایک پرائیویٹ تنظیم کے ذریعے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کرا

کر اس لیبارٹری پہنچایا کیونکہ ایم ڈی میں ایسی سائنس رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی جسے وہ سائنس دان ہی حل کر سکتا تھا۔ مجھے جب اطلاع

میلی تو وہ سائنس دان اغوا ہو کر لیبارٹری پہنچ بھی چکا تھا۔ میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ یہ سائنس دان

جو کہ پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتا تھا اس لئے اس کی گمشدگی کا کسی کو علم تک نہ ہو سکا۔ اس پر میں خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک

لیبارٹری کے سیکورٹی انتہاج کرئل لارک نے مجھے اطلاع دی کہ پاکیشیائی سائنس دان لیبارٹری سے غائب ہو گیا ہے اور وہ اس

وقت غائب ہوا ہے جب لیبارٹری کے لئے سلائی لانے والی گاڑیاں آگم واپس گئی ہیں۔ اس پر میں نے تحقیقات شروع کرائی تو ابھی ابھی

مجھے پورٹ ملی ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر آصف تھا لاہور میں پاکیشیائی سفارتی کو نسل خانہ پہنچ گیا۔ وہاں سے اسے

تنصیبی انتظامات کے ذریعے ناراک بھجوا دیا گیا اور ناراک سے متعلق پاسپورٹ اور کاغذات پر پاکیشیا پہنچ گیا۔ پاکیشیا سے اطلاع

میلی ہے کہ اس کی ملاقات پاکیشیا کے خطرناک ایجنٹ علی عمران سے ہوئی اور اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں نے آپ

میں سے کال کیا ہے کہ جس لیبارٹری کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا



جنتاب۔ اس لیبارٹری کو فوری طور پر خالی کر کے اس کی تمام مشینری اور سائنس دانوں کو کسی اور دور دراز کی لیبارٹری میں منتقل کر دیا جائے۔ یہ کام زیادہ سے زیادہ چند روز میں کیا جاسکتا ہے ایسی لیبارٹری میں جس کے بارے میں سوائے ان سائنس دانوں اور آپ کے علاوہ کسی کو بھی علم نہ ہو۔ پاکیشیا سکیٹ سروس بہر حال لاچار آئے گی اور جب یہاں لیبارٹری نہیں ہوگی تو وہ کیا کرے گی..... راعٹ نے کہا۔

”وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ جب تک لیبارٹری شفت ہوگی تب تک وہ اسے تباہ بھی کر دیں گے۔ مجھے ڈاکٹر راسکن سے بات کرنا ہوگی۔ جہاں انہیں کیا ہے تاکہ بعد میں اگر قہماری ضرورت پڑے تو تم سے رابطہ کیا جاسکے“ صدر نے کہا تو راعٹ نے اپنا نمبر بتا دیا۔

”اگے.....“ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راعٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ”یہ بہت برا ہوا.....“ راعٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ زیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

ستار کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دے۔

”راعٹ بول رہا ہوں۔ آدھر سے بات کراؤ“..... راعٹ نے

اس کے بارے میں پاکیشیا سکیٹ سروس کو نہ صرف اس کی اطلاع مل چکی ہے بلکہ اس میں تیار ہونے والے ہتھیار ایم ڈی کے بارے میں بھی انہیں تفصیل معلوم ہو گئی ہوگی کیونکہ ڈاکٹر آصف کو ساری تفصیل اس لئے بتائی گئی تھی کہ ڈاکٹر آصف اس سائنس رکاوٹ کو دور کر سکے۔ ڈاکٹر آصف نے وہ رکاوٹ تو دور کر دی لیکن وہ خود فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اس لئے اب لامحالہ پاکیشیا سکیٹ سروس اس لیبارٹری کے خلاف کام کرے گی“ راعٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ہیری بیلیوڈ۔ ویری سین۔ اس سائنس دان کو الٹے کا فیصلہ کس نے کیا تھا.....“ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیبارٹری انچارج ڈاکٹر راسکن نے جنتاب.....“ راعٹ نے جواب دیا۔

”اور وہاں سے وہ ڈاکٹر اس قدر آسانی سے فرار ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس اہم ترین لیبارٹری جس پر پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں، کا سیکورٹی نظام انتہائی ناقص ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ پاکیشیا سکیٹ سروس تو اسے انتہائی آسانی سے تباہ کر دے گی.....“ صدر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

”جنتاب۔ میری ایک تجویز ہے.....“ راعٹ نے مودبانہ لہجے میں

کہا۔

”وہ کیا۔ بتائیں.....“ صدر نے کہا۔

دیا۔ رائٹ بلیک سٹریپ نامی تنظیم کا حقیق تھا اور پورے اکیرمیا میں اس تنظیم کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اس تنظیم کا کام اکیرمیا میں اسرائیلی مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ رائٹ کا تعلق پہلے اکیرمیا کی اس شخصیت سے تھا جس کا تعلق غیر ملکی مہجنوں کی نگرانی سے تھا اس لئے رائٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ہیں۔ رائٹ بول رہا ہوں۔“ رائٹ نے کہا۔  
”ملٹری سیکرٹری ٹوپریڈینٹ بول رہا ہوں۔“ صدر صاحب سے بات کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ہیں سر۔ میں رائٹ بول رہا ہوں سر۔“ رائٹ نے انتہائی دوہانے لہجے میں کہا۔

”مسٹر رائٹ۔ آپ کی تجویز پر عمل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔“  
”کرار اسکن نے حفاظت مائقم کے طور پر پہلے سے ہی ایسا بنیادی نظام قائم کر رکھا تھا۔ اس نظام کے تحت ایم ڈی لیبارٹری جس کی تمام مشینیں ایک اور لیبارٹری میں نصب کرائی گئی تھیں اور اب صرف مائٹس دانوں کی منتقلی کی ضرورت تھی جس کا حکم دے دیا گیا۔“  
”صدر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔“

”ہیں سر۔ یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے سر۔“ رائٹ نے دوہانے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”آر تھر بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”رائٹ بول رہا ہوں آر تھر۔“..... رائٹ نے کہا۔  
”اوہ آپ۔ حکم پاس۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”پاکیشیا سیکرٹ سروس لا پاڑ پہنچنے والی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان کے مقابل آنا پڑے۔ کیا تمہارا گروپ تیار ہے۔“ رائٹ نے کہا۔  
”پاکیشیا سیکرٹ سروس اور لا پاڑ میں۔ وہ کیوں پاس۔“ آر تھر نے حیران ہو کر کہا۔

”ایم ڈی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے۔“ رائٹ نے کہا۔  
”اوہ پاس۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ یہ تو انتہائی خفیہ پراجیکٹ ہے۔“..... آر تھر کے لہجے میں حیرت تھی۔

”یہ لمبی کہانی ہے کہ انہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ بہر حال وہ کسی بھی وقت لا پاڑ پہنچ سکتے ہیں۔“..... رائٹ نے کہا۔  
”ٹھیک ہے پاس۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب لا پاڑ میں وہ میری نظروں سے بچ نہ سکیں گے۔ میں ان کا خاتمہ کر دوں گا۔“..... آر تھر نے کہا۔

”اوکے۔ بہر حال ہوشیار رہنا۔“..... رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ

سرف دنیا کی انتہائی ٹاپ مینجمنٹسوں سے متعلق افراد کو رکھا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس کا ایک سیکشن تو بے حد مشہور ہے اور اسے اے سیکشن کہا جاتا ہے۔ یہ کسی بھی لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہیں ہے۔ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے ہیں اور اپنے نارگٹ کو ہر قیمت پر ہٹ کرتے ہیں۔ اگر انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران کے خاتمے کا نارگٹ دیا جائے تو وہ ہر صورت میں اسے ہٹ کر دیں گے لیکن معاوضہ وہ لاکھوں ڈالرز میں لیتے ہیں..... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ لوگ عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“  
صدر نے کہا۔

”سو فیصد سر کیونکہ عمران یہاں لاپاز آئے گا اور یہاں اسے یہ لوگ لازماً ہٹ کر دیں گے.....“ رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”اوکے۔ تو آپ انہیں عمران کے خاتمے کا نارگٹ دے دیں۔“  
جتنا معاوضہ وہ طلب کریں ہم دیں گے لیکن اس وقت جب وہ واقعی نارگٹ کو ہٹ کر لیں گے.....“ صدر نے کہا۔

”جناب۔ اصول کے مطابق نصف معاوضہ پہلے دیا جاتا ہے اور نصف بعد میں.....“ رائٹ نے کہا۔

”آپ ان سے بات کر کے مجھے بتائیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ وہ کم سے کم معاوضہ طلب کریں.....“ صدر نے کہا۔

”اوکے سر.....“ رائٹ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ

”اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر لاپاز پہنچے گی تو آپ نے از خود سامنے نہیں آنا کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ اسرائیلی انجینٹ ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس لیبارٹری کو اکیرمیا اور دیگر سپر پاورز سے بھی چھپایا گیا ہے۔ صرف ان اکیرمین حکام کو اس کا علم ہے جو یہودی ہیں اور یہودیوں کے مفادات کو اکیرمین مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔“ صدر نے کہا۔

”آپ کا مقصد ہے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فری ہینڈ دے دیا جائے.....“ رائٹ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
”نہیں۔ بلکہ اسے اس انداز میں لٹھا دیا جائے کہ وہ یہاں سے کسی اور طرف جا ہی نہ سکے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ یا آپ کی تنظیم کے انجینٹ سامنے نہ آئیں۔ دیگر کرائے کے گروپس کو سامنے لایا جائے لیکن ایسے گروپس جو ان لوگوں کا واقعی مقابلہ کر سکتے ہوں.....“ صدر نے کہا۔

”جناب۔ اکیرمیا میں ایک تنظیم ایسی ہے جو کارکردگی میں ان سے بھی بہت آگے ہے لیکن وہ معاوضہ بے حد چارج کرتے ہیں۔“  
رائٹ نے کہا۔

”کیا نام ہے اس تنظیم کا۔ اس کی تفصیل کیا ہے اور کتنا معاوضہ طلب کریں گے وہ.....“ صدر نے کہا۔

”جناب۔ اس تنظیم کا نام بگ ڈاج ہے۔ یہ تنظیم پورے اکیرمیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں چند سیکشن ایسے ہیں جن میں

ی۔

"چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں۔ مادام لوسیا سے بات کراؤ۔" رائٹ نے کہا۔

"آج کا کوڈ بتائیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گولڈن اسکائی۔" رائٹ نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ہیلو۔ لوسیا بول رہی ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک دلکش

مردہ نم نسوانی آواز سنائی دی۔ سچے سے ہی بولنے والی نوجوان لڑکی لگتی تھی۔

رائٹ بول رہا ہوں لوسیا۔" رائٹ نے بڑے بے تکلفانہ

لہجے میں کہا۔

"اودہ تم۔" کہیے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔" لوسیا نے

پونک کر کہا۔

"جہارے لئے ایک کام بک کیا ہے میں نے۔" رائٹ نے

بہا۔

"کام۔ اچھا۔ کیا کام ہے۔" لوسیا نے ہنسنے ہوئے کہا۔ اس

کے لہجے میں لوج اور نرمی دلیے ہی تھی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے آدمی علی عمران

کو جانتی ہو۔" رائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے بارے میں سن رکھا ہے لیکن جہیں تو معلوم

ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یکفخت انتہائی مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب وہ اسرائیل کے صدر سے بھاری رقم حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور اسے ڈائریکٹ کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو ریڈ کھر سبڈیو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مجھے بلیو اور ریڈ دونوں کھڑکی فنیس چاہئیں۔ میرا نام رائٹ ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں۔" رائٹ نے کہا۔

"آپ کا فون نمبر کیا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ

نے فون نمبر بتا دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور رائٹ

نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"نیں۔ رائٹ بول رہا ہوں۔" رائٹ نے کہا۔

"فون نمبر نوٹ کریں اور آپ کا کوڈ گولڈن اسکائی ہو گا۔"

دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی

ایک فون نمبر بتا دیا گیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے کریڈل

دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے تیزی سے وہی نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے جو اسے بتائے گئے تھے۔

"اے سیکشن۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

”ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے۔“  
لو سیانے کہا۔

”کتنی رقم میں بات ہوگی۔“ رائٹ نے پوچھا۔

”پچاس لاکھ ڈالرز۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا معاوضہ کم نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی کے لئے تو یہ بہت بڑی رقم ہے۔“ رائٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ تم بھی اس عمران کی اہمیت سمجھتے ہو اور میں بھی۔ اگر ہم ٹارگٹ ہٹ نہ کر سکے تو عمران ہمارے سیکشن کو ختم بھی کر سکتا ہے اس لئے پچاس لاکھ ڈالرز زیادہ نہیں ہیں۔“ لو سیانے جواب دیا۔

”اوکے۔ اکاؤنٹ نمبر بتا دو تاکہ نقد رقم بھجوائی جاسکے۔“ رائٹ نے کہا تو دوسری طرف سے اکاؤنٹ نمبر کی تفصیل بتادی گئی۔

”اوکے۔ پہنچ جائے گی رقم۔“ رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دیا اور پھر نوٹ آنے پر اس نے صدر اسرائیل کا نمبر پریس کر دیا۔ پھر ملٹری سیکرٹری کے ذریعے اس کی بات صدر اسرائیل سے ہو گئی تو رائٹ نے انہیں پوری تفصیل بتادی۔ البتہ اس نے رقم اسی لاکھ ڈالرز بتائی۔

”عمران کے خاتمے کے لئے ہم پچاس کروڑ ڈالرز بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ لوگ ایسا کر بھی سکیں گے یا نہیں۔“ صدر نے کہا۔

ہے کہ بگ ڈانچ صرف ایک ریٹائریٹ محدود ہے۔ پاکستان میں ہم کام نہیں کر سکتے۔“ لو سیانے کہا۔

”یہ عمران جنوبی افریقہ آ رہا ہے۔ لاہار میں۔“ رائٹ نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہ کسی مشن کے سلسلے میں آ رہا ہے یا تفریح کرنے۔“ لو سیانے کہا۔

”اسرائیل کی ایک خفیہ لیبارٹری لاہار میں ہے۔ اس کے خاتمے کا مشن لے کر آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ پاکستانی سیکرٹ سروس بھی ہو گی لیکن تمہارے لئے صرف عمران ٹارگٹ ہو گا۔ سب کام تم نے کرنا ہے۔ ہم سامنے نہیں آئیں گے۔ ٹارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہو نا چاہئے۔ یقینی طور پر اور تم نے اسے کنفرم بھی کرنا ہے۔ صرف اطلاع دینے سے بات نہیں بنے گی۔“ رائٹ نے کہا۔

”کب پہنچ رہا ہے وہ۔“ لو سیانے پوچھا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ بھی گیا ہو یا چند روز بعد آئے۔“ رائٹ نے کہا۔

”ان کی شناخت کیسے ہوگی۔“ لو سیانے پوچھا۔

”وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ظاہر ہے میک اپ میں ہوں گے البتہ یہ بتا دوں کہ یہ لیبارٹری لاہار شہر کے شمال مشرق میں واقع طویل میدانی علاقے میں ہے۔ اصل محل وقوع کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی معلوم ہو سکتا ہے۔“ رائٹ نے کہا۔



”جناب۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ سو فیصد نارگٹ کو ہٹ کرنے میں مشہور ہیں۔۔۔۔۔ رائٹ نے جواب دیا۔“  
 ”اوکے۔ آپ کے سپیشل بینک میں رقم ٹرانسفر کر دی جائے گی۔ آپ انہیں ادا کر دیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ اے سیکشن عمران کا خاتمہ کرنے میں بہر حال کامیاب ہو جائے گا اور اگر نہ بھی کر سکتا تب بھی ایک ماہ تک وہ اسے بہر حال اٹھانے رکھے گا اور اس دوران تحقیقاتی کام مکمل ہو جائے گا۔“

عمران نے کار اس رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں روکی جس میں بولیا کا فلیٹ تھا اور کار سے اتر کر جب اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رنگنے لگی کیونکہ پارکنگ میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کی کاریں موجود تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ تینوں بھی جو بولیا کے فلیٹ میں موجود تھے۔ عمران نے اپنے فلیٹ سے جو بولیا کو فون کر کے اہتمامی سنجیدہ لہجے میں کہہ دیا تھا کہ وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کال کر لے تاکہ وہ انہیں نئے کیس کے بارے میں بریف کر سکے اور اس کے بعد وہ یہاں آنے کے لئے روانہ ہو گیا تھا لیکن وہ براہ راست یہاں آنے کی بجائے جان بوجھ کر ایک ہوٹل میں چلا گیا اور وہاں اس نے اطمینان سے ایک گھنٹہ کافی پینے میں گزار دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ سب فلیٹ میں بیٹھے اس کا کچھ دیر انتظار کریں اس کے بعد وہ وہاں جائے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کال

نویا شاید چلن میں تھی۔

”تو پھر میں کیسے خزانہ ہو گیا۔ میری تو ابھی ایک بھی شادی نہیں ہوئی.....“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”طویل عرصے تک اگر کسی کی شادی نہ ہو تو اس کی شکل بھی خزانہ ہو جاتی ہے۔ جیسے تنویر۔ تم نے دیکھا نہیں کہ یہ کس قدر خزانہ مر مطلب ہے تجربہ کار چہرہ ہے کہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ سینکڑوں سالوں کا تجربہ اس کے چہرے کی ایک ایک سلوٹ میں دفن ہے.....“ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”تم سرے بارے میں فضول باتیں مت کیا کرو۔ تم نے کبھی اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں.....“ تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”روز دیکھتا ہوں۔ انتہائی بھولا بھالا سا چہرہ نظر آتا ہے۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو اس بار تنویر بھی ہنس پڑا۔ اسی لمحے جولیائے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ رُے میں کافی کی پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور خود وہ لہجے پر بیٹھ گئی۔

”اب بتاؤ کیا مشن ہے.....“ جولیائے عمران کی طرف اشارت کرتے ہوئے کہا۔

”بہلے کافی پی لوں.....“ عمران نے بڑے اطمینان سے لہجے میں کہا اور کافی کی پیالی اٹھالی۔

بیل کا بین بریس کر دیا۔

”کون ہے.....“ ڈور فون سے جولیائے آواز سنائی دی۔

”مکہ مسی علی عمران ولد سر عبدالرحمن.....“ عمران نے اپنا خصوصی تعارف کرانا شروع کیا یہی تھا کہ کناک کی آواز کے ساتھ ہی فون کا رابطہ ختم ہو گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صفدر دروازے پر موجود تھا۔

”ارے کمال ہے۔ کیا جہارے لگے کی گرا ریاں تبدیل ہو گئی ہیں.....“ عمران نے صفدر کو دیکھتے ہی چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”گرا ریاں۔ کیا مطلب.....“ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈور فون پر تو جہارے آواز سنوائی تھی۔ مجھے تو یوں لگا جیسے کوئی انتہائی خوبصورت خاتون بول رہی ہے لیکن اب دروازہ کھلا تو جہارے خزانہ شکل نظر آئی ہے.....“ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ خزانہ شکل کیا ہوتی ہے عمران صاحب.....“ صفدر نے دروازہ بند کر کے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

”خزانہ کا مطلب ہے ٹاپ تجربہ کار اور خزانہ شکل اس آدمی کی ہوتی ہے جو چار پانچ بار نڈوا ہو چکا ہو.....“ عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے جبکہ

میں خود حیف سے بات کر لیتی ہوں۔۔۔۔۔ جولیانے کہا۔  
 نہیں مں جولیا۔ آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔  
 نوان صاحب اس وقت غصے میں ہیں۔ آپ دیکھیں گی کہ جلد ہی یہ  
 سب کچھ بھول کر دوبارہ نارمل ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔  
 نہیں۔ عمران جو بات کرتا ہے اس پر وہ عمل بھی کرتا ہے۔  
 تنزیہ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے

”چھوڑو اسے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ چیف ایسا نہیں کر سکتا۔ تم

اس لئے وہ وہاں سے اس طرح نکل کر پاکیشیا پہنچ گئے جیسے سیاح ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔..... عمران نے کہا۔  
 "اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیا اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے تباہ کرنا ہے۔..... جولیانے کہا۔  
 "ہاں۔ یہی ہمارا مشن ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر آصف کے پاکیشیا پہنچنے کی اطلاع لاسالہ اسرائیلی اور انگریزین حکام تک پہنچ چکی ہوگی اور وہ جانتے ہیں کہ اس لیبارٹری میں تیار ہونے والے ہتھیار کی تفصیل معلوم ہوتے ہی پاکیشیا سکیورٹ سروس اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے فوراً لاپاز بھیجے گی۔ ایسی صورت میں وہاں ہمارے مقابلے پر کون ہو سکتا ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسرائیلی ایجنٹ ہو سکتے ہیں اور انگریزین بھی۔..... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ حتمی طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں کیا پوزیشن ہے تاکہ ہم اس پوزیشن کو سامنے رکھ کر کام کریں۔" صفدر نے کہا۔

"تم پوزیشن کو چھوڑو اور وہاں چلو۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اگر ہم جہاں بیٹھے پوزیشنیں چیک کرتے رہے تو لیبارٹری میں کام مکمل ہو جائے گا اور پھر پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام پیاس سے ہی مر

اختیار مسکرا دیئے۔

"تم خاموش رہو۔..... جولیانے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہنٹ بھنٹنے لگے۔

"عمران صاحب۔ آپ مشن کے بارے میں تفصیل بتا رہے تھے۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر آصف کے اغوا اور پھر اس کی واپسی تک کی ساری تفصیل بتادی۔

"ڈاکٹر آصف کے مطابق یہ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرقی میدانی علاقے میں زیر زمین خفیہ انداز میں موجود ہے اور اس میں ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے جو پاکیشیا اور تمام مسلم ممالک کی زمین کی تہوں میں موجود تیل اور پانی سب کچھ غائب کر دے گا۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مسلم ممالک کا کیا حشر ہوگا۔..... عمران نے کہا تو سب کے بھروسے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کیا ڈاکٹر آصف نے وہ سائنسی رکاوٹ دور کر دی ہے جس کی وجہ سے انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا۔..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ان کے ذہن سے تمام معلومات مشین کے ذریعے پہلے ہی حاصل کر لی گئی تھیں۔ اس کے بعد وہ مجبور تھے کہ ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔ ویسے بھی انہیں واپسی کے بارے میں کوئی توقع نہ تھی لیکن قدرت نے چونکہ یہ اطلاع ہم تک پہنچانی تھی

تم لوگ خواہ مخواہ نجی ہو رہے ہو۔ یہاں بیٹھے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں فوری لاپاز پہنچنا ہو گا۔ پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم سب تیاری کرو کل ہم نے یہاں سے روانہ ہو جانا ہے۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے یہ سب کچھ صرف انہیں تنگ کرنے کے لئے کہا ہے ورنہ وہ مشن پر کام کرنے کے لئے ذہنی طور پر پوری طرح آمادہ ہے۔

"نہیں۔ عمران ایسا نہیں کر سکتا۔ کیوں عمران؟....." جولیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔  
"بالکل نہیں کر سکتا۔ میں کیسے کر سکتا ہوں۔ البتہ یہ بات فاضل ہے کہ یہ میرا جہاز اسے ساتھ آخری مشن ہے۔" عمران نے کہا تو جولیا نے ٹکھٹ ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن صفدر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ ہاتھ ہٹاؤ۔"..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔  
"سج جولیا۔ آپ خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہیں۔ آپ نے اگر چیف کو فون کر دیا تو پھر ہو سکتا ہے کہ چیف ٹیم ہی بدل دے لیکن عمران صاحب کو وہ مشن سے نہیں ہٹا سکتے کیونکہ یہ مشن جس انداز کا ہے اسے عمران صاحب ہی ذیل کر سکتے ہیں۔"..... صفدر نے کہا۔  
"لیکن اس کا تو دماغ ہی آسمان پر ہے۔ میں واقعی چیف سے کہتی ہوں کہ یا تو وہ عمران کو روک دے یا پھر ٹیم بدل دے۔ میں اس ماحول میں کام نہیں کر سکتی۔"..... جولیا نے پتھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ البتہ اس نے رسیور واپس رکھ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اب اگر آپ کی انا کو تسکین مل گئی ہو تو پلیز آپ پاکیشیا اور مسلم ممالک کے کروڑوں اربوں مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں سوچیں۔"..... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔



لجے میں کہا۔

"آپ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کو تو جانتے ہوں گے"..... لوسیائے کہا تو وہ چاروں خاموش بیٹھے افراد بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے بہروں پر زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے۔ لیکن ہمارا دائرہ کار تو اکیڈمی تک محدود ہے"۔ دوسرے نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ لاہور پہنچنے والا ہے یا پہنچ چکا ہے اور یہ مشن صرف عمران کے خلاف ہے۔ ہم نے اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ مشن اسرائیلی حکومت کا ہے"۔ لوسیائے کہا۔

"یہ واقعی انتہائی اہم مشن ہے۔ عمران دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے"..... اس بار اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ہم نے مارگٹ ہٹ کرنا ہے۔ تم میں سے کس کا نیٹ ورک لاہور میں موجود ہے"..... لوسیائے کہا۔

"میرا ہے میڈم"..... خاموش بیٹھی ہوئی لڑکی نے کہا۔

"تو بھر یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو ڈیا گی"..... لوسیائے کہا۔

"لیس میڈم۔ یہ میرے لئے خوش خبری ہے میڈم"..... ڈیا گی

بال بنا کرے میں ایک بڑی سی میز کے گرد چار افراد موجود تھے جن میں سے تین مرد تھے اور ایک نوجوان لڑکی تھی۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک دوسرے سے قطعی اجنبی ہوں۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے شوخ رنگ کے کپڑے کا اور جدید تراش کا سکرٹ پہن رکھا تھا اندر داخل ہوئی اور تیز قدم اٹھاتی ایک سائینڈ پر موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"اے سیشن کو ایک انتہائی اہم مشن ملا ہے اور یہ میٹنگ اس مشن کے سلسلے میں کال کی گئی ہے"۔ سب سے آخر میں آنے والی لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے ہر مشن اہم ہوتا ہے مادام لوسیائے۔ آپ فرمائیں کیا مشن ہے"۔ ایک ادھیڑ عمر خشک چہرے والے آدمی نے خشک

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میٹنگ برخواست۔ ڈیائی تم میرے ساتھ آؤ۔“ لوسیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”میڈم۔ کیا ڈیائی کے ساتھ آپ بھی اس مشن میں شامل رہیں گی۔۔۔ ایک نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔۔۔“ لوسیا نے چونک کر کہا۔

”پھر ٹھیک ہے ورنہ یہ عمران اکیلی ڈیائی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس نوجوان نے کہا۔

یہ تمہاری بھول ہے سڑیگ۔ میں عمران کو ایسا تاج پہناؤں گی کہ دنیا اس کا تماشا دیکھے گی۔ میں اکیڑہین سرکاری اجنسی میں رہتے ہوئے پہلے بھی ایک مشن میں اس سے ٹکرا چکی ہوں اور وہ مشن چونکہ ایسا تھا کہ میں مکمل کر سکتے نہ آ سکتی تھی اس لئے میں نے اس کے خلاف فائنل ایکشن نہیں لیا تھا ورنہ وہ اس وقت ہی میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہوتا۔۔۔ ڈیائی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ سڑیگ نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ باقی ساتھیوں سمیت دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ڈیائی اور لوسیا ایک دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھیں

”ڈیائی۔ سڑیگ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ عمران کے خلاف مشن کو ہم نے آسان نہیں لینا۔ یہ شخص ہزار آنکھیں رکھنے والا عفریت ہے۔

ہمارے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ اسے ہمارے بارے میں ہم تک نہ ہو گا کہ ہم اس کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے وہ مار کھا جائے گا لیکن اگر اسے معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہ مددھی کھینٹت ہو سکتی ہے۔۔۔ لوسیا نے ڈیائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

میڈم۔ آپ اسے مجھ پر چھوڑ دیں۔ لاپاز میں میرا ہیٹ ورک اس قدر منظم اور مضبوط ہے کہ عمران کو ایک لمحے میں ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ صرف اس کی شناخت ہونے کی دیر ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔۔۔ ڈیائی نے کہا۔

”کیسی اجازت۔۔۔۔۔“ لوسیا نے چونک کر پوچھا۔

میں لاپاز پرائیکس ریز سیٹلائٹ کے ذریعے پھیلادتی ہوں۔ اس طرح پورے لاپاز میں اگر کوئی آدمی میک اپ میں ہو گا تو مارک ہو جائے گا اور اس کا اصل چہرہ بھی سکریں پر آجائے گا۔ اس طرح عمران کو آسانی سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد اس کی موت سینکڑوں کی بات ہو جائے گی۔ ڈیائی نے کہا۔

لیکن تم کب تک یہ ریز پورے لاپاز پر پھیلایے رکھو گی۔ نبھانے یہ عمران کب آتا ہے۔ ایک روز میں یا پھر ایک ہفتے بعد۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی۔ پھر دوسری صورت میں صرف پیکنگ ہی کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔“ ڈیائی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم لاپاز میں داخل ہونے والے تمام راستوں کی پکٹنگ کرا دو

اور پھر جس پر تمہیں شک ہو اسے اغوا کر کے اس کی چیکنگ کراؤ۔  
ہو سکتا ہے کہ عمران اکیلا نہ آئے بلکہ اس کے ساتھ پورا گروپ ہو  
اس لئے تم نے اکیلے آدمی کو بھی چیک کرنا ہے اور گروپ کو  
بھی..... لوسیائے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کیا جائے گا۔ ویسے ہمیں اس طرح تو  
بڑی مشکل پیش آئے گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ساحل سمندر کی طرف  
سے اور ایئر پورٹ پر ہم فوری طور پر چیکنگ کیمپے نصب کرا دیں۔  
اس طرح آسانی ہو جائے گی۔" ڈیاگی نے کہا۔

لیکن اگر وہ لاہور میں سڑک کے رستے داخل ہوئے تو "لو سیائے  
نے کہا۔

"تو وہاں بھی انتظام ہو سکتا ہے۔" ڈیاگی نے کہا۔

"اوکے۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اب میری بات سن لو کہ تم نے  
عمران کو ٹریس کرتے ہی اس پر حملہ نہیں کر دینا۔ تم نے مجھے فوری  
طور پر اطلاع دینی ہے۔ اس کے بعد اس عمران کو ہلاک کرنے کا  
منظم پلان بنایا جائے گا۔" لوسیائے کہا۔

"کیا آپ ہیڈ کوارٹر میں رہیں گی۔" ڈیاگی نے کہا۔

"ہاں۔" لوسیائے کہا۔

"اوکے میڈم۔ آپ کو فوری اطلاع کر دی جائے گی۔" ڈیاگی

نے کہا تو لوسیائے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی ڈیاگی بھی اٹھ کر  
کھڑی ہو گئی۔

لاہور سے ملحق بڑے شہر لیما میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک  
ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب اس وقت ایکریمن میک  
اپ میں تھے اور ان کے پاس جو کاغذات تھے ان کی رو سے وہ ایکریمن  
کی ریاست الباما کے رہائشی تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت طویل  
ہوائی سفر کرنے کے بعد آج صبح لیما پہنچا تھا اور پھر وہ اس ہوٹل میں  
کمرے لے کر یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کو یہاں چھوڑ  
کر چلا گیا تھا اور پھر اس کی واپسی اب سے آدھا گھنٹہ پہلے ہوئی تھی۔  
اس دوران اس کے سارے ساتھی اپنے کمروں میں طویل سفر سے  
وٹنے والی تھکاوٹ دور کرتے رہے تھے۔ البتہ عمران کی آمد کے بعد  
انہوں نے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں مل کر کھانا کھایا اور پھر وہ  
سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کے چہرے پر  
سنجیدگی تھی۔

مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور کیسے حالات ہیں۔ جو یانے جٹ تھالے والے لہجے میں کہا۔

گگ داؤج نام کی کوئی خفیہ تنظیم ہے جس کا اسے سیکشن انتہائی سیکرٹ ہینکوں پر مشتمل ہے اور اس اسے سیکشن کو میری موت کا پانچواں مارگٹ دیا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

کیسے معلوم ہوئی ہے یہ بات۔ جو یانے ہونٹ چبساتے ہوئے کہا۔

ناراک میں اسرائیلی ہینکس کی ایک خفیہ تنظیم کام کرتی ہے جس کا نام بلیک سٹریپ ہے۔ اس کا انچارج رائٹ نامی آدمی ہے۔ یونکہ یہ نیبارٹری اسرائیلی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ رائٹ کو اس بارے میں تفصیلات کا علم ہو گا۔ چنانچہ میں نے یہاں پہنچ کر رائٹ کی ایک ایسی ہینکس کو کال کیا جو رائٹ کے بارے میں تفصیلات اور معلومات ہیا کر سکتی تھی۔ اس نے ابتدائی طور پر جو معلومات ہیا کی ہیں وہ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دی ہیں۔ اب وہ نئی معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔ عمران نے خفیہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

میں۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ عمران نے رسیور اٹھا کر برلے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

عمران صاحب۔ آپ بے حد سنجیدہ نظر آتے ہیں۔ صفحہ ۱۱

میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پورے نہ ہو جائیں۔ عمران نے کہا تو جو یانہ سمیت سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

کیا مطلب۔ کون سے الفاظ۔ جو یانے چونک کر کہا۔

دوبی آخری مشن والے کیونکہ یہاں پہنچ کر جو حالات سامنے آئے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ عمران نے اس طرح سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو اس کے سب ساتھیوں کے چہروں پر سنسنی سی چھیتی چلی گئی کیونکہ عمران کو انہوں نے گھنٹوں سے کھنکھناتے ہوئے حالات میں بھی اس طرح سنجیدہ نہیں دیکھا تھا۔

کیسے حالات۔ میں بتاؤ۔ جو یانے کہا۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیل نے صرف مجھے ہلاک کرنے کا مارگٹ کسی کو دیات اور اب لاپاز میں میری ہلاکت کے لئے خاص انتظام کیا جا چکا ہے۔ عمران نے کہا۔

تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ یہیں رک جائیں۔ ہم جا کر مشن مکمل کر لیتے ہیں۔ صفحہ ۱۲

تھاردا مطلب ہے کہ میں موت سے ڈر کر چھپ کر بیٹھ جاؤں۔ عمران نے منہ ہاتھ ہاتھ ہوتے کہا۔

" ایس تھری کیرے میک اپ چیک کرتے ہیں اور تم سب میک اپ میں ہو اور یہ لوگ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ عام مجرم نہیں ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہیں بھی اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے جبکہ ہمارا نارگٹ لیبارٹری ہے اور ہمارے پاس وقت بھی بے حد کم ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کے ساتھ دوڑ گئے تو وہ مسلم ڈیوٹی نامی ہتھیار تیار ہو جائے گا اور اس کے بعد جو بوجھ اس کا علم تمہیں بھی ہے اور مجھے بھی اس لئے ہم نے ساری توجہ اس لیبارٹری کی طرف رکھنی ہے۔" عمران نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

لیکن عمران صاحب۔ لیبارٹری بہر حال لاپاز میں ہے لیکن جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک ہم لیبارٹری پر بھی اطمینان سے کام نہیں کر سکیں گے۔" صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ میں تصویر اور کچن شکنیں اس ڈیٹا کی کاخاتمہ دیں جبکہ عمران، صفدر کے ساتھ مل کر لیبارٹری کے خلاف کام اے۔" جولیا نے کہا۔

یس مس جولیا۔ یہ سب سے بہتر تجویز ہے۔" خاموش بیٹھے دئے تصویر نے کہا۔

اس مشن کا انچارج تصویر کو بنانا چاہئے۔" عمران نے سنا کرتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ مس جولیا لیڈر رہیں گی۔ ان کی موجودگی میں، میں لیڈر

" رالف بول رہا ہوں ناراک سے۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے۔" عمران نے کہا۔

" مسٹر مائیکل۔ لاپاز میں اے سیکنس کی ڈیٹا کی آپ کے خلاف کام کر رہی ہے اور پورے لاپاز میں آپ کی تلاش کی جا رہی ہے۔ داخلے کے ہر مقام پر ایس تھری کیرے نصب کر دیئے گئے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

" لیبارٹری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔" عمران نے کہا۔

" لیبارٹری کے بارے میں نہ ہی رائٹ کو علم ہے اور ہی بگ ڈاج کے اے سیکنس کو۔ صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ یہ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرقی علاقے میں ہے۔ اس سے زیادہ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" یہ ڈیٹا کی خود کہاں ہے۔" عمران نے کہا۔

" لاپاز کی سن شائن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم یہیں رکو۔ ہم جا کر اس ڈیٹا کی کا داغ ٹھکانے لگاتے ہیں۔ پھر تم آ جانا۔" جولیا نے کہا۔



والی فلائس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ لاپاز کے لئے چھوٹے تہاز ہر دو گھنٹے بعد جاتے رہتے ہیں اور انہیں آسانی سے سیٹیں مل سکتی ہیں تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور رکھ دیا۔

تم نے وہاں پہنچ کر ڈیڑی گھنٹہ کو اس انداز میں کور کرنا ہے کہ اس کو سارا نیٹ ورک سامنے آجائے ورنہ صرف ایک عورت کے خاتمے سے معاملہ ختم نہیں ہوگا..... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو..... جولیا نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلادیا جیسے اسے جولیا کی بات سن کر بے حد اطمینان ہو گیا ہو۔

کیسے بن سکتا ہوں۔ ہاں البتہ تم مجھے اکیلا اس مشن پر بھیج دو اور باقی تم سب اکٹھے دوسرے مشن پر کام کرو تو پھر دیکھو میں ان مہینوں کا کیا حشر کرتا ہوں..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

یہ فضول باتیں بند کرو۔ ہمارے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ عمران تم ایسی تھری کیروں سے بچنے کے لئے کیا کرو گے..... جولیا نے کہا۔

سیہ ملا میک اپ ایسی تھری کیبرے چیک نہیں کر سکتے۔ عمران نے جواب دیا۔

اوکے۔ پھر ہمیں فوری روانہ ہو جانا چاہئے۔ تم ہمارا بھی میک اپ کرو دو..... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر میز پر موجود کاغذ اٹھا کر اس نے اس پر اسٹ بنانا شروع کر دی۔

صفدر۔ یہ کاغذ لو اور کسی بھی بڑے ڈیپارٹمنٹل سنور سے یہ سامان لے آؤ اور کیپٹن شکیل تم تنویر کے ساتھ جا کر مارکیٹ سے ضروری اسلحہ لے آؤ۔ وہاں لاپاز میں شاید اسلحہ خریدنے کا وقت ہی نہ ملے..... عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران نے رسیور اٹھا کر انکو انری کے نمبر پر مِل کر دیئے۔

میں۔ انکو انری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

ایئر پورٹ کا نمبر دیں..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور پھر عمران نے ایئر پورٹ کی انکو انری سے لاپاز جانے

” میڈم لوسیا کا خیال تھا کہ عمران کبھی براہ راست لاہار نہیں آئے گا کیونکہ اس کی فطرت ہے کہ وہ نارنگت پر پہنچنے سے پہلے اس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرتا ہے اس لئے میڈم لوسیا نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں یہاں پوری طرح ہوشیار رہوں اور میں نے یہاں تقریباً ہر ہونٹل میں نیٹ ورک قائم کر دیا تھا اور پھر یہاں کے ہونٹل سٹیشن سے اطلاع ملی کہ یہاں ایسا گروپ پہنچا ہے جس پر ان لوگوں کا شک کیا جاسکتا ہے۔ میں نے ان کے کردار میں خنوعی انتظامات کر دیئے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کمرے میں ایک فون کال آئی اور اس کا پیپ بھی میرے پاس پہنچ گیا اور وہاں جو گفتگو ہوئی اس کی تفصیل بھی مجھے مل گئی ہے اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ وہی گروپ ہے۔ رابرٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کیا۔

”کیا تفصیل ہے۔“ ڈیوڈی نے کہا۔

”میں پوائنٹس بتا دیتا ہوں۔ اس فون کال میں جو ناراک سے منگتی ہے انہیں بتایا گیا ہے کہ آپ ایس تحریر کیروں سمیت وہاں پہنچ گئے ہوئے ہیں اور آپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی گئی ہے اور عمران نے اپنے ساتھیوں کے دو گروپ بنائے ہیں۔ ایک گروپ اس عمران اور اس کے ایک ساتھی کا ہے جس کا نام صفدر لیا گیا ہے۔ یہ دونوں لاہار پہنچ کر لیبارٹری کو ٹریس کریں گے جبکہ ایک عورت جس کا نام جولیا لیا گیا ہے اس کے دو

ڈیوڈی اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیوڈی نے ہاتھ بڑھا کر رسپونڈ کیا۔

”ہیں۔ ڈیوڈی بول رہی ہوں۔ ڈیوڈی نے کہا۔

”لیما سے رابرٹ بول رہا ہوں میڈم۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈیوڈی بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔“ ڈیوڈی نے چونک کر پوچھا۔

”آپ کا مطلوبہ گروپ یہاں موجود ہے میڈم۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک عورت اور تین مرد۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیما میں۔ کیسے معلوم ہوا۔“ ڈیوڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے اس بارے میں تفصیلی اطلاع دو گے تاکہ میں ان کا مناسب بندوبست کر سکوں۔" ڈیانی نے کہا۔

"مادام۔ ایک درخواست ہے۔" دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا تو ڈیانی چونک پڑی۔

"کیسی درخواست۔ کھل کر بات کرو۔" ڈیانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں نے بلیک وینس میں بطور تھرو ڈائجٹ کام کیا ہے۔

میں پاکیشیائی وینسوں کی کارکردگی کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ حد درجہ تیز، شاطر اور فعال ہیں اور آج تک ان کے بچ نکلنے کی

اسل وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے باندھ کر بوش میں لایا جاتا ہے اور یہ لوگ ناممکن چھوٹیشن کو بھی ممکن بنا

لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارا سین ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔

میں نے سری درخواست ہے کہ آپ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دیں اور گولیوں سے اڑا دیں۔ تب تو ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

وہ نہیں۔" رابرٹ نے کہا۔

یہ کام تو تم لیما میں خود بھی کر سکتے ہو۔" ڈیانی نے مزہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے میڈم لوسیا سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے ان کے خاتمے کی اجازت دے دیں لیکن انہوں نے کہا کہ چونکہ مشن آپ کو

ساتھی جن کے نام تنویر اور کیپٹن شکیل ہیں، کے ساتھ آپ کے خلاف کام کریں گے اور کیمروں سے بچنے کے لئے وہ سپر ملا میک اپ کرنے والے ہیں۔ اس طرح بقول عمران کے ایس تحریر کیمبرے میک اپ چیک نہیں کر سکیں گے۔ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈیانی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ سپر ملا میک اپ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو واقعی بے حد خطرناک ہیں۔ لیکن انہیں یہ سب معلومات کس نے مہیا کی ہیں۔"

ڈیانی نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے میڈم کہ عمران کو ناراک سے کال آئی تھی۔ کوئی معلومات فروخت کرنے والی وینس ہے۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے اس کال کا سرکر معلوم کیا ہے۔ ڈیانی نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ شہر سے باہر کی گاؤں کو اس انداز میں چیک کئے جانے کا ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں ہے۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"یہ لوگ اب کب اور کس میک اپ میں وہاں سے روانہ ہوں گے۔" ڈیانی نے پوچھا۔

"ابھی وہ لوگ ہوٹل میں ہی ہیں۔ جب یہ باہر نکلیں گے تو ہم ان کے سنے میک اپ چیک کریں گے اور پھر ایئر کونڈیشنر پر ہی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس فلائٹ سے لاپاز پہنچ رہے ہیں۔" رابرٹ

"یہ میڈم..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ لکھتے  
انتہائی مودبانہ ہو گیا تھا۔

"ایئر پورٹ پر چہارے کتنے آدمی موجود ہیں۔" ڈیاگی نے کہا۔  
"چار ہیں میڈم۔ جن میں سے دو ایس تھری کیریروں کو آپریٹ کر  
رہے ہیں جبکہ دو ان کی حفاظت کے لئے موجود ہیں۔" انتھونی  
نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ایسے میک اپ میں لیما سے باقی ایئر  
لاپاز پہنچ رہے ہیں جنہیں ایس تھری کیریروں سے چیک ہی نہ کر سکیں  
گے۔" ڈیاگی نے کہا۔

"اوہ میڈم۔ پھر..... انتھونی نے چونک کر کہا۔  
"لیما میں اے سیکن کا ایجنٹ موجود ہے۔ اس نے انہیں مارک  
کر لیا ہے اور وہ ہمیں ان کے ساتھ میک اپ کی تفصیل بھی بتائے گا  
اور جس فلائٹ سے وہ آئیں گے اس کے بارے میں بھی تفصیل  
بتائے گا اور میں چاہتی ہوں کہ ان کا خاتمہ وہیں ایئر پورٹ سے باہر  
نکلتے ہی ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ اس وقت پوری طرح مطمئن ہوں  
گے۔ تم اپنے پورے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ جاؤ اور وہاں اس  
انداز میں پکٹنگ کر لو کہ ان میں سے کوئی بھی بچ کر نہ جاسکے اور اگر  
اس کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی فائرنگ کی زد میں آجائیں تو  
پردہ مات کرنا۔ ہمیں ہر صورت میں ان کا خاتمہ کرنا ہے۔" ڈیاگی  
نے کہا۔

دیا جا چکا ہے اس لئے اب یہ اصول کے خلاف ہے کہ میں ایسا  
کروں۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہاری درخواست پر پورا پورا  
عمل ہو گا۔" ڈیاگی نے کہا۔

"تھینک یو میڈم۔ پھر یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔"  
رابرٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے تفصیلی معلومات دی ہیں۔ میں تمہاری طرف سے  
اطلاعات کی منتظر رہوں گی اور ایک بات میں بھی تمہیں بتا دوں کہ  
تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے بھی ہوشیار رہنا ہے۔ اگر ان  
لوگوں کو معمولی سا شک بھی ہو گیا تو یہ پھر غائب ہو جائیں گے۔"  
ڈیاگی نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں میڈم۔ اسی لئے اس تمام چیکنگ کے لئے  
راکسی میڈا اس استعمال کی جا رہی ہے۔" رابرٹ نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہر حال میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی۔" ڈیاگی  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دیا اور پھر فون آنے پر  
اس نے تیزی سے نمبر پریس کر کے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں۔" رابرٹ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ  
آواز سنائی دی۔

"ڈیاگی بولی رہی ہوں انتھونی۔" دیاگی نے کہا۔

میں میڈم۔ اگر ایسی اطلاعات مل جائیں تو پھر ان کی موت سو فیصد یقینی ہو جائے گی۔“ انتھونی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”تم زیرو تھری ٹرائسمیٹر ساتھ لے جانا۔ میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں پوری تفصیل بتا دوں گی۔“ ڈیگی نے کہا۔  
 ”میں میڈم۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیگی نے رسیور رکھا اور ساتھ چڑے ہوئے ان کا کام کا رسیور اٹھا کر اس نے تین بیٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

”ریمینا بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔“

”ریمینڈ۔ گروپ ہائیس پر پاکیشیائی ہتھیاروں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ تم فوری طور پر ریڈیو الرٹ ہو جاؤ۔ اول تو وہ لوگ ایئرپورٹ پر ہی ختم ہو جائیں گے اور اگر بغرض محال ایسا نہ ہو سکا تب ان کا خاتمہ یہاں ہی صورت میں ہونا چاہئے۔“ ڈیگی نے کہا۔

ابو کے منیام۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیگی نے ایک ٹیلی فون سائنس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔ ایک لمبے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ چیف میڈم لوسیالو۔ ساری رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل گیا۔ وہ چاہتی تھی کہ کام مکمل ہو جانے کے بعد ہی رپورٹ دے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لیما کے ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سید ملا میک اپ کیا ہوا تھا اور چونکہ یہ اندرونی پرواز تھی اس لئے یہاں کا غذات چمک نہ کئے جاتے تھے اس لئے انہیں آسانی سے آئندہ فلائٹ میں سینیں مل گئی تھیں لیکن فلائٹ کی روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا اس لئے وہ سب ریسٹوران میں آکر بیٹھ گئے۔ انہوں نے یہاں سے اگلی بی لاپاز جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ البتہ ایہ پورٹ پر وہ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت علیحدہ ہونے کا پروگرام بنائے ہوئے تھے۔ چونکہ انہوں نے سید ملا واما میک اپ کر رکھا تھا اس لئے سب پوری طرح مطمئن تھے کہ لاپاز ایئرپورٹ پر موجود میک اپ چمک کرنے والے کپڑے انہیں چمک نہ کر سکیں گے اور وہ اطمینان سے لاپاز میں داخل ہو جائیں گے۔

مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا بات ہے۔ تم دونوں کیوں اس قدر پراسرار بن رہے ہو۔  
لیا بات ہے۔ ہمیں بھی تو بتاؤ۔“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے  
کہا۔

”مس جولیا۔ ہم نے گروپنگ کے سلسلے میں لاپاز جا کر علیحدہ  
ہونے کا فیصلہ کیا تھا جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہیں سے علیحدہ ہو  
جانا چاہئے۔ تم اپنے گروپ سمیت اس فلائٹ پر چلی جاؤ۔ ہم دونوں  
اگلی فلائٹ میں آجائیں گے۔ آؤ صفدر۔“..... عمران نے جولیا کو  
دوباب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی  
برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”مس جولیا۔ آپ یہیں رہیں۔ میں آرہا ہوں۔“..... صفدر نے  
کہا اور وہ بھی عمران کے پیچھے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔  
”بڑا خوبصورت منظر ہے۔ ہم خواہ خواہ وہاں بند جگہ پر بیٹھے  
رہے۔“..... عمران نے برآمدے سے باہر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ عمران صاحب۔ آئیے یہاں واقعی تازہ ہوا تو دستیاب  
ہے۔“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ  
آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں ٹیلے کے سے  
انداز میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے دیکھا وہ سامنے کس قدر خوبصورت  
نماز ہے۔ رنگین پلر و واقعی خوبصورت دکھائی دے رہے ہیں۔“

ریستوران میں انہوں نے کافی شگوالی سی اور وہ سب کافی پینے میں  
مصروف تھے کہ اچانک صفدر چونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ  
عمران سمیت باقی ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

”کیا ہوا۔“..... عمران نے صفدر سے کہا۔ وہ سب ریستوران کی  
ایک بڑی سی شیشے کی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر  
جس کرسی پر موجود تھا اس کا رخ کھڑکی کی طرف تھا جبکہ باقی ساتھی  
سائیدوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کھڑکی پر رنگین پردے لہرا رہے تھے۔

”میں واش روم ہو کر ابھی آتا ہوں۔“..... صفدر نے کہا اور کرسی  
کھسکا کر اٹھا اور مرکز تیز قدم اٹھاتا ریستوران کے ایک کونے میں  
موجود واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوبارہ  
باتوں میں مصروف ہو گئے۔ صفدر تقریباً دھم گھٹنے بعد واپس آیا اور  
اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی ایک کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران  
نے چونک کر کاغذ کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر  
حیرت کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔ پھر اس نے کاغذ تہہ کر کے جیب  
میں ڈال لیا۔

”کیا ہوا ہے۔“..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
”کچھ نہیں۔ آؤ کچھ دیر باہر ٹیلے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور پھر  
اس نے ویٹر کو بلا کر بل کی پیمنٹ کی اور پھر وہ سب اطمینان بھرے  
انداز میں چلتے ہوئے ریستوران سے باہر آگئے۔  
”باہر خاصا خوبصورت لان ہے عمران صاحب۔“..... صفدر نے

”کیا نام ہے چہارہ۔“ ابو عمران نے پیر کو واپس موڑتے

ہوئے کہا۔

”لوگ۔“ لوگر۔..... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

”کس گروپ سے تعلق ہے۔ جلدی بتاؤ نہ۔“..... عمران نے

تھوڑا سا پیر کو موڑتے ہوئے کہا۔

”رابرٹ گروپ سے۔ اے سیکشن۔ بگ ڈانج۔“..... لوگر نے

جواب دیا تو عمران چونک پڑا اور پھر تھوڑی سی محنت سے وہ اس لوگر

سے سب کچھ اگوانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے

پیر کو پوری طرح موڑ دیا اور لوگر کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

”صفدر۔ جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ اگر تم چیک نہ کر لیتے تو ہم

کچھ ہوئے پھلوں کی طرح ان کی گود میں جا گرتے۔ جاؤ لے آؤ انہیں

جلدی کرو۔“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی

سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایئر پورٹ کی عمارت کی طرف بڑھتا چلا

گیا۔ عمران نے اس آدمی کے گٹے میں موجود کیمرو بنا مشین اتاری

اور دوسرے لمحے اس نے سمسوں سے پکڑ کر اسے پوری قوت سے فرش

پر دے مارا تو مشین چھٹاکے سے ٹوٹ گئی اور اس کے پرزے ہر

طرف بکھر گئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ساتھیوں سمیت واپس وہاں پہنچ

گیا۔ اس نے شاید رستے میں انہیں سب کچھ بتا دیا تھا اس لئے ان

سب کے چہرے سستے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

”اوہ۔ تم اس لئے بات نہ کر رہے تھے۔ ویسے صفدر نے کمال

صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی یہ طرز تعمیر ہے۔“..... عمران نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے کہا۔ سامنے لان کے عقب میں ایک سفید رنگ کی

نو بصورت چھوٹی سی عمارت تھی جس کے سامنے چار رنگین پلڑے تھے

جو واقعی بے حد نو بصورت نظر آ رہے تھے۔ عمران نے سر گھما کر ادھر

ادھر دیکھا اور اس کے لبوں پر اطمینان، بحری مسکراہٹ رہ گئی

کیونکہ یہ رنگین پلڑے واقعی اس کماری کے بائبل سامنے تھے جس کے

ساتھ وہ رہتوڑان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر چلتے پھرتے کھت بجلی کی

سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمبے رنگین پلڑے کے نیچے سے لمبی آدمی

کی ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ عمران بھی ہلکی سی تیزی سے مڑا اور پلڑے

کے نیچے پہنچ گیا۔ وہاں ایک آدمی صفدر کے بازوؤں میں جکڑا ہوا

پھوک رہا تھا۔ اس کے گلے میں ایک چھوٹا سا کبیرہ تھوڑوں کے ساتھ

لٹک رہا تھا۔

”اے اے اے گھسیٹ لاؤ۔ ادھر اوٹ میں۔“ عمران نے ایک

اوٹ دیکھی اور تیزی سے ادھر مڑ گیا۔ صفدر اسے گھسیٹتا ہوا اوٹ میں

لے گیا اور پھر اس نے یلکھت اسے نیچے دھکیل دیا۔ وہ آدمی جھنجھٹا ہوا

نیچے گر آیا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر

رکھ کر اسے موڑ دیا اور نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کا جسم ایک

دھماکے سے واپس گر اور پھر اس کے منہ سے غرغراہٹ کی آوازیں

نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک سرخ ہو گیا تھا۔

لوسیا بول رہی ہوں تارا ک سے " ... دوسری طرف سے اے



یہ لوگر ابھی تک واپس نہیں آیا۔ رابرٹ نے کہا اور اس  
... ساتھ ہی اس نے میز کی اسی کھلی دراز میں موجود سپیشل ٹرانسمیٹر  
ن طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور رابرٹ  
دوبل کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے  
اختیار مسکراہٹ رنگ گئی۔ دروازے سے ایک خوبصورت اور  
نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس نے جینس پیٹ اور سیاہ  
پنرے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے سر کے بال سنہری تھے جو  
ہوائے کٹ کے انداز میں تراشے گئے تھے۔  
"آؤ۔ ڈیرگی۔ بڑے وقت پر آئی ہو۔" رابرٹ نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

"وقت پر۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ لڑکی  
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر  
طمینان سے بیٹھ گئی۔

ہاں۔ ابھی میں ایک انٹرمیشن سے فارغ ہوا ہوں اور میڈم  
سیا کی کال آئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے خصوصی انعام دیا  
جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے کسی بڑے شہر میں تعینات  
کیا جائے گا اور میرے اختیارات بھی بڑھ جائیں گے۔" رابرٹ  
نے کہا۔

"لیما چھوٹا شہر تو نہیں ہے۔" ریکی نے من بناتے ہوئے کہا۔  
"میری مسلتحتوں کے مقابل چھوٹا ہے۔ یہاں کوئی ایسی تنظیم

سیکشن کی انچارج مادام لوسیائی کی آواز سنائی دی تو رابرٹ بے اختیار  
سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"لیس میڈم۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔" رابرٹ نے یکتا  
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ہتھیاروں کے بارے میں؟" دوسری  
طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے اسے تفصیل۔ ماری بات بتادی۔  
"ڈیپٹی کو اطلاع دے دی ہے تم نے۔" لوسیائی نے پوچھا۔

"لیس مادام۔ میں نے انہیں ان لوگوں۔ میڈم کی تفصیلات  
کے ساتھ ساتھ لباسوں کی تفصیل بھی بتادی ہے اور فلائٹ کا وقت  
بھی۔" رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گنا۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اور تمہیں ان کا انعام ملے گا۔"  
لوسیائی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

مادام۔ آپ مجھے اجازت دے دیتیں تو میں لیا لو ان کا مدفن بنا  
دیتا۔ یہ سب بالکل غافل رہتے ہیں یہاں۔" رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ اصول کے خلاف کام نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس مشن کی  
تکمیل میں تمہارا ہاتھ زیادہ ہے اس لئے تمہیں اس کا خصوصی انعام  
ملے گا۔" مادام لوسیائی نے کہا۔

"تھینک یو مادام۔" رابرٹ نے کہا۔  
"اوکے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے ریسور۔ کھ دیا۔

قہارِ اہست بڑا کارنامہ ہے....." رنگی نے کہا تو رابرٹ ایک بار پھر سرست بھرے انداز میں ہنس پڑا۔

"میں نے تو مادام لوسیاسے درخواست کی تھی کہ مجھے ان لوگوں کے خاتمے کا مشن دیا جائے لیکن مادام نے انکار کر دیا ورنہ اس وقت ان کی لاشیں یہاں پڑی نظر آرہی ہوتیں....." رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بگ ڈانچ کے خلاف کام کر رہے ہیں....." رنگی نے چند لمحوں خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ یہ لاپاز میں یہودیوں کی کسی اہم لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں اور اسرائیلی حکومت نے بگ ڈانچ کے اسے سیکشن کو ان کے خاتمے کا مشن دیا ہے....." رابرٹ نے جواب دیا۔

"لاپاز میں لیبارٹری۔ وہاں کہاں ہے لیبارٹری۔ وہاں تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے....." رنگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لاپاز کے شمال مشرقی علاقے میں وسیع میدانی علاقہ ہے۔ وہاں الیٹ زیر زمین لیبارٹری ہے۔ میرا ایک کزن وہاں سکیورٹی میں ہے اور میں دو بار اس کے پاس وہاں جا چکا ہوں۔ لیبارٹری تو چھوٹی سی ہے لیکن انتہائی اہم ہے....." رابرٹ نے جواب دیا۔

تو پھر انہیں کیا خطرہ تھا کہ انہوں نے اسے سیکشن کو درمیان میں ڈال دیا....." رنگی نے کہا۔

تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ

ہی نہیں ہے جس کے خلاف کام کرتے ہوئے لطف آتا ہو....." رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کون سا مشن تم نے مکمل کیا ہے کہ مادام لوسیاس طرح جہیں خصوصی انعام دینے کا وعدہ کر رہی ہیں....." رنگی نے کہا تو رابرٹ نے اسے تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کیا ہے۔ اس کے باوجود تم زندہ سلامت موجود ہو۔ ویری سٹریچ....." رنگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ میرا کیا بگڑ جانا تھا....." رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس قدر غافل رہیں کہ انہیں جہارے آدمیوں کی چیکنگ کا علم ہی نہ ہو سکے....." رنگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے رنگی کہ وہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔

اسی لئے میں نے ان کی چیکنگ کے لئے راکسی میڈاس کا استعمال کیا ہے اور تم جانتی ہو کہ راکسی میڈاس کو چیک کرنا ناممکن ہے۔

رابرٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو رنگی نے انہیں انہیں بھرا طبیعت سانس لیا۔

"اوہ۔ اسی لئے انہیں اس کا علم نہیں ہو سکا۔ بہر حال یہ واقعی

وہاں پہنچ گئی۔ پولیس کو دیکھ کر میں بھی وہاں گیا تو میں نے لوگر کو پہچان لیا۔ لوگر کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ نظر آ رہا ہے اور اس کی شہ رگ کھل کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کیمبرے کی مشین کے پڑے کیمبرے نظر آ رہے ہیں۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ لوگر آپ کا خاص آدمی ہے اس لئے میں نے آپ کو اطلاع دے دی۔..... فارمر نے کہا۔

"کیا پولیس کو تم نے اس کے بارے میں بتایا ہے؟" رابرٹ نے ہونٹ ٹھیکتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ ورنہ مجھے پوری تفصیل بتانا پڑتی اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔..... فارمر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔..... رابرٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ لوگر کو کس نے ہلاک کیا اور راکسی میڈ اس مشین بھی توڑ دی گئی ہے۔ یہ سب کیا ہوا ہے؟..... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے رابرٹ کہ لوگر کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے چیک کر لیا اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ لاسالہ اب وہ یہاں آئیں گے۔ اب تمہارے پاس موقع ہے کہ تم انہیں یہاں داخل ہوتے ہی گولیوں سے اڑا دو اور خود بھی کہیں چھپ جاؤ۔..... ریگی نے کہا۔

میں اور اب خود ہی کہہ رہی ہو کہ انہیں کیا خطرہ تھا۔..... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا تو ریگی نے اشتباہ میں سر ہلادیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے موجود فون کی کھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں..... رابرٹ نے کہا۔

"ایئرپورٹ سے فارمر بول رہا ہوں جناب..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم نے کال کی ہے۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے؟..... رابرٹ نے چونک کر کہا کیونکہ فارمر ایئرپورٹ پر تھا اور اس کے گروپ سے متعلق نہ تھا۔ البتہ وہ ضرورت کے وقت اس کی خدمات ہائر کر لیا کرتا تھا۔

"جناب۔ میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ایئرپورٹ کے لان کے عقب میں واقع انکوائری کی عمارت کے برآمدے کی سائیڈ میں آپ کے آدمی لوگر کی لاش پڑی ہوئی ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ اس طرح اچھلا جیسے کرسی کی سیٹ میں موجود بند سرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو؟..... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ریگی نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"کسی آدمی نے اسے چیک کر کے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ جانتے تو ہیں کہ یہاں ہمارے کیا انتظامات ہیں۔ یہ کیزے کوڑوں کی طرف مارے جائیں گے اور پھر میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ ریگی۔ اب پوائنٹ ٹو پر چلیں۔ اب روتھر سب کچھ سنبھال لے گا..... رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ریگی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے عقبی دروازہ کھول کر دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری میں داخل ہو گئے۔

"اوہ ہاں۔ اب تو یہ میرے گروپ سے براہ راست لڑائی شروع ہو گئی ہے ان کی۔ اب تو میں ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں..... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رابرٹ کالنگ۔ اور..... رابرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"لیں باس۔ روتھر اینڈنگ یو۔ اور..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روتھر۔ فوراً کلب میں سب کو بتا دو کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور چار مرد ہیں اور یہ سب ایکٹو سین میک اپ میں ہیں یہاں مجھے ہلاک کرنے آئے ہیں والے ہیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ میں اب پوائنٹ نو پر شفٹ ہو رہا ہوں۔ اور..... رابرٹ نے کہا۔

"ان کے حلیے کیا ہیں باس۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے وہی حلیے بتا دیئے جو لوگرنے اسے بتائے تھے۔

"اوکے باس۔ اور..... روتھر نے کہا۔

یہ انتہائی خطرناک سیکورٹی ایجنٹ ہیں اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور جیسے ہی یہ ہلاک ہوں تم نے مجھے پوائنٹ نو پر اطلاع دینی ہے۔ اور..... رابرٹ نے کہا۔

یہ ملا ہوا میک اپ تیار کیا اور پھر اس نے خود ہی باری باری  
بک کا میک اپ کر دیا۔ آخر میں اس نے اپنا میک اپ کیا جبکہ اس  
اور ان باقی ساتھیوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ یہ ساری  
کارروائی مکمل کر کے وہ سب اب بیٹھے آئندہ کے بارے میں سوچ  
رہے تھے کہ کیپٹن شکیل نے سوال کر دیا۔

”رابرٹ سے کیا پوچھنا ہے۔ اسے تو صرف مزا دینی ہے۔“ تنویر  
نے کہا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ شاید رابرٹ کو لیبارٹری کے بارے میں  
معلومات ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ تو یہاں لیما میں رہتا ہے۔“  
دوایا نے کہا۔

”اس لوگر نے بتایا تھا کہ رابرٹ لاپاز کا رہنے والا ہے اور ایسے  
لوگوں سے یہ چیزیں چھپی نہیں رہ سکتیں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گا تو بتا دے گا کہ نہیں معلوم ہو گا  
تو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ موت تو اس کی آہی چکی ہے۔“ تنویر  
نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم رابرٹ کا خیال چھوڑ کر  
لاپاز جانے کے بارے میں سوچیں ورنہ ہم یہاں لٹے بھی سکتے ہیں۔“

کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔“

”عمران صاحب۔ اس رابرٹ سے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔“  
اپنا بک کیپٹن شکیل نے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔  
وہ سب اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ ایئر پورٹ  
سے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے واپس مین مارکیٹ پہنچ گئے تھے اور عمران  
نے انہیں بتایا تھا کہ انہوں نے سب سے ملا میک اپ کا سامان بھی  
خریدنا ہے اور ساتھ ہی دوسرے لباس بھی اور پھر کسی ہوٹل میں کمرہ  
لے کر وہ اپنا میک اپ تبدیل کریں گے اور لباس بھی۔ چنانچہ  
میک اپ کا سامان اور لباس لے کر وہ اس ہوٹل کے کمرے میں  
موجود تھے۔ چونکہ یہاں کمرے گھنٹوں کے لئے بھی بک کئے جاتے  
تھے کیونکہ اکثر سیاح وغیرہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے کمرے لے  
لیتے تھے اس لئے کسی نے پانچ افراد کو ایک کمرہ بک کرانے پر کوئی  
اعتراض نہ کیا تھا۔ عمران نے پہلا میک اپ صاف کر کے دوبارہ

"ہیلو۔ روتھر بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی  
اواز سنائی دی۔

"ناراک سے رالف بول رہا ہوں"..... رابرٹ سے بات  
لراؤ..... عمران نے کہا۔

"کون رالف"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔  
"ستارم کلب کا مالک رالف"..... عمران نے تیر لہجے میں کہا۔  
"اوہ اچھا۔ لیکن مسٹر رالف۔ باس تو آفس میں موجود نہیں  
ہیں۔ کوئی پیغام ہو تو بتا دیں آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیا جائے  
گا..... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"رابرٹ کب تک واپس آجائے گا۔ یا جس نمبر پر اس سے رابطہ  
ہو سکتا ہے وہ نمبر بتا دو۔ اس نے ناراک میں جو کام میرے ذمے لگایا  
تھا اس کے بارے میں اس سے تفصیلی بات کرنی ہے اور بات نہ  
ہونے کی صورت میں اسے بے حد نقصان پہنچ سکتا ہے"..... عمران  
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں آپ اس نمبر پر ان سے بات  
کر لیں"..... روتھر نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا تو عمران نے شکریہ  
ادا کر کے کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر  
پر اس کے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری مردانہ آواز سنائی  
دی۔

عمران نے کہا۔

"تم یہیں کمرے میں ٹھہرو میں جا کر اس سے معلوم بھی کر آتا  
ہوں اور اس کا خاتمہ بھی کر آتا ہوں کیونکہ ایسے چھپے ہوئے دشمن کو  
چھوڑنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ لو گر جیسے نبھانے اس کے کٹنے اور آدمی  
ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہوں گے..... تنویر نے کہا تو عمران نے  
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر پریس کر  
کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے انکوائری کے نمبر پر پریس کر  
دیئے۔

"انکوائری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

"سربراہ کلب کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف  
سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس  
نے وہی نمبر پر پریس کر دیا جو انکوائری آپریٹر نے بتایا تھا۔

"سربراہ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں ناراک سے رالف بول رہا ہوں۔"  
عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس تو اپنے آفس میں موجود نہیں ہیں۔ آپ اسسٹنٹ روتھر  
سے بات کر لیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بات کراؤ"..... عمران نے کہا۔

”سب ہے۔ اٹ اڑ اسٹیٹ میگزین“..... عمران نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

”یہ سر۔ فرمائیے سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے وہ نمبر بتا دیا جس نمبر پر رابرٹ سے اس کی بات ہوئی تھی۔  
 ہو لڑ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 ”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں“..... چند لمحوں بعد انکواری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”یہیں“..... عمران نے کہا۔  
 ”یہ نمبر راسکن ہاؤس فارنی ون اے اینڈر لائن میں رابرٹ کے نام پر نصب ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 ”کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یہیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 ”اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ اسٹیٹ میٹر ہے۔“  
 ”اتے سیک نہیں ہونا چاہئے ورنہ“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”یہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔  
 ”چلو اٹھو۔ اب ہمیں کلب کی بجائے راسکن ہاؤس پہنچنا ہے۔“  
 عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر

”ناراک سے رائف بول رہا ہوں۔ کیا مسٹر رابرٹ سے میری بات ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ کون رائف اور جہاں کا نمبر کس نے دیا ہے تمہیں“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔  
 ”آپ کے اسسٹنٹ رو تھر نے اور میں رائف بول رہا ہوں سٹارم کلب سے۔“  
 ”مجھے بگ جوز نے کہا تھا کہ سر بریز کلب ایما کے مسٹر رابرٹ تک پیغام پہنچا دوں کہ ان کا کام کر دیا گیا ہے“..... عمران نے کہا۔

”کون بگ جوز۔ میں تو نہ بگ جوز کو جانتا ہوں اور نہ ہی سٹارم کلب کو۔“ رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”کمال ہے۔ بہر حال میں نے پیغام دے دیا ہے۔ اب یہ بات میں بگ جوز کو بتا دوں گا۔ گڈ بائی“..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون آنے پر ایک بار پھر انکواری کے نمبر پر ریس کر دیئے۔

”انکواری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی انکواری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”چیف پولیس کمشنر آفس سے پولیس سارجنٹ الفریڈ بول رہا ہوں“..... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔  
 ”یہیں سر۔ حکم فرمائیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 ”ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون نمبر کہاں

پورٹ دینی ہے اس لئے یہ بتادیں کہ راسکن ہاؤس میں کون کون  
 دو ہیں..... عمران نے کہا۔

"میں ہوں اور میری گرل فرینڈ ریگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی  
 نہیں ہے۔..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔..... عمران نے جواب دیا تو کٹناک کی آواز  
 نے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ اب عقبی طرف سے چلیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے  
 کہا اور پھر وہ سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عقبی گلی میں پہنچ گئے۔  
 دیاریں خاصی اونچی تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک دروازہ بھی تھا جو  
 اندر سے بند تھا۔

تنویر۔ تم اندر جاؤ گے یا میں جاؤں۔ .. عمران نے مزکر تنویر  
 کہا۔

"میں جاتا ہوں۔..... تنویر نے پیچھے بٹھتے ہوئے کہا۔  
 یہ دروازہ کھول دینا اور احتیاط سے اندر کودنا..... عمران نے  
 کہا، تنویر نے اشتباہ میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے وہ گلی کے دوسرے  
 کنارے سے دوڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا اور ایک لمحے کے لئے اس  
 نے بائیں دیوار پر پڑے اور دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے کے ساتھ ہی  
 اندر کود چکا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ اندر سے کھل گیا تو عمران اپنے  
 ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔  
 چھایوں کی اوٹ لے لو۔ شاید تنویر کے کودنے کا دھماکا اندر

بعد وہ سب دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر راسکن ہاؤس سے کچھ فاصلے پر  
 ایک ہوٹل کے سامنے ٹیکسیوں سے اترے۔ عمران نے کرایہ ادا کیا  
 تو دونوں ٹیکسیاں آگے بڑھ گئیں۔ ضروری اسلحہ ان کی جیبوں میں  
 موجود تھا۔ راسکن ہاؤس بھورے رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی  
 ایک منزلہ عمارت تھی جس کے باہر کافی بڑا چھانک تھا اور یہ سرخ  
 رنگ کی ککڑی کا چھانک بند تھا۔ عمران نے ستون پر موجود کال بیل  
 کا بزن پر پریس کر دیا۔ ستون پر راسکن ہاؤس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔  
 "کون ہے۔..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس سارجنٹ الفرڈ ہوں مس۔ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ  
 راسکن ہاؤس میں کوئی خطرناک آدمی دیکھا گیا ہے۔..... عمران نے  
 لہجہ بدل کر کہا۔

"ہیلو سارجنٹ الفرڈ۔ میں رابرٹ ہوں۔ راسکن ہاؤس میری  
 رہائش گاہ ہے۔ کسی نے پولیس کو غلط اطلاع دی ہے۔ یہاں کوئی  
 خطرناک آدمی نہیں ہے۔..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی  
 دی تو عمران فوراً ہی پہچان گیا کہ یہ رابرٹ کی آواز ہے کیونکہ وہ پہلے  
 فون پر اس کی آواز سن چکا تھا اور رابرٹ نے جس بے تکلفانہ انداز  
 میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی سارجنٹ الفرڈ واقعی  
 ہے اور اس کے تعلقات رابرٹ سے دوستانہ ہیں اور یہ واقعی اتفاق  
 کی بات تھی کیونکہ عمران نے تو ویسے ہی یہ نام لے دیا تھا۔

"اوہ۔ آپ یہاں ہیں۔ پھر ٹھیک ہے لیکن میں نے جا کر تحریری



"ٹھیک ہے۔ کل تک انتظار کر لیتا ہوں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسپور د کھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے جب سے ہاتھ باہر نکال دیا۔ اس کے تمام ساتھی راہداری میں موجود تھے۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ تم لیبارٹری کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہو اس لئے انہوں نے جہاری طرف رخ ہی نہیں کیا"..... لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تصور کیسے ہو سکتا ہے۔ سوائے جہارے اور کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہے۔ میں ایسی باتیں ظاہر نہیں کیا کرتا"..... رابرٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کیسپول ہاتھ گھما کر اندر کمرے میں پھینک دیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

"آؤ۔ اب یہ دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے"..... چند لمحوں بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہاں ایک مرد اور ایک عورت کرسیوں سے نیچے قالین پر گرے پڑے تھے۔

"انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اتفاقاً ان دونوں کی بات چیت میرے کانوں تک پہنچ رہی ہے اور اس کے مطابق رابرٹ نے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے

سنائی دیا ہو"..... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے اونچی جھاریوں کی اوٹ میں ہو گئے لیکن کچھ دیر بعد عمران اوٹ سے باہر آ گیا کیونکہ کوئی عقبی طرف نہ آیا تھا۔ عمران کے باہر آتے ہی باقی ساتھی بھی جھاریوں کے پیچھے سے نکل آئے۔ پھر وہ سب محتاط انداز میں سائیڈ گلی سے ہو کر آگے کی طرف آگئے۔ یہاں کوئی محافظ موجود نہ تھا۔ برآمدے کے درمیان اندرونی راہداری تھی جس سے ایک مرد اور عورت کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کھلے دروازے کی سائیڈ میں پہنچ کر رک گیا۔

"حیرت ہے۔ ابھی تک کلب میں ان لوگوں کے آنے کی کوئی اطلاع ہی نہیں ملی"..... ایک مرد کی آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ یہ رابرٹ کی آواز ہے۔

"تم خود روتھر کو فون کر کے اس سے معلوم کرو"..... عورت کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کسی کے رسپور اٹھانے کی آواز سنائی دی اور پھر نمبر پریس کرنے کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں روتھر۔ تم نے اب تک کوئی اطلاع ہی نہیں دی"..... رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کلب نہیں آئیں گے۔ میں خواہ مخواہ یہاں موجود ہوں"..... رابرٹ کی آواز چند لمحوں بعد سنائی

”بس کافی ہے۔“ ... عمران نے کہا تو جو بیٹا نے پانی کی بوتل ہٹا لی۔

”اب یہ بوتل مجھے دو اور تم اس لڑکی کے جہرے بھیجو۔ میں اس کے حلق میں پانی ڈالوں گا“..... عمران نے کہا تو جو لیا کہ جہرے پر یقینت بیسب سی مسرت کی ہر دڑتی چلی گئی لیکن اس نے منہ سے کچھ نہ کہا اور پانی کی بوتل عمران کو دے کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس لڑکی کے جہرے بھیج کر اس کا منہ کھول دیا تو عمران نے بوتل میں موجود پانی اس کے حلق میں اندیلنا شروع کر دیا۔ جب کچھ پانی اس لڑکی کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران نے بوتل ہٹائی اور پھر اسے نیچے فرش پر رکھ دیا۔ جو لیا بھی نیچے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے اس طرح مڑ کر عمران کی طرف دیکھا جیسے وہ عمران کی بجائے کسی اور کو دیکھ رہی ہو۔

”کیا ہوا ہے۔ تمہارے چہرے پر شیب سے تاثرات کیوں ابھر آئے ہیں۔ کیا اس لڑکی کے گالوں میں کوئی خاص بات تھی کہ ہاتھ لگتے ہی تمہارا چہرہ چمک اٹھا تھا۔“ ... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں چہارے اس عظیم کردار پر حیران ہو رہی تھی عمران۔ جو کچھ تم نے لاشعوری طور پر کیا ہے وہ میرے شعور میں بھی نہ تھا۔ تم واقعی عظیم کردار کے مالک ہو“..... جو لیانے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

میں جاننے کا کہا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ قابو میں آتے ہوئے ٹوٹ چھوٹ جائیں..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”رسیوں کے بنڈل تلاش کر کے لے آؤ“..... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس دسی کا ایک بڑا سا بنڈل موجود تھا۔ عمران کے کہنے پر رابرٹ اور ریگی دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

”اب تم تینوں باہر سامنے کی طرف اور عقبی طرف پہرہ دو۔ مجھے اب اطمینان ہے اس رابرٹ سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا ہوگی“..... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

”جولیا۔ تم دیکھو یہاں لازماً کچن ہو گا اور الماری میں پانی کی بوتلیں بھی موجود ہوں گی“..... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران سامنے بڑی ہوئی ایک کرسی پر اٹھینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے دونوں ہاتھوں میں پانی کی دو بڑی بڑی بوتلیں موجود تھیں۔ عمران نے اٹھ کر پہلے رابرٹ کا منہ اپنے ہاتھوں سے بھیج کر کھولا اور جولیا سے کہا کہ وہ بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس کے حلق میں پانی ڈالے اور جب کچھ پانی رابرٹ کے حلق میں اتر گیا تو عمران نے ماتھ ہٹائے۔

لگے اور ان دونوں کے بہرے حیرت کی حدت سے پھوکنے لگ گئے تھے۔

"تم - تم یہاں - کیا مطلب - تم تو کلب گئے ہی نہیں - پھر یہاں - کیا مطلب - تمہارا چہرہ اور لباس تو وہ نہیں ہے"..... رابرٹ نے رک رک کر کہا۔

"تم نے راکسی میڈاس کے ذریعے ہماری نقل و حرکت چیک کرائی اور نہ صرف نقل و حرکت چیک کرائی بلکہ ہماری آواز کے ٹیپ بھی حاصل کر لئے۔ ہمیں اس کا علم آخری مرحلے پر ایئر پورٹ پر ہوا۔ ہم ریستوران میں ایک کھلی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے ایک ساتھی کو کھڑکی پر موجود پردوں پر نیلے رنگ کی پٹیوں کی جھلک دکھائی دے گئی اور وہ منہ سے کچھ بولنے کی بجائے اٹھا اور ریستوران کے واش روم میں جا کر اس نے کھڑکی سے باہر کی چیکنگ کی۔ لوگر جس ستون کے پیچھے چھپا راکسی میڈاس استعمال کر رہا تھا اس نے وہ چیک کر لیا۔ اس کے بعد لوگر کو ہم نے آخری لمحے تک معلوم نہ ہونے دیا اور اس کے سر پہنچ گئے۔ اس کے بعد لوگر نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا اور پھر راکسی میڈاس مشین میں نے توڑ دی اور واپس شہر جا کر میک اپ اور لباس تبدیل کر لئے۔" عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے"..... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ سب اماں بی کی تربیت ہے جو لیا جو میرے لاشعور میں قید ہو چکی ہے"..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے رابرٹ کی کراہ سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی ریگی بھی کر پھینے لگی۔

"یہ - یہ - کیا مطلب - یہ مجھے باندھا گیا ہے - یہ - تم کون ہو - کیا مطلب"..... رابرٹ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت نہرے لچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندہ سے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہی وہ گیا تھا۔ اسی لمحے رابرٹ سے ملتا جلتا فقرہ اس لڑکی نے بھی بولا اور اس نے بھی رابرٹ کی طرح اٹھنے کی کوشش کی تھی۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے اور تم سربریز کلب کے مالک اور منیجر ہو اور یہ جمہادی گرل فرینڈ ریگی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں - مگر تم کون ہو اور یہاں میرے اس پوائنٹ پر اس انداز میں - کیا مطلب"..... رابرٹ ابھی تک حیرت میں مبتلا نظر آ رہا تھا۔ "میرا نام علی عمران ہے مسٹر رابرٹ - وہی علی عمران جس کے بارے میں تم نے لاپاز میں مادام ڈیاگی کو معلومات بھیجوائی تھیں"۔ عمران نے کہا تو رابرٹ اور ریگی دونوں کے جسموں کو زوردار جھٹکے

”میں نے تمہارے کلب فون کیا تو وہاں سے مجھے یہاں کا فون نمبر دیا گیا اور پھر میں نے ایکس چینج سے اس فون نمبر کی لوکیشن معلوم کر لی اور یہاں پہنچ گئے۔ یہ تو بڑا آسان معاملہ تھا اور یہ ساری تفصیل میں نے تمہیں اس لئے بتا دی ہے کہ اب جو کچھ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ بھی تم میری طرح اطمینان سے اور تفصیل سے بتا دو“..... عمران نے کہا۔

”کیا۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو“..... رابرٹ نے ہونٹ ہنچتے ہوئے کہا۔  
 ”لاپاز کے شمال مشرقی میدانی علاقہ میں اسرائیل کی لیبارٹری کا نحل وقوع اور دوسری تفصیلات تم نے بتائی ہیں۔“ عمران نے کہا۔  
 ”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی لیبارٹری۔ میں تو کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا“..... رابرٹ نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جب تم اور ریگی لیبارٹری کے بارے میں بات کر رہے تھے تو ہم دروازے سے باہر موجود تھے اور اسی وجہ سے تم اب تک زندہ ہو ورنہ تم دونوں کو بغیر بے ہوش کئے بھی قابو میں کیا جاسکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم عام مجرم نہیں ہو بلکہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم لیبارٹری کے بارے میں کچھ بتانے سے پہلے ہی ختم ہو جاؤ“..... عمران کا لہجہ اس بار سرد ہو گیا تھا۔  
 ”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”یہ لڑکی تمہاری گرل فرینڈ ہے اس لئے اس کی موت سے تو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا“..... عمران نے اچانک کہا تو رابرٹ کے ساتھ ساتھ ریگی بھی بے اختیار چونک پڑی۔  
 ”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ بے گناہ ہے۔ اس کا کوئی تعلق نہیں

”میں نے تمہارے کلب فون کیا تو وہاں سے مجھے یہاں کا فون نمبر دیا گیا اور پھر میں نے ایکس چینج سے اس فون نمبر کی لوکیشن معلوم کر لی اور یہاں پہنچ گئے۔ یہ تو بڑا آسان معاملہ تھا اور یہ ساری تفصیل میں نے تمہیں اس لئے بتا دی ہے کہ اب جو کچھ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ بھی تم میری طرح اطمینان سے اور تفصیل سے بتا دو“..... عمران نے کہا۔

”کیا۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو“..... رابرٹ نے چونک کر کہا۔  
 ”تم نے صرف نگرانی تک اپنے آپ کو کیوں محدود رکھا جبکہ تم انتہائی آسانی سے ہم پر فائر بھی کھول سکتے تھے۔ ہم تو ویسے بھی بے خبر تھے“ عمران نے کہا تو رابرٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ہماری چیف انتہائی اصول پسند خاتون ہے۔ اس نے چونکہ تمہاری موت کا مشن لاپاز میں میڈم ڈیگلی کو دے دیا تھا اس لئے اس نے مجھے منع کر دیا تھا“..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”کیا نام ہے تمہاری چیف کا اور کیا حدود اربعہ ہے اس کا۔“ عمران نے پوچھا۔

”اس کا نام میڈم لوسیا ہے اور وہ اے سیکشن کی چیف ہے۔ ناراک میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے“..... رابرٹ نے جواب دیا۔  
 ”تم واقعی سبے حد سنجیدہ آدمی ہو کہ ہم سے باقاعدہ تعاون کر رہے ہو۔ اس صورت میں تم بھی زندہ بچ جاؤ گے اور تمہاری یہ فرینڈ

"جولیا۔ ریگی کے منہ میں رومال ٹھوس دو..... عمران نے جولیا سے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ گولی مار کر فارغ کر دو اسے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اٹھ کر اس نے ایک ہاتھ سے ریگی کے جڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں موجود رومال اس نے ریگی کے منہ میں ٹھوس دیا جبکہ عمران نے کوٹ کی مخصوص جیب سے ایک تیز و دھار خنجر نکالا اور پھر جیسے ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا تو کمرہ رابرٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھناکٹ گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار کیے بعد دیگرے کئی چیخیں رابرٹ کے منہ سے نکلیں۔ وہ اب انتہائی تکلیف کی حالت میں سر ادر اور مار رہا تھا۔ اس کی ناک کے دونوں تختے اوپر تک کٹ گئے تھے۔

"اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے رابرٹ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک رابرٹ کی پیشانی پر ابھرنے والی موٹی سی رگ پر پڑا اور کمرہ رابرٹ کی انتہائی کر بناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور جسم اس طرح لرزے لگا تھا جیسے اسے جائے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔

"اب تمہارے پاس آخری موقع ہے کہ سب کچھ خود بتا دو ورنہ

ہے اس سارے سلسلے سے"..... رابرٹ نے چونک کر کہا جبکہ ریگی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرتے تھے۔

"میں نے تعلق تو نہیں پوچھا۔ صرف اتنا کہا ہے کہ اس کی موت سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور تم بہر حال جب اسے اپنے سامنے مرتا ہو دیکھو گے تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ موت کس قدر بھیانک ہوتی ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پستل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"نہیں۔ رک جاؤ۔ مت مارو اسے۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے کسی لیبارٹری کے بارے میں"۔ رابرٹ نے یکتا جیتے ہوئے کہا۔

"تم بتا کیوں نہیں دیتے۔ بتا دو انہیں رابرٹ۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ ہماری جانیں تو بچ جائیں گی۔ انہیں بتا دو کہ کہاں ہے لیبارٹری۔ بتا دو انہیں"..... یکتا ریگی نے خوف کی شدت سے جیتے ہوئے کہا۔

"تم سے زیادہ کچھ دار ہے ریگی۔ اب بولو"..... عمران نے کہا۔

"میں نہیں بتا سکتا۔ تم بے شک مجھے مار ڈالو۔ میں کچھ نہیں جانتا"..... رابرٹ نے یکتا ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ فیصلہ کر چکا ہو کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کچھ نہیں بتائے گا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر کرسی اٹھائی اور اسے رابرٹ کی کرسی کے قریب رکھ کر اس پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

ای۔

”کیا نمبر ہے مادام ڈیگی کا“..... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے  
فون نمبر بتا دیا۔

”جب ہم فلائٹ کے ذریعے وہاں نہیں پہنچے تو مادام ڈیگی نے  
فون نہیں کیا تھا تمہیں“..... عمران نے کہا۔

”میں نے روتھ کو بتا دیا تھا کہ وہ مادام ڈیگی کو بتا دے کہ عین  
انگری محلات میں ہمارا آدمی چھپ چکا ہے مارا گیا اور تم لوگ غائب ہو  
گئے ہو۔ اب تمہیں دوبارہ تلاش کیا جا رہا ہے“..... رابرٹ نے کہا۔  
”اوکے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا  
ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی جو یا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ جو یا ریگی کے  
منہ سے رومان نکال دو اور باقی تم بہتر سمجھتی ہو کہ کیا کرنا ہے اور  
ایا نہیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر  
لمرے سے باہر چلا گیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب“..... صفدر نے عمران کے برآمدے میں  
پہنچتے ہی کہا۔ اس کے ساتھ کیپٹن شکیل بھی تھا جبکہ تنویر لازماً عقبی  
طرف ہو گا۔ عمران نے ساری تفصیل بتا دی۔ اسی لمحے جو یا بھی باہر  
اگئی۔

”کیا ہوا“..... عمران نے چونک کر جو یا سے پوچھا۔

”وہی جو میں بہتر سمجھتی تھی“..... جو یا نے خشک لہجے میں  
جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

دوسری ضرب کے بعد چہارا شعور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا  
اور چہارے لاشعور میں موجود سب کچھ خود ہی باہر آجائے گا لیکن تم  
ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے۔ بولو..... عمران نے انتہائی سرد لہجے  
میں کہا۔

”بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ سب  
پناہ تکلیف ہے۔ ناقابل برداشت۔“ رابرٹ نے رک رک کر کہا۔  
”بولو ورنہ“..... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تو رابرٹ نے اس  
طرح بولنا شروع کر دیا جیسے اچانک ٹیپ ریکارڈر چل پڑتا ہے۔ وہ خود  
ہی ساری تفصیل بتاتے چلا جا رہا تھا اور پھر عمران نے اس سے بے  
در سبے سوالات کر کے جب اپنے مطلب کی سب باتیں معلوم کر لیں  
تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس کے لباس سے صاف کر کے اسے  
واپس جیب میں رکھا اور کرسی اٹھا کر دوبارہ جو یا کے پاس جا کر بیٹھ  
گیا۔

”اب اے سیکشن کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔ اس کے  
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اور باقی ساری تفصیلات بھی بتا دو۔“  
عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے رابرٹ سے کہا۔  
”مجھے چھوڑ دو۔ وعدہ کر دو کہ تم مجھے چھوڑ دو گے“..... رابرٹ  
نے کہا۔

”میرا وعدہ کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا“..... عمران نے  
کہا تو رابرٹ نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تفصیل بتانا شروع کر

”کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے“..... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”میں نے رابرٹ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں گا اس لئے میں نے جو یا سے کہا کہ وہ جو بہتر سمجھے وہی کرے اور جو یا نے جس لہجے میں جواب دیا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو یا نے ان کے لئے واقعی بہتر سوچا ہوگا“..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو یا نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہو گا کیونکہ وہ بھی تنویر کی طرح دشمنوں کو چھوڑنا حماقت سمجھتی تھی۔

”تنویر کو بلا لو۔ اب ہم نے ان دونوں کی لاشیں دستیاب ہونے سے پہلے لیما سے باہر نکلنا ہے تاکہ جب تک ان کی موت کی اطلاع ڈیاگی تک پہنچے ہم لا باز میں داخل ہو چکے ہوں“..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے اتر کر سائیڈ گلی کی طرف بڑھنے لگا۔

”او۔ ہم عقبی طرف سے ہی باہر جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ عرصے تک معاملات خفیہ رہیں“ عمران نے کہا تو صفدر اور جو یا نے اشتباہ میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ڈیاگی کے پھرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے انتہائی کی طرف سے اطلاع مل گئی تھی کہ جن لوگوں کے حلیئے بتائے گئے تھے وہ سرے سے لیما سے آنے والی فلائٹ میں سوار ہی نہیں ہوئے تھے اور پانچ سیٹیں خالی آئی تھیں تو ڈیاگی نے لیما رابرٹ کو فون کیا تو اس کے اسسٹنٹ رو تھرنے اسے بتایا تھا کہ ان کی ہینڈلنگ کرنے والا آدمی لوگر ایئر پورٹ پر مردہ پایا گیا ہے اور راکسی میڈاس مشین کو توڑ دیا گیا ہے اور وہ لوگ غائب ہو گئے ہیں جبکہ رابرٹ کو چونکہ خدشہ تھا کہ انہوں نے لوگر پر تشدد کر کے اس سے اس کے بارے میں معلوم کر لیا ہوگا اس لئے وہ پوائنٹ نوپر شفٹ ہو گیا ہے اور اب رو تھران لوگوں کے انتظار میں ہے۔ اس نے تمام انتظامات کر لئے ہیں۔ جیسے ہی وہ لوگ کلب پہنچیں گے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ پھر کئی گھنٹے گزر گئے لیکن نہ رو تھرنے کی

"وہ کون سا طریقہ ہے مادام..... ڈیاگی نے چونک کر کہا۔

"سیدھے ملے میک اپ سے ایس تھری کو تو ڈاج دیا جاسکتا ہے  
ایک بی ایس تو تو سیدھے ملا ہوا میک اپ چیک کرنے کے لئے ہی  
تیار کیا گیا ہے اس لئے تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر سے بی ایس دن  
نکلواؤ اور انہیں ایس تھری کی جگہ نصب کرا کر پورے لاپاز میں اپنے  
گروپ کا جال پھیلادو اور پھر جیسے ہی جہاں بھی اور جس حالت میں  
بھی یہ لوگ نظر آئیں انہیں ایک لمحے کا وقفہ دینے بغیر گولیوں سے اڑا  
دو..... لوسیا نے کہا۔

"اوہ۔ بیس چیف۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے یہ راہ دکھا دی۔ اب  
میں دیکھوں گی کہ یہ لوگ لاپاز پہنچ کر دوسرا سانس کیسے لیتے  
ہیں..... ڈیاگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب یہ ضرور کسی اور فلائٹ کے ذریعے لاپاز آئیں گے۔ یہ  
لوگ حد درجہ شاطر ہیں اس لئے یہ سڑک اور سمندر کے راستے بھی آ  
سکتے ہیں۔ تم نے ہر جگہ چیکنگ کرنی ہے..... لوسیا نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہوگا۔ آپ بے فکر رہیں..... ڈیاگی نے کہا تو  
لوسیا نے فوری رپورٹ دینے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ڈیاگی نے بھی  
رہسپور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رہسپور اٹھایا اور  
کیکے بعد دیگرے تین بین پریس کر دیتے۔

"میں میڈم..... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی  
مؤدبانہ آواز سنائی دی کیونکہ رابطہ انٹرکام پر ہوا تھا اس لئے انچارج  
نے کہا۔

طرف سے کال آئی اور نہ ہی رابرٹ کی طرف سے تو اس نے تنگ آ  
کر خود ہی اسے فون کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی  
بج اٹھی تو ڈیاگی نے چونک کر رہسپور اٹھالیا۔  
"ہیس..... ڈیاگی نے کہا۔

"لوسیا بول رہی ہوں نادرک سے..... دوسری طرف سے لوسیا  
کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ بیس چیف۔ میں ڈیاگی بول رہی ہوں..... ڈیاگی نے  
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار ہی کرتی رہ گئی۔ کیا ہوا ان پاکیشیائی  
بہجنوں کا..... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا تو جواب میں ڈیاگی نے  
اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اے  
سیکشن ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ویری ہیڈ۔ اب تو وہ پوری طرح  
سنجھل کر کام کریں گے..... لوسیا نے کہا۔

"میں میڈم۔ لیکن ایک بار وہ شناخت ہو جائیں پھر کوئی مسئلہ  
نہیں ہے..... ڈیاگی نے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ انہیں ایس تھری کیمروں کے بارے میں  
علم ہو گیا ہے اور انہوں نے سیدھے ملا میک اپ کیا ہوا ہے۔ اوہ۔ پھر  
تو انہیں ایک اور طریقے سے بھی ٹریس کیا جاسکتا ہے..... لوسیا  
نے کہا۔



"لاپاز سے ڈیباگی بول رہی ہوں۔ رابرٹ سے بات کراؤ۔ ڈیباگی نے تیرا اور تھکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس رابرٹ تو موجود نہیں ہیں مادام۔ آپ روتھر سے بات کر لیں..... دوسری طرف سے بولنے والے کا بچہ استہانی مودبانہ ہو گیا تھا۔

"کراؤ بات..... ڈیباگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔  
"روتھر بول رہا ہوں مادام..... چند لمحوں بعد روتھر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا پاکیشانی بچہنوں کا..... ڈیباگی نے کہا۔  
"وہ کلب میں نہیں آئے مادام اور اب ہمارے آدمی انہیں لیمہ میں تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔  
روتھر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"لیکن پوائنٹ ٹوپر رابرٹ تو کال کا جواب ہی نہیں دے رہا۔  
ڈیباگی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیوں مادام..... روتھر نے حیران ہو کر کہا۔  
"مجھے کیا معلوم۔ میں نے وہاں فون کیا لیکن وہاں سے کال ہی انڈر نہیں ہو رہی۔ تم ایسا کرو کہ اپنا آدمی وہاں بھیجو اور پھر رابرٹ سے کہو کہ وہ مجھے براہ راست کال کرے..... ڈیباگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیس مادام..... روتھر نے کہا تو ڈیباگی نے رسیور رکھ دیا اور پھر

مجھ گیا تھا کہ کال مادام ڈیباگی کی طرف سے ہے۔

"ہمارے سپیشل سنور میں بی ایس دن کیرے موجود ہیں یا نہیں..... ڈیباگی نے کہا۔

"لیس مادام۔ موجود ہیں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ فوری طور پر ایس تھری کیریروں کی جگہ بی ایس دن کیرے بھجوا دو اور انتھونی کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ مجھ سے بات کرے..... ڈیباگی نے کہا۔

"لیس مادام..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیباگی نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے کافی دیر تک کال ہی انڈر نہ کی گئی تو ڈیباگی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا رابرٹ پوائنٹ ٹوپر سے واپس کلب چلا گیا ہے۔ کیا ان بچہنوں کا خاتمہ ہو گیا ہے یا وہ لیمہ سے نکل گئے ہیں۔ اگر ایسی بات ہوتی تو رابرٹ یا روتھر ضرور مجھے کال کرتے..... ڈیباگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سربریز کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

"میں مادام۔ باس رابرٹ کی ناک کے دونوں نچھنے ناک کی جزا تک کٹے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر ضرب لگائی گئی ہے۔ اس کے بعد انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے جبکہ ریگی کو ویسے ہی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور میڈم۔ پوائنٹ ٹو کا بیرونی بھانک دے ہی اندر سے بند تھا جبکہ عقبی لان کی طرف دروازہ کھلا ہوا تھا۔" روٹھر نے جواب دیا۔

"لیکن ان لوگوں نے رابرٹ سے کیا معلوم کرنے کے لئے اس پر تشدد کیا جبکہ ہمارے بارے میں اور میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو انہیں پہلے سے علم تھا اور ہم نے حفاظتی انتظامات بھی کر رکھے تھے۔" ڈیاگی نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔" روٹھر نے جواب دیا۔ "اوکے۔ اب تم رابرٹ کی جگہ سنبھال لو۔ میں چیف لوسیا سے بات کرتی ہوں۔" ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے منبر پر اس کے شروع کر دیے۔

"میں۔" دوسری طرف سے لوسیا کی آواز سنائی دی۔ "ڈیاگی بول رہی ہوں مادام۔ لاپاز سے۔" ڈیاگی نے کہا۔ "اوہ۔ ہاں کیا ہوا ہے۔ کیا رپورٹ ہے۔" لوسیا نے کہا تو ڈیاگی نے اسے روٹھر سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔ "ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پوری رفتار سے کام کر

تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج بھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں۔" ڈیاگی نے کہا۔ "روٹھر بول رہا ہوں مادام۔ نیما سے۔" دوسری طرف سے روٹھر کی متوحش سی آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔ "کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات۔ رابرٹ کی بجائے تم کال کر رہے ہو۔" ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ باس رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔" روٹھر نے متوحش سے لہجے میں کہا تو ڈیاگی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔ "کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔" ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام آپ کی کال کے بعد جب میں نے خود پوائنٹ ٹو پر کال کیا تو فون انڈ ہی نہ کیا گیا جس پر میں نے آدمی بھیجے تو مجھے وہاں سے رپورٹ ملی کہ باس رابرٹ اور اس کی گرل فرینڈ ریگی دونوں کمرے میں کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور ان دونوں کو اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے تو میں خود وہاں گیا۔ اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں مادام۔" روٹھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رسیوں سے بندھے ہوئے۔ کیا مطلب۔ کیا ان پر تشدد کیا گیا ہے لیکن کیوں۔" ڈیاگی نے حیران ہو کر کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ اب وہ براہ راست اس لیبارٹری پر حملہ کریں گے“..... ڈیاگی نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن انہیں اس حملے کے لئے بہر حال اسلحہ وغیرہ کے انتظامات لاپاز میں ہی کرنے پڑیں گے اس لئے تم ہوشیار رہنا۔ اب ان کا خاتمہ جہاز داری ذمہ داری بن گیا ہے“..... لوسیائے نے کہا۔

”لیکن جب تک مجھے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں علم نہ ہو گا تو میں ان کے خلاف کیا کارروائی کر سکتی ہوں۔ لاپاز خاصا بڑا اور گنجان آباد شہر ہے۔ گو میں نے داخلے کے راستوں پر پری ایس ون کیرے بھجوائے ہیں لیکن جس انداز کے یہ لوگ ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کیروں کو بھی دھوکہ دے جائیں اس لئے مجھے بہر حال لیبارٹری کے محل وقوع کو تو نظروں میں رکھنا ہی چاہئے“..... ڈیاگی نے کہا۔

”لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات نہیں مل سکتیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ یہ لیبارٹری لاپاز میں شمال مشرقی میدانی علاقے میں زیر زمین ہے لیکن یہ اتنا وسیع ایریا ہے کہ تم وہاں انہیں سرے سے ٹریس ہی نہ کر سکو گی۔ بہر حال اگر تم اس معاملے میں کمزوری محسوس کر رہی ہو تو میں خود وہاں آجاتی ہوں“..... لوسیائے نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

”کمزوری کی بات نہیں ہے چیف۔ میں حقائق پر بات کر رہی تھی۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہو گا“..... ڈیاگی نے کہا۔

رہے ہیں۔ انہوں نے کلب پر حملہ کرنے کی بجائے براہ راست متبادل پوائنٹ پر حملہ کیا ہے“..... لوسیائے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”لیکن چیف۔ انہوں نے رابرٹ سے کیا معلوم کرنے کے لئے اس پر تشدد کیا ہو گا“..... ڈیاگی نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ انہوں نے رابرٹ سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی“..... لوسیائے نے اس انداز میں چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

”لیبارٹری کے بارے میں۔ رابرٹ کو کیسے اس بارے میں معلوم ہو سکتا ہے جبکہ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے“۔ ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ رابرٹ لاپاز کا رہائشی ہے اور ایک بار اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا کزن لاپاز میں کسی لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن چونکہ ہمارا کوئی تعلق اس لیبارٹری سے نہ تھا اس لئے میں نے خیال ہی نہیں کیا۔ اب مجھے تمہاری بات سن کر خیال آیا ہے لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ رابرٹ اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ حیرت ہے۔ یہ لوگ آخر کس انداز میں کام کرتے ہیں“..... لوسیائے نے اس انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ لاشعوری انداز میں بول رہی ہو۔

”کیرے تبدیل کر دیئے گئے ہیں یا نہیں.....“ ڈیاگی نے سخت

لہجے میں کہا۔

”یس میڈم۔ پہلے کیرے واپس آگئے ہیں.....“ دوسری طرف

سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے.....“ ڈیاگی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے

ساتھ ہی اس نے میز کی درواز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا

سپیشل ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا

اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیری سے نمبر پریس کرنے شروع

کر دیئے۔

”یس۔ انتھونی بول رہا ہوں.....“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈیاگی بول رہی ہوں.....“ ڈیاگی نے کہا۔

”یس میڈم.....“ انتھونی نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

”کیرے تبدیل کر دیئے گئے ہیں یا نہیں.....“ ڈیاگی نے پوچھا۔

”یس میڈم تبدیل ہو گئے ہیں.....“ دوسری طرف سے جواب

دیا گیا۔

”کیا داخلے کے تمام سپاٹس کو کور کیا گیا ہے یا کوئی رہ گیا ہے۔“

ڈیاگی نے کہا۔

”مادام۔ آٹھ سپاٹس ہیں جہاں سے لیما سے کوئی گروپ لاپاز میں

داخل ہو سکتا ہے۔ دو ایئر فیلڈ سپاٹس ہیں، دو بحری گھاٹ اور چار

”ادکے۔ پوری ہمت اور حوصلے سے کام لو اور عام روایتی انداز کو

چھوڑ کر جدید انداز اختیار کرو۔ عمران چاہے جس میک اپ میں بھی

ہو وہ زیادہ دیر تک اپنے آپ کو سنجیدہ نہیں رکھ سکتا۔ یہ اس کی

کمزوری ہے اور تمہیں اس کمزوری کو مد نظر رکھ کر اس کو ٹریس کرنا

ہے۔ جیسے ہی یہ ٹریس ہو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر فائر کھول

دیٹا۔ جہاڑی معمولی سی غفلت الٹا تمہیں ختم کر دے گی۔ ویسے بھی

ہم نے صرف ایک ماہ تک اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو

اٹھانا ہے اس لئے اگر یہ ختم نہ بھی ہوں صرف اٹھ جائیں کہ لیبارٹری

کی طرف ان کا رخ ہی نہ ہو سکے۔ پھر بھی ہمارا ٹارگٹ ہٹ ہو جائے

والی بات ہے لیکن اب میں تمہیں صرف ایک ہفتہ دے رہی ہوں۔

اگر تم نے ایک ہفتے کے اندر ٹارگٹ ہٹ نہ کیا تو پھر تجھے معاملات

یکسر تبدیل کرنا پڑیں گے.....“ دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیاگی نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”جیف ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ تجھے اس طرح آفس میں بند ہو کر

نہیں بیٹھنا چاہئے۔ تجھے فیلڈ میں کام کرنا چاہئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ تجھے

زبرد کر دیا جائے.....“ ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین مین پریس کر دیئے۔

”یس میڈم.....“ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی

مخصوص آواز سنائی دی۔

پتہ معلوم ہے..... انتھونی نے کہا۔

"کیا محل وقوع ہے وہاں کا؟..... ڈیاگی نے پوچھا۔

"شمال مشرقی علاقے میں آثار قدیمہ کے چند سپاٹس ہیں۔ قدیم مسجد جو بری طرح ٹوٹے پھوٹے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی آثار قدیمہ میں خاص اہمیت ہے اس لئے سیاح وہاں خصوصی جیپوں پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہاں آثار قدیمہ کا ایک آفس بھی ہے اور سیکورٹی کا عملہ بھی وہیں رہتا ہے۔ ان آثار قدیمہ سے کچھ فاصلے پر ایک قدرتی چھوٹی سی مٹی کی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی سے ایک خفیہ راستہ لیبارٹری میں جاتا ہے لیکن یہ راستہ اندر سے کھل سکتا ہے باہر سے نہیں۔ ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ لیبارٹری کے لئے جانے والی سہولتی آثار قدیمہ کے عملے کے ذریعے وہاں بھیجی جاتی ہے اور پھر وہاں سے اس لیبارٹری میں شفٹ کر دی جاتی ہے۔ آثار قدیمہ کے عملے کو لیبارٹری والوں نے باقاعدہ خریدنا ہوا ہے۔" انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں تم کیسے پکٹنگ کر سکتے ہو؟..... ڈیاگی نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں۔ آثار قدیمہ کے آفس کا انچارج جنگر ہے۔ وہ بے حد لالچی اور جوا کھیلنے کا عادی ہے۔ آج کل وہ جوئے میں بڑی رقم ہار چکا ہے اس لئے اسے ویسے بھی رقم کی بے حد ضرورت ہے۔ میں اس سے سودا کر لوں گا اور وہ میرے چار آدمیوں کو وہاں رکھ لے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ اگر وہاں پہنچے تو لالچالہ سیاحوں کے روپ میں

مڑک کے راستے ہیں۔ ان آٹھ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ناکہ بندی مکمل ہے۔ ہر سپاٹس پر کیمرے اور آدمی پہنچا دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ چٹیک ہوئے اسی لمحے ان پر فائر کھول دیا جائے گا..... انتھونی نے کہا۔

"کتنے آدمی سپاٹس پر ہیں اور کیا انتظامات ہیں۔ تفصیل سے بتاؤ۔" ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ کیمرے والے دو ہیں۔ باقی ہر سپاٹ پر دو گاڑیاں ہیں اور آٹھ مسلح افراد موجود ہیں اور ان کی کارکردگی سے آپ بھی واقف ہیں۔" انتھونی نے کہا۔

"گڈ۔ اب سنو۔ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرق میں واقع وسیع میدان میں علاقے میں ہے اور یہ لوگ اگر یہاں سے نکل بھی گئے تو لالچالہ یہ لیبارٹری ہی پہنچیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہاں کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ وہاں بھی ہم انہیں نہیں کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ تم نے یہ علاقہ تو دیکھا ہو گا اس لئے تم بتاؤ کہ وہاں کیا منصوبہ بندی ہوئی چاہئے۔" ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ دوسری طرف سے انتھونی نے کہا تو ڈیاگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تمہیں معلوم ہے؟..... ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مادام۔ میں چونکہ وہاں کا رہنے والا ہوں اس لئے مجھے سب

وہاں پہنچیں گے۔ میرے آدمی ہوشیار رہیں گے اور جیسے ہی انہوں نے لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے مشکوک حرکتیں کیں تو وہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے آزادیں گے اور چونکہ یہ سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم میں ہوں گے اس لئے انہیں ان پر کوئی شک بھی نہ کر سکے گا..... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دوسری گڈ۔ فوراً اس کا بندوبست کرو۔ رقم کی پرواہ مت کرنا۔ تم جتنی چاہو اس پراجیکٹ پر خرچ کر سکتے ہو۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے..... ڈیباگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو میڈم..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اب سنو۔ میں خود بھی شہر میں گھوم پھر کر ان لوگوں کو ٹریس کروں گی اس لئے اب میرا تمہارا رابطہ سپیشل ٹرانسمیئر ہو گا۔ کوئی بھی رپورٹ ہو تو مجھے فوری اطلاع دینا..... ڈیباگی نے کہا۔

”یس میڈم..... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا تو ڈیباگی نے اوسکے کہہ کر رسیور دکھ دیا۔ اس کے پھرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرتے تھے کیونکہ انتھونی نے جو سیٹ اپ بتایا تھا اس کے بعد ان لوگوں کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طاقتور لالچ کے نیچے کیمپ میں موجود تھا۔ اس نے لیما میں اپنے خاص ذرائع سے یہ لالچ حاصل کی تھی اور اس لالچ کے کپتان کو اس نے بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ وہ انہیں لمبا چکر کاٹ کر لاپاز کے شمال مشرقی میدان کے عقب میں موجود ساحل پر اتار دے۔ چونکہ جس راستے سے عمران لالچ سے جانا چاہتا تھا وہ راستہ عام سفری راستہ نہ تھا اور وہاں کسی بھی قسم کی پریشانی پیدا ہو سکتی تھی اس لئے پہلے تو لالچ کا کپتان اس پر آمادہ نہ ہوا لیکن جب عمران نے اسے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تو وہ رضامند ہو گیا کیونکہ یہ معاوضہ اتنا تھا کہ اس سے وہ ایک اور لالچ خرید سکتا تھا۔ عمران نے نقشے کی مدد سے اسے راستہ سمجھا دیا تھا اس لئے اب وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں لالچ چلا رہا تھا۔ اس کا نام ڈرمن تھا۔ وہ ادھیر عمر لیکن خاصے مضبوط جسم

نے کہا۔

"نگ ڈانچ کا اے سیکشن انتہائی تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے اور یقیناً ان تک رابرٹ پر ہونے والے تشدد اور ہلاکت کی اطلاع بھی پہنچ چکی ہو گی اور پھر جس طرح لیا میں انہوں نے جیننگ کے لئے راکسی میڈ اس جیسی انتہائی جدید لہذا استعمال کی ہے اس طرح وہ عام راستوں پر کوئی ایسی مشین لے آئیں جسے سیہ بھی دھوکہ نہ دے سکے تو ہم خواہ خواہ اس جگر میں لٹھ جائیں گے۔"

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ انہوں نے لیبارٹری کے گرد بھی جیننگ کا کوئی انتظام کر رکھا ہو"..... صفدر نے کہا۔

"یقیناً کر رکھا ہوگا۔ رابرٹ سے جو تفصیل معلوم ہوئی ہے اس کے مطابق میدان میں موجود آثار قدیمہ کے چند ایسے سانس موجود ہیں جہاں سیاح بھی آتے جاتے رہتے ہیں اور ان کی رہنمائی کے لئے وہاں باقاعدہ حکمہ آثار قدیمہ کا آفس بھی موجود ہے اور سکورٹی کے لوگ بھی ہیں۔ ان سانس سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹی سی مٹی کی پہاڑی ہے لیکن وہ قدرتی ہے۔ وہاں سے لیبارٹری کا راستہ ہے جو اندر سے کھل سکتا ہے اس لئے اب ایسا ہوگا کہ ہم نے اچانک وہاں سکورٹی کے افراد کو اس انداز میں کور کرنا ہے کہ ہم ان کا روپ دھار لیں۔ اس کے بعد اس لیبارٹری میں داخل ہونا ہمارے لئے آسان ہو جائے گا کیونکہ رابرٹ نے بتایا ہے کہ جو سپلائی لیبارٹری

کا مالک تھا۔ وہ اس لائچ کا مالک بھی تھا اور کپتان بھی جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لائچ کے نچلے حصے میں بنے ہوئے کبین میں بیٹھا ہوا تھا۔ اوپر سے چونکہ دور دور تک سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا اس لئے وہ سب نیچے بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ سمندری سفر بارہ گھنٹوں پر محیط ہو گا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ وہ رات گئے ساحل پر پہنچ سکیں گے۔

"عمران صاحب۔ اس لائچ کو اگر چیک کر لیا گیا تو"۔ اچانک کیپٹن شیل نے کہا۔

"کون چیک کرے گا"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوسٹ گارڈز یا وہاں ساحل پر موجود نیوی کے لوگ یا اوپر چیک کرتا ہوا کوئی نیوی کا پہلی کا پٹر۔ کوئی بھی چیک کر سکتا ہے۔"

کیپٹن شیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مد عام راستہ ہے اور نہ ہی اس راستے کو اسمگلنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ یہ تو میں نے نقشے کی مدد سے خود بنایا ہے تاکہ ہم کسی جگہ میں الجھے بغیر براہ راست لیبارٹری تک پہنچ سکیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ اس راستے پر کوئی جیننگ ہو ہی نہیں سکتی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہم نے سیہ ملا میک اپ کیا ہوا ہے تو پھر ہمیں عام راستوں سے جانے میں کیا رکاوٹ پیش آ سکتی تھی"..... جو لیا

اور وہ اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے جائیں گے۔  
 "کپتان ڈرمن کا کیا ہو گا عمران صاحب"..... اچانک صفدر نے  
 کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔  
 "کیا ہو گا سے تمہارا کیا مطلب ہے"..... عمران نے حیرت  
 بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ یہ لالچ واپس بھیج دیں گے یا یہ ڈرمن یہیں رہے گا اور  
 ہم اس لالچ پر ہی واپس جائیں گے"..... صفدر نے کہا۔

"ڈرمن کو ہم نے بے ہوش کر دینا ہے اور پھر اسے لالچ میں ڈال  
 کر کسی گھاٹ پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری واپسی بھی اسی انداز میں  
 ہو گی تو معاملات درست رہیں گے ورنہ شہر میں تو یہ لوگ ہمیں  
 پاگوں کی طرح ڈھونڈتے پھریں گے اور لیبارٹری کی تباہی پر ان کے  
 مشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ ان کا مشن لیبارٹری کو تباہی سے  
 روکنا نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے"..... عمران نے  
 جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ چونکہ پانی کی بوتلیں اور  
 ذراک کے بند ڈبوں کا کافی سٹاک لالچ کے کیمین میں موجود تھا اس  
 لئے انہیں اس بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔

"جا کر معلوم کرو صفدر کہ اب کتنا فاصلہ باقی رہ گیا ہے کیونکہ  
 ساحل نظر آنے پر ہمیں بھی اوپر پہنچنا ہے"..... عمران نے کہا تو  
 صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کر اوپر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس  
 نے بتایا کہ ابھی چار گھنٹوں کا سفر باقی ہے تو وہ سب ایک بار پھر

کے لئے آتی ہے وہ آثار قدیمہ کے آفس میں آن لوڈ کر دی جاتی ہے اور  
 سیکورٹی انچارج لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج کو کال کر کے سپلائی  
 کے بارے میں اطلاع دیتا ہے تو لیبارٹری کا خفیہ دروازہ کھول دیا  
 جاتا ہے اور اندر سے لیبارٹری کی سیکورٹی کے افراد یہ سپلائی لے  
 جاتے ہیں۔ ہفتے میں ایک روز باقاعدگی سے یہ سپلائی آتی ہے اور اس  
 سپلائی کی وجہ سے ڈاکٹر آصف اس لیبارٹری سے نکل جانے میں  
 کامیاب ہو گیا اور اسی وجہ سے ہمیں اس بارے میں علم بھی ہوا۔"  
 عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ان لوگوں نے ڈاکٹر آصف کے نکل  
 جانے کے بعد لازماً اس نظام کو تبدیل کر دیا ہو گا"..... صفدر نے  
 کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر آصف نے بتایا تھا کہ سپلائی کی گاڑیاں براہ راست  
 لیبارٹری میں جاتی تھیں اور سامان سپلائی کر کے خالی اور بے کار  
 میزٹیل واپس لے جاتی تھیں لیکن ڈاکٹر آصف کے فرار کے بعد یہ  
 تبدیلی کر دی گئی کہ اب سپلائی لانے والی گاڑیاں آثار قدیمہ کے آفس  
 پہنچ کر رک جاتی ہیں اور وہاں سپلائی کو آن لوڈ کر کے وہیں سے واپس  
 چلی جاتی ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو اس بار سب نے اثبات  
 میں سر ہلادینے کیونکہ واقعی عمران نے اے سیکشن سے لہجے کی بجائے  
 براہ راست لیبارٹری پر حملہ کرنے کا استہجابی فول پروف طریقہ تلاش  
 کیا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ اے سیکشن کو علم ہی نہ ہو سکے گا



تو کپتان ڈرمن نے اثبات میں سر ملادیا اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد وہ کٹے پھٹے ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ ایک خاص جگہ پہنچ کر ڈرمن نے لالچ کو ہک کر دیا۔

”سامان لے آؤ.....“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سوائے جوبیا کے نیچے کین کی طرف بڑھ گئے۔

”تم دو گھنٹے کیا کرو گے.....“ عمران نے ڈرمن سے پوچھا۔  
 ”میں آرام کروں گا۔ مسلسل بارہ گھنٹے لالچ چلانے کی وجہ سے میں بے حد تھک گیا ہوں.....“ ڈرمن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ملادیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ساحل پر چلا گیا۔  
 ”ڈرمن کو بے ہوش نہیں کیا آپ نے.....“ صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ وہ واقعی بے حد تھکا ہوا نظر آ رہا تھا اس لئے وہ ویسے ہی صبح تک بے سدھ پڑا رہے گا۔ آؤ.....“ عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دور دور تک وسیع میدان تھا جس میں سوائے مچھلیوں کے اور اونچے نیچے میلوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ چونکہ آسمان پر چاند موجود تھا اس لئے ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے صفدر کے بیگ سے نائٹ فلیسکوپ نکال کر آنکھوں سے لگائی اور غور سے وسیع میدان کو دیکھنے لگا۔

”ہمیں اور آگے جانا ہو گا.....“ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھنے چلے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد عمران کو آثار قدیمہ کے سانس نظر آنے لگ گئے تو عمران

باتوں میں مصروف ہو گئے۔ پھر چار گھنٹے گزرنے کے بعد ڈرمن نے از خود انہیں اطلاع دی تو وہ سب عمران سمیت اوپر عرشے پر پہنچ گئے۔  
 ”ساحل نظر آنے لگ گیا ہے جناب۔ وہ دیکھیں.....“ ڈرمن نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ ہمیں تو ہر طرف اندھیرا نظر آ رہا ہے۔ کہیں یہاں ساحل اندھیرے کو تو نہیں کہا جاتا.....“ عمران نے کہا تو ڈرمن بے اختیار ہنس پڑا۔

”ابھی آپ کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو جائیں گی۔ بہر حال ہم آدھے گھنٹے بعد ساحل پر پہنچ جائیں گے لیکن یہ تو دوران ساحل ہو گا اور آگے انتہائی طویل میدانی علاقہ ہے۔ آپ کیسے شہر پہنچیں گے.....“ ڈرمن نے کہا۔

”ہم نے شہر جانا ہوتا تو ہم اتنا جگر کاٹ کر یہاں کیوں آتے۔ ہمارا کام اس میدانی علاقے تک ہی محدود ہے.....“ عمران نے کہا مگر تو کپتان ڈرمن نے اثبات میں سر ملادیا کیونکہ عمران نے اسے اپنے بارے میں یہی بتایا تھا کہ وہ اسمگروں کی ایک بین الاقوامی تنظیم کے رکن ہیں اور اس میدانی علاقے میں ان کا خاص اڈا ہے لیکن دشمن تنظیمیں اس اڈے کو تباہ کرنا چاہتی ہیں اس لئے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے وہ اس انداز میں وہاں جا رہے ہیں۔

”آپ کی واپسی کب ہو گی جناب.....“ ڈرمن نے کہا۔  
 ”زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے بعد.....“ عمران نے جواب دیا۔

چار دیواری کے گرد چکر لگایا۔ اس کے بعد وہ بند بھانک کی طرف آ گئے اور پھر عمران کے اشارے پر تنویر کسی بندر کی طرح پھرتی سے بھانک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس نے بھانک کی چھوٹی کھڑکی کھول دی تو عمران سمیت سب اندر داخل ہو گئے۔

”کھڑکی بند کر دو“ عمران نے کہا تو سب سے آخر میں آنے والے صفدر نے کھڑکی بند کر دی۔ اس طرف چار کمرے تھے جبکہ باہر پرآمدہ تھا اور برآمدے میں دو سیڑھیاں تھیں۔ میز پر انداز میں گرے ہوئے تھے جبکہ سائیڈ سے سیڑھیاں اوپر چھت پر جا رہی تھیں اور ان سیڑھیوں کے قریب ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے پوری عمارت کا جائزہ لیا تو ایک کمرے میں ایک آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر شراب کی ایک بوتل ٹوٹی ہوئی پڑی تھی جبکہ اس کے سامنے میز پر ایک فون موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سیکورٹی انچارج ہو گا۔ بھر وہ واپس پلٹا اور اس نے اپنے ساتھیوں سمیت اس پوری عمارت کی تلاش لینا شروع کر دی۔ اس عمارت کے نیچے دو بڑے بڑے تہ خانے بھی موجود تھے اور ان تہ خانوں میں ایسے آثار تھے جیسے ان میں پہلے بھاری سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا لیکن اب وہ تہ خانے خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں وہ آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

رک گیا۔

”یہ آثار نظر آنے لگ گئے ہیں اس لئے اب اسلحہ وغیرہ نکال لو۔ ہم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے۔ اس کے بعد ان سے آگے بڑھ گئے ہو گے“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان سپانس تک پہنچ گئے۔ وہاں ٹونے پھوٹے چند محبہ تھے لیکن ان محبہوں سے ہٹ کر شمال کی طرف ایک کافی بڑی عمارت بنی ہوئی تھی جس کے گرد چار دیواری تھی اور بھانک لگا ہوا تھا۔ چار دیواری کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ عمران نائٹ فیلڈ اسکوپ کی مدد سے اس پوری عمارت کا بظہور جائزہ لیتا رہا۔

”میرے خیال میں سب سوئے ہوئے ہیں یا اگر کوئی چمکنگ ہو رہی ہوگی تو وہ سامنے کے رخ پر ہوگی کیونکہ عقبی طرف سے ہمارے آنے کا تو انہیں خیال تک نہ ہو گا۔ صفدر، تم جا کر اندر گیس کے دس کیپسول فائر کر دو“..... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہا تھا۔ پھر عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پشٹل کا رخ اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبایا تو پشٹل سے گیس کیپسول نکل کر عمارت کے اندر گرنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھی کچھ فاصلے پر خاموش کھڑے تھے دس کیپسول اندر فائر کر کے صفدر واپس آگیا اور پھر دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد وہ سب آگے بڑھے اور پھر پہلے انہوں نے

سرف کسمسا کر ہی رو گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"..... عمران نے مرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب۔"

"سب کیا ہے؟"..... اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو۔ کیا نام ہے تمہارا؟"..... عمران نے

دھجے میں کہا۔

مرد نام بھیجے ہے۔ مگر تم کون ہو اور اس طرح اچانک تم کیسے

آگئے۔ میرے آدمیوں نے تمہیں نہیں روکا۔ یہ سب کیا اور کیسے ہو

گیا؟"..... جیگر پر ابھی تک حیرت چھائی ہوئی تھی۔

"تم یہاں سیکورٹی انچارج ہو؟"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سیکورٹی انچارج ہوں۔"..... جیگر نے کہا۔

"لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج کون ہے؟"..... عمران نے پوچھا تو

جیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو۔ مگر تم تو

ایکریٹین ہو۔ کیا مطلب؟"..... سیکورٹی انچارج جیگر نے اس بار

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار

چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ تم کیسے جانتے ہو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے

میں؟"..... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے انتھونی نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچیں

"اس آدمی کو کرسی پر رسی سے باندھ دو۔"..... عمران نے کہا تو

صفدر اور گیپٹن خشیں نے جلد ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ رسی

کا بندل انہیں ایک تہہ خانے سے مل گیا تھا۔

"تفویر۔ تم اس کے تمام ساتھیوں کا خاتمہ کر دو لیکن فائرنگ

نہیں ہونی چاہئے کیونکہ فائرنگ کی آواز بہت دور تک جاسکتی

ہے۔"..... عمران نے کہا تو تفویر نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ

گیا۔ عمران نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈسکن بنا کر

اس نے شیشی کا دباؤ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس

نے شیشی بنائی اور اس کا ڈسکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب

میں ڈال لیا اور پھر تھپے ہٹ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جو ابھی تک

ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کہیں اس لیبارٹری سے اس کمرے کو چیک نہ کیا جا رہا ہو۔"

جو لیانے کہا۔

نہیں۔ یہاں ایسی کوئی ذیوائس نہیں ہے۔ میں نے چیکنگ کر

لی ہے۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے اس آدمی کے ہنسنے میں حرکت

کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی اس نے

کرہنتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے؟"..... اس آدمی نے ہوش

میں آتے ہی بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ

ہی اس نے آنکھ کی کوشش کی لیکن بندھے ہوئے کی وجہ سے وہ

کات کھانے والے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پشیل کا رخ اس کے سینے کی طرف کر دیا۔

”بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ پلیز اسے نیچے کر لو۔ میں بتاتا ہوں۔“  
سب کچھ بتاتا ہوں..... جیگر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بولتے جاؤ لیکن جھوٹ مت بولنا۔ جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا مجھے فوری علم ہو جائے گا اور پھر میں نے صرف ٹریگر دبانے اور جہاز کی لاش اس ورانے میں گدھیں نوچیں گی.....“ عمران نے اور زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

”میں یہاں سیکورٹی انچارج ہوں۔ آثار قدیمہ کے معبدوں کی سیکورٹی ہمارے ذمے ہے۔ میرے ساتھ تین آدمی ہیں لیکن چونکہ یہاں صرف چند سیاح ہی آتے ہیں اس لئے ہمیں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا۔ میں اکثر شہر چلا جاتا ہوں۔ وہاں مجھے جو اکھیلنے کی عادت پڑ گئی۔ پہلے تو میں جیتتا رہا لیکن پھر میں بارنے لگ گیا اور میں نے بھاری رقم جیتنے کے لئے ادھار رقم لے کر جو اکھیلنا لیکن پھر بھی ہار گیا۔ اب میری تنخواہ تو اتنی نہیں کہ میں اس میں سے رقم اتار سکتا۔ میں پریشان تھا کہ انتھونی نے مجھے شہر میں کال کر لیا۔ وہ میرا دوست ہے۔ ہم اکٹھے بڑھتے رہے ہیں اور مجھے انتھونی کے بارے میں معلوم تھا کہ اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے اور وہ خود ٹھانڈے ہاتھ سے رہتا ہے۔ بظاہر اس نے اسپورٹ ایکسپورٹ کی فرم بنائی ہوئی ہے۔ بہر حال میں وہاں گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیائی مہجنوں کی

گے۔ اس نے اپنے چار آدمی بھی یہاں بھیجے تھے.....“ جیگر نے کہا۔

”انتھونی کون ہے.....“ عمران نے پوچھا۔  
”وہ۔ وہ کسی بین الاقوامی تنظیم کا آدمی ہے.....“ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ.....“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔  
”پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیسے یہاں آ گئے ہو۔ میرے آدمیوں کا کیا ہوا.....“ جیگر نے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پشیل نکال لیا۔

”سنو جیگر۔ تم ابھی تک اس لئے زندہ ہو کہ تم ہمارے دشمن نہیں ہو۔ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جہاز کے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور تم یہاں اس وقت اکیلے ہو.....“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے تو جہاز اچھے نہیں بگڑا۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے تو جوئے میں ہاری ہوئی ادھار رقم اتارنے کے لئے بھاری رقم کی اشد ضرورت تھی اس لئے میں نے انتھونی کے چار آدمیوں کو یہاں رکھنے کی حامی بھری تھی.....“ جیگر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ بھی عام سا سیکورٹی کا آدمی ہے۔ باقاعدہ تربیت یافتہ یا فیلڈ میں کام کرنے والا آدمی نہیں ہے۔

”میں نے کہا ہے کہ پوری تفصیل بتاؤ.....“ عمران نے یکت

”اوہ۔ کب ایسا ہوا ہے“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تقریباً ایک ہفتہ قبل۔ وہ سب بڑے بڑے ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو کر چلے گئے۔ لیبارٹری سیکورٹی انچارج کرنل لارک میرا دوست تھا۔ اس نے مجھے صرف اتنا بتایا کہ کسی حملے کے خوف کی وجہ سے وہ یہ لیبارٹری چھوڑ کر کسی دوسری لیبارٹری میں جا رہے اور جب حملے کا خوف ختم ہو جائے گا تو پھر وہ واپس آجائیں گے۔“ جیگر نے جواب دیا۔

”لیبارٹری اب بالکل خالی ہے یا مشینری وغیرہ موجود ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”مشینری تو نہیں لے جانی گئی۔ صرف لوگ گئے ہیں۔“..... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں گئے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم اور نہ انہوں نے بتایا ہے۔ کرنل لارک کو خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اس لئے وہ مجھے کیا بتاتا“..... جیگر نے کہا۔

”تم نے انتھونی کو بتایا تھا کہ لیبارٹری خالی ہو چکی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے اس کی کیا ضرورت تھی اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ مجھے رقم ہی نہ دے اس لئے میں خاموش رہا“..... جیگر نے کہا۔

ایک ٹیم یہاں ایک لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آنے والی ہے اور یہ لیبارٹری یہاں قریب ہی زیر زمین ہے۔ گو اس نے کہا کہ وہ اس گروپ کو شہر میں داخل ہوتے ہی ختم کر دے گا لیکن اگر کسی بھی طرح وہ بچ کر میرے پاس پہنچ گئے تو میرے آدمی ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس نے مجھے اس کام کے لئے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا۔ مجھے چونکہ رقم کی ضرورت تھی اور میں نے کچھ کرنا بھی نہ تھا اس لئے میں رنسامند ہو گیا اور اس نے اپنے چار آدمیوں کو ہماری خصوصی یونیفارم میں یہاں بھجوا دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ یہ آدمی حکومت نے بھیجے ہیں۔ وہ چھت پر چڑھ کر نگرانی کرتے رہے۔ کل سے ایسا ہو رہا تھا کہ اب تم اچانک یہاں پہنچ گئے۔ میں بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ اچانک بے ہوش ہو گیا۔“..... جیگر نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل بتادی۔

”لیبارٹری کا انچارج کون ہے“..... عمران نے کہا۔

”اب تو کوئی نہیں ہے“..... جیگر نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی جو اب بھی بے اختیار چونک چڑی۔

”کیا مطلب۔ کیوں نہیں ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیبارٹری بند کر کے سب چلے گئے ہیں۔ اب وہاں کوئی نہیں ہے۔ نہ سائنس دان اور نہ ہی سیکورٹی کے افراد“..... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

رہا تھا کہ اس نے پورے لاپاز میں تمہیں پکڑنے کے لئے جال بچھا رکھا ہے۔۔۔۔۔۔ عمران کے جاتے ہی جھگڑنے جولیا سے مخاطب ہوئے ہوئے کہا۔

انٹھونی لاکھ کوشش کر لے ہمیں نہیں پکڑ سکتا۔ ویسے اس کا بیڈ کوادر کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

اس کی اسپورٹ ایکسپورٹ فرم کا آفس ہی اس کا بیڈ کوادر ہے۔ وہ سٹانڈا پلازہ کی دوسری منزل پر ہے۔ انٹھونی برادر کے نام سے فرم ہے۔۔۔۔۔۔ جھگڑنے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں عمران کی ذہانت کی داد دے رہی تھی کہ اس نے کس طرح اس نئے ریسٹ سے یہاں پہنچ کر کارروائی کر ڈالی ہے کہ پورے لاپاز میں یقیناً ان کی چیکنگ ہو رہی ہوگی اور انہیں یہ تصور تک نہ ہوگا کہ وہ لوگ یہاں پہنچ بھی چکے ہیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران واپس آیا تو اس کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ وہ ناکام لوٹا ہے۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

وہاں تمام مشینری موجود ہے لیکن آدمی کوئی نہیں ہے اور ایسی بھی کوئی چیز نہیں ملی جس سے یہ اشارہ مل سکتا ہو کہ وہ لوگ یہاں سے شفٹ ہو کر کہاں گئے ہیں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ انہوں نے متبادل انتظام چیلے سے ہی کر رکھا ہوگا ورنہ مشینری ضرور شفٹ کی

سپلائی تو اب بھی آ رہی ہوگی۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔  
نہیں۔ جس روز یہ لوگ گئے تھے اس سے ایک روز پہلے سپلائی آئی تھی۔ پھر تو نہیں آئی۔۔۔۔۔۔ جھگڑنے جواب دیا۔  
جمہاری بات کو کیسے چیک کیا جاسکتا ہے۔ ہم لیبارٹری کے اندر کیسے جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

اس کا راستہ کھول کر۔ وہ باہر سے اسے بند کر کے گئے ہیں۔ میں خود ایک بار چکر لگا آیا ہوں۔۔۔۔۔۔ جھگڑنے کہا۔  
تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جھگڑنے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

جولیا۔ تم ہمیں رک کر اس کا خیال رکھو گی۔ میں صفدر کے ساتھ لیبارٹری کا چکر لگاؤں۔ شاید وہاں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے پتہ چل جائے کہ یہ لوگ کہاں شفٹ ہوئے ہیں ورنہ تو ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اسے ختم کر دو۔ اسے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

نہیں۔ شاید مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑ جائے۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلادیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر چلا گیا۔

تم لوگ انٹھونی سے بچ کر یہاں کیسے پہنچ گئے۔ انٹھونی تو کہہ

جاتی اور مشینری کو شفٹ کرنے اور وہاں نصب کرنے میں وقت لگ جاتا اس لئے انہوں نے متبادل لیبارٹری میں پہلے سے دوسری مشینری نصب کر رکھی ہو گی۔..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔۔۔۔۔ جو لیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لگتا ایسا ہی ہے لیکن اب یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”اس کا کیا کرنا ہے۔“..... جو لیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”گولی مار دو اور کیا کرنا ہے۔“..... عمران نے حشک لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جو لیا نے بجلی کی سی تیزی سے جب سے مشین پشٹ نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ جیگر کوئی احتجاج کرتا جو لیا نے ٹریگر دبا دیا اور حجازاٹ کی آواز کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھرنے لگا لیکن جو لیا تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر آگئی۔

ڈیباگی لپٹے بیڈ روم میں داخل ہوئی اور پھر وہ ایک بڑی سی الماری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ ان آنکھوں راستوں کا راؤنڈ لگا کر اور خود اختونی کے آدمیوں کو چیک کر کے اب واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تھی جو اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہی تھی۔ یہاں بھی اسے یہ رپورٹ ملی تھی کہ یہاں کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اب اس نے آرام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اس نے آنکھوں راستوں پر ہیننگ کرنے والوں کو دیکھ کر اطمینان کر لیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کسی رستے سے لاپاز میں داخل ہوں گے تو واقعی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ وہ سیدھی باتھ روم میں چلی گئی اور پھر غسل کر کے اور ڈھیلی لباس پہن کر اس نے پہلے تو اپنے بال برش سے سنوارے اور پھر اس نے ایک ریک سے شراب کی بوتل اور گلاس اٹھا کر اسے میز پر رکھا اور پھر کرسی پر نیم دراز ہو کر اس نے

فوراً یہ خیال آیا کہ انتھونی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیا ہو گا اس لئے اس نے رات کے اڑھائی بجے فون کیا ہے۔

”یس۔ ڈیاگی بول رہی ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ مارے گئے وہ سب لوگ..... ڈیاگی نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

”مادام۔ ان کی بجائے ہمارے چار آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور لیبارٹری خوفناک دھماکے سے تباہ کر دی گئی ہے..... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا تو ڈیاگی کو چند لمحوں تک تو سمجھ ہی نہ آئی کہ انتھونی کیا کہہ رہا ہے۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی لیبارٹری۔ کیا مطلب۔“ ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ انھوں راسٹوں پر ہم مکمل پکٹنگ کئے ہوئے ہیں لیکن وہ کسی راستے سے بھی لاپاز میں داخل نہیں ہوئے۔ اچانک مجھے تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ شمال مشرقی میدانی علاقے میں محکمہ آثار قدیمہ کی عمارت کے قریب زیر زمین کوئی خفیہ لیبارٹری اچانک دھماکے سے تباہ ہو گئی ہے تو میں چونک پڑا کیونکہ مجھی وہ لیبارٹری تھی جس کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سی ایجنٹ آنے والے تھے۔ میں خصوصی پہلی کاپر پر وہاں گیا تو وہاں فوج بچہ سے بھی پہلے پہنچ چکی تھی۔ بہر حال میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق آثار قدیمہ کی عمارت میں موجود آٹھ افراد کو

شراب کی بوتل کھول کر آدھا گلاس شراب سے بھرا۔ اس کے بعد ریوٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی آن کیا اور اس کے بعد دونوں پیر سامنے رکھی ہوئی میز پر پھیلایا کر اس نے ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ گھونٹ گھونٹ شراب پینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر پہلے سے موجود تھکاوٹ غائب ہو گئی اور اب وہ فریش نظر آ رہی تھی۔ اس انداز میں ٹی وی دیکھتے دیکھتے اور شراب پیتے پیتے نجانے اسے کس وقت نیند آگئی اور وہ اس طرح کرسی پر نیم دراز انداز میں ہی گہری نیند سو گئی کہ اچانک اس کے کانوں میں فون کی گھنٹی کی تیز آواز پڑی تو اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔ ٹی وی ابھی تک چل رہا تھا جبکہ شراب کی بوتل میز پر پڑی ہوئی تھی۔ البتہ سامنے دیوار پر لگے کلاک کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

”ارے کیا مطلب۔ رات کے اڑھائی بج گئے ہیں۔ حیرت ہے۔ میں اتنی دیر سوئی رہی ہوں یہاں۔ اسی حالت میں“۔ ڈیاگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ رات کے اڑھائی بجے اسے کون فون کر رہا ہو گا اور کیوں۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ریور اٹھا لیا۔

”یس..... ڈیاگی نے غماز آلود لہجے میں کہا۔

”انتھونی بول رہا ہوں سیڈم..... دوسری طرف سے انتھونی کی تیز آواز سنائی دی تو ڈیاگی سبے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ذہن میں



باتیں گے جبکہ یہ لوگ کسی بھی معروف راستے سے اُٹنے کی بجائے  
غیر معروف راستے سے یہاں براہ راست پہنچ گئے اور ہم معروف  
راستوں پر ہی پکٹنگ کرتے رہ گئے۔" انتھونی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ غیر معروف راستہ ہی یہی مگر کون سا راستہ ہے اور وہ  
لوگ کس طرح وہاں پہنچ گئے۔ اب تک ہم ان کا انتظار کر رہے تھے  
اور اب ہمیں ان کے پیچھے جانا پڑے گا۔" ڈیایگ نے چیتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے مادام۔ یہ لوگ کسی طاقتور لالچ سے  
میں سے لمبا چکر کھٹے ہوئے سیدانی علاقے کے عقب میں پہنچے ہیں اور  
جہاں واردات کر کے یہ اسی راستے سے واپس چلے گئے ہیں اور یہ راستہ  
اس قدر طویل ہے کہ لالچ جس قدر بھی طاقتور ہو بارہ گھنٹوں سے  
پہنچے یہ واپس لیما نہیں پہنچ سکتے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر  
پر ان کو چیک کروں اور اگر یہ لالچ مل جائے تو اسے سمندر میں ہی  
تباہ کر دوں۔" انتھونی نے کہا۔

"میں جہاز سے اساتج بناؤں گی اور سنو۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک  
ہیں۔ اگر ہم چھوٹے ہیلی کاپٹر لے گئے تو یہ ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں ہی  
تباہ کر دیں گے اس لئے ہمیں نیوی کا خصوصی ہیلی کاپٹر حاصل کرنا  
پڑے گا۔ کیا جہاز سے تعلقات ہیں نیوی میں؟" ڈیایگ نے تین بچے  
میں کہا۔

"مل جائے گا ہیلی کاپٹر اور اگر آپ کہیں تو نیوی کے لوگ خود  
بھی یہ آپریشن کر سکتے ہیں۔" انتھونی نے جواب دیا۔

گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا اور لاشوں کو دیکھ کر ہی معلوم ہو جاتا  
ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہوتے وقت بے ہوش تھے جبکہ سیکورٹی  
انچارج کو کمرے میں کرسی پر رسید سے باندھ کر ہلاک کیا گیا ہے۔  
اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں لیکن ایک اور عجیب بات  
سامنے آئی ہے کہ لیبارٹری کے طبقے سے کسی انسان کی کوئی لاش تو  
ایک طرف لاش کا کوئی ایک ٹکڑا بھی نہیں ملا۔ یقینی طور پر لیبارٹری  
انسانوں سے خالی تھی۔ میں نے اپنے طور پر جو معلومات اکٹھی کی ہیں  
ان کے مطابق کچھ افراد عقبی ساحل سے پیدل چلتے ہوئے وہاں آئے  
ہیں اور واردات کر کے وہ دوبارہ اسی راستے سے واپس چلے گئے ہیں  
کیونکہ پولیس اور فوج کو عقبی ساحل پر کسی لالچ کے ٹھہرنے اور  
بک ہونے کے نشانات ملے ہیں حالانکہ اس طرف سے کوئی سمندری  
راستہ نہیں ہے۔ پولیس مزید انکوائری کر رہی ہے۔" انتھونی  
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے الفاظ اس طرح ڈیایگ کے  
کانوں میں پڑ رہے تھے جیسے ٹکھلا ہوا سیسہ پڑتا ہے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں پکٹنگ ہی کرتے رہ گئے اور  
وہ لوگ عقبی ساحل سے آکر اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے  
گئے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو اسے سیکشن کے لئے ڈوب مرنے کا مقام  
ہے۔" ڈیایگ نے اس بار غصے سے چیتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ اصل مسئلہ اور ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ  
کسی معروف راستے سے لاپاز میں داخل ہوں گے اور پھر لیبارٹری

بچیا کریں گے۔" ڈیگی نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"مجھے انتھونی نے رپورٹ دی ہے لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ وہ نیوی ہیلی کاپٹر کو دور سے ہی ہنک کر لیں گے اور پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے تم ایسی کوئی ممانعت نہیں کرو گی بلکہ اب تم ایسا کرو کہ انتھونی اور اس کے ساتھ ہند خاص آدمی لے کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے لیما کے اصل ساحل پر پہنچ جاؤ۔ جہاں یہ لائنیں موجود ہوتی ہیں۔ یہ لوگ اطمینان سے واپس جائیں گے اور پھر ان پر اپنا تک فائر کھولا جاسکتا ہے۔" لوسیانے کہا۔

"اوه میس چیف۔ یہ زیادہ بہتر ترکیب ہے۔" ڈیگی نے فوراً ہی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیما کے اندر تم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی کیونکہ پہلے ہی اسول کے تحت میں نے لیما کے انچارج کو وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی سے روک دیا تھا اس لئے اب تم نے بھی لیما کے اندر کچھ نہیں کرنا بلکہ جو کچھ کرنا ہے وہیں ساحل پر ہی کرنا ہے اور یہ بتا دوں کہ تمہیں انتہائی خطرات رہنا ہو گا۔" لوسیانے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میس چیف۔ لیکن یہ لوگ لیبارٹری تو تباہ کر ہی چکے ہیں۔ کیا اس سے ہماری کارکردگی پر تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔" ڈیگی نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں تو صرف عمران کی ہلاکت کا مشن دیا گیا تھا۔

"ایک نیوی گیزر اور پائلٹ نیوی کا لے لو۔ ان لوگوں کے خاتمے کا مشن ہم خود مکمل کریں گے۔ تم تمام انتظامات فوری طور پر کر لو۔ پھر مجھے لانے کے لئے کاربھجوادو۔" ڈیگی نے کہا۔

"میس مادام۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیگی نے رسیور رکھا اور پھر اچھل کر سیڑھی کھڑی ہو گئی اور پھر دوڑتی ہوئی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے جینز کی پینٹ کے ساتھ سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ فی دی ابھی تک چل رہا تھا۔ ڈیگی نے فی دی آف کما اور پھر فون کے رسیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھایا۔

"میس۔" ڈیگی نے کہا۔

"لوسیا بول رہی ہوں ڈیگی۔" دوسری طرف سے چیف لوسیا کی سخت آواز سنائی دی۔

"میس چیف۔" ڈیگی نے ہونٹ ہنچتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ انتھونی نے اسے مکمل رپورٹ دے دی ہو گی۔

"مجھے انتھونی سے رپورٹ مل گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن یکسر ناکام رہا ہے۔" لوسیانے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میس چیف۔ ہم راستوں کے چکر ہیں الجھے رہ گئے اور وہ لوگ عقب سے آکر واردات کر گئے۔ البتہ اب ہم ان کا شکار کریں گے۔

اب معاملہ الٹ ہو گا۔ پہلے ہم ان کا انتظار کرتے رہے اب ہم ان کا

لیبارٹری کی حفاظت ہمارے مشن میں شامل ہی نہیں ہے اس لئے اس کا ہم پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ویسے یہ جو رپورٹ انتھونی نے دی ہے اس سے میں سمجھ گئی ہوں کہ اسرائیلی حکام نے پہلے ہی متبادل انتظام کر رکھا تھا اس لئے جیسے ہی انہیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کر رہی ہے تو انہوں نے خاموشی سے لیبارٹری سے سائیس دان نکال کر کسی دوسری لیبارٹری میں شفٹ کر دیئے۔..... لوسیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس چیف۔ واقعی آپ درست کہہ رہی ہیں۔ اس کا تو مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اپنے مشن میں ناکام رہی ہے۔..... ڈیباگی نے جھک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ لوگ حد درجہ تیز ہیں۔ اب لامحالہ یہ اس دوسری لیبارٹری کو ٹریس کریں گے اور پھر وہاں اٹیک کریں گے۔ یہ مشن مکمل کئے بغیر واپس جانے والے نہیں ہیں اس لئے اب واقعی ہمیں خود ان کا شکار کھیلنا پڑے گا۔..... لوسیانے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب ان کا خاتمہ ہر صورت میں ہوگا۔..... ڈیباگی نے کہا۔

"اوکے۔ ہر طرح سے محتاط رہنا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیباگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

لاٹج انتہائی تیز رفتاری سے واپس لیما کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرمن نے آنے اور جانے کے لئے مخصوص انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے۔ اس نے فیول ٹینک مکمل طور پر بھرنے کے ساتھ ساتھ انسانی ٹینک بھی فیول سے بھر دیا کہ علیحدہ رکھے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لاٹج بارہ گھنٹے کا سفر کرنے کے بعد ایک بار پھر بارہ گھنٹے کا سفر کرتی ہوئی واپس لیما جا رہی تھی اور اسے فیول کی کمی کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ظاہر ہے چوبیس گھنٹے کے سفر جتنا فیول تو کسی لاٹج کے ٹینک میں آ ہی نہ سکتا تھا اور جس راستے سے وہ گزر رہے تھے وہاں کہیں سے بھی انہیں فیول نہ مل سکتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت نچلے کہین میں موجود تھا۔ عمران نے ساحل پر پہنچتے ہی سب سے پہلے وہ وائزلیس بم ڈمی چارج کر دیا جو وہ لیبارٹری کے اندر نصب کر کے آیا تھا اور جب انہیں دور سے دھماکے کی بازگشت

دھماکہ دور دور تک سنائی دیا ہوگا اس لئے فوج اور پولیس وہاں پہنچی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ہماری لالچ کے وہاں پہنچنے اور پھر واپس جانے کے بارے میں بھی علم ہو گیا ہو۔ ایسی صورت میں دن کے وقت کھلے سمندر میں اگر ہماری بیکننگ کی گئی تو یہ لالچ دور سے ہی نظر آجائے گی اور پھر آپ خود ہی سوچ سکتی ہیں کہ ہمارا کیا حشر ہو گا..... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے تفصیل سے بات کی۔

”جہاڑی بات درست ہے لیکن کیا یہ بات اس انداز میں نہیں کی جا سکتی جس انداز میں تم نے کی ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جہازے اور مزاروں کی باتیں کی جائیں..... جو یانے پھیلنے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے کمال ہے۔ تمہیں شاعرانہ انداز پسند نہیں ہے۔ شاعر کتنے خوبصورت انداز میں بات کرتا ہے جبکہ عام آدمی وہی بات اس طرح کر دیتا ہے کہ جیسے بات کرنے کی بجائے سریر لٹھ مار رہا ہو۔“

عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”عمران صاحب۔ یہ مشن تو ناکام ہو گیا..... اچانک صفدر نے کہا۔

”کیوں ناکام ہو گیا۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ مشن مکمل ہو گیا۔ اس کا چیک مل جائے گا تو پھر آئندہ کسی مشن کے بارے میں سوچوں گا۔ پھیلے وصولی تو کر لوں.....“

عمران نے منہ بناتے ہوئے

سنائی دی تو ان سب نے اطمینان کے سانس لئے۔ چونکہ ڈرمن بے پناہ تھکاوٹ کی وجہ سے بے ہوشی کے عالم میں سویا ہوا تھا اور اسے اس دھماکے کا علم ہی نہ ہو سکا تھا اور عمران نے بھی اسے اٹھانے کی بجائے ویسے ہی سوئے دیا اور اس نے تنویر کو لالچ چلانے کا کہہ دیا تھا اور جب تقریباً چار گھنٹوں کا واپسی کا سفر لالچ نے طے کر لیا تب ڈرمن کی آنکھ کھلی اور وہ حیرت بھرے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا لیکن جب عمران نے اسے بتایا کہ اسے بے حد تھکا ہوا اور سوتے دیکھ کر انہوں نے اسے نہیں جگایا تو اس نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ عمران نے جلد واپسی کے سوال پر اسے صرف یہ بتایا تھا کہ چونکہ ان کا کام جلد ہو گیا تھا اس لئے وہ جلد واپس آگئے ہیں۔ پھر لالچ کی کپتانی ڈرمن نے سنبھال لی اور تنویر بھی ان کے پاس نیچے کہیں میں آگیا۔

”عمران صاحب۔ اب مشن کا کیا ہو گا.....“ صفدر نے کہا۔

”جہاڑی مشن کی فکر ہے اور تجھے فکر ہے کہ زندہ سلامت ہماری واپسی بھی ہوتی ہے یا اس سمندر میں ہی غرق ہونا پڑے گا۔ ایک بڑے شاعر نے کہا ہے کہ وہ کیوں نہ غرق نہ دیا ہو گیا کہ نہ کہیں جہازہ اٹھتا اور نہ کہیں مزار بنتا۔ بس دریا کی جگہ سمندر رکھ لو۔ ویسے بھی سمندر کی اپنی شان ہوتی ہے.....“

عمران نے کہا۔

”جہاڑے منہ سے سوائے سخوس باتوں کے اور بھی کچھ نکلتا ہے یا نہیں.....“

جولیانے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”مس جولیانے! عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ لیبارٹری کا

"تو آپ نے اس بارے میں لازماً کچھ سوچا ہوگا".... صفدر نے

کہا۔

"اب کیا کہا جاسکتا ہے۔ پورے براعظم افریقا میں سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہوں گی۔ اس کے علاوہ پوری دنیا میں بے شمار جہزے ہیں جہاں لیبارٹریاں ہیں۔ اب کیا کہا جاسکتا ہے کہ یہ آلہ اب کس لیبارٹری میں تیار ہو رہا ہے"..... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ہونٹ ہنچنے لگے۔

"پھر اب کیا ہوگا۔ اب کیا کیا جائے"..... جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ تم بھی تو سوچو"..... عمران نے کہا تو سب نے اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے عمران کا یہ فقرہ ان کے لئے انتہائی حیرت کا باعث بنا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم خود سوچ چکے ہو۔ ذری

گڈ۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اکیلے میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ کیوں

تنویر"..... عمران نے کہا۔

"بس صرف سوچتے رہو۔ مجھے جہاز سے سوچنے پر کوئی اعتراض

نہیں ہے"..... تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ میں بتاؤں کہ آپ نے کیا سوچا ہے"۔ اچانک

کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر چونک

کہا تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار مسکرا دیے۔

"مشن کی ناکامی پر چیک کی بجائے تمہیں گولی بھی ماری جاسکتی

ہے"..... جولیا نے کہا۔

"لو اب تم نے خود ہی شاعرانہ باتیں شروع کر دی ہیں"۔ عمران نے لفظ محسوس کہنے کی بجائے دوسرے الفاظ میں بات کی تو جولیا بے اختیار پھینکی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

"عمران صاحب۔ معاملات بے حد سنجیدہ ہیں۔ ہم باوجود کوشش کے وہ لیبارٹری تباہ نہیں کر سکے جہاں وہ آلہ تیار ہو رہا ہے اور اگر یہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا اور مسلم ممالک کے اربوں افراد ختم ہو جائیں گے اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس آلے کی تیاری میں اب کتنا وقت رہ گیا ہے"..... صفدر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تھیں چڑھتی چلی گئیں۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اس بار واقعی ہمارے ساتھ ایسا ہاتھ کیا گیا ہے جس کی ہمیں توقع ہی نہ تھی۔ لیبارٹری کو خالی کر دیا گیا اور ساتھ ہی بگ ڈانچ کے اے سیکنشن کو ہمارے خلاف میدان میں اتار دیا گیا تاکہ ہمیں اٹھایا جاسکے۔ اب بھی اگر ہم سمندری راستے سے وہاں نہ پہنچتے اور کسی عام راستے سے لاپاز میں داخل ہوتے تو یقیناً اس خالی لیبارٹری تک پہنچتے پہنچتے ہمیں کئی دن مزید لگ جاتے جبکہ اب اصل بات یہ ہے کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں یہ آلہ تیار کیا جا رہے ہے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

پڑے۔

”اچھا بتاؤ۔“..... عمران نے اس بار بڑے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ اسرائیل کے صدر سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کریں گے چاہے اسے براہ راست کال کر کے یا کسی مہینسی کے ذریعے۔“..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”کمال ہے۔ تم نے میرے دماغ کے اندر کوئی خفیہ مشین تو نہیں لگا رکھی جو کچھ میں سوچتا ہوں وہ تمہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ اب تو مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ تنویر کے بارے میں سوچوں گا وہ بھی تمہیں معلوم ہو جائے گا اور تم نے اگر وہ سب کچھ تنویر کو بتا دیا تو تنویر کا سینہ مزید دوانچ بھول جائے گا۔“..... عمران نے کہا تو تنویر کا عمران کی بات سن کر تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ اس کی آخری بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کے آخری فقرے کا مطلب تھا کہ وہ تنویر کی تعریف ہی سوچے گا تب ہی تنویر کا سینہ فخر سے دوانچ بھول جائے گا۔

”عمران صاحب۔ کیا اسرائیلی صدر آسانی سے بتا دے گا۔“ صفدر نے کہا۔

”آسانی سے تو ظاہر ہے کوئی نہیں بتا سکتا اور انہوں نے اس بار جو گیم کھیلی ہے وہ واقعی انتہائی کامیاب رہی ہے اور انہیں بھی پوری طرح احساس ہو گا کہ اب ہم اس نئی لیبارٹری کو تلاش کرنے کی

کوشش کریں گے۔“ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ سب کیفیت اچھل پڑے۔

”اوہ۔ اوہ۔ جینگنگ ہو ری ہے۔ آؤ۔“ عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر وہ سرخیاں جھلگتا ہوا اوپر غرے پر پہنچ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے آئے اور پھر انہیں دور سے نیوی کا بڑا ہیلی کاپٹر نظر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس ہیلی کاپٹر کا رخ نیما کی طرف ہی تھا لیکن وہ دنی فاسطے پر تھا کہ اپنا لالچ میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوٹ کر آواز سنائی دینے لگی تو دُور من سے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

”ارک جڈ۔ میں بات کر دوں گا۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن ان کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ نیوی سرچنگ پارٹی۔ کیا نمبر ہے جہاری لالچ کا۔“ اور۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی دی تو عمران نے لالچ کا نمبر بتا دیا۔

”تم اس راستے سے کیوں سفر کر رہے ہو جبکہ یہ منظور شدہ راستہ نہیں ہے۔ اور۔۔۔۔۔۔ پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔

”ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے سروے سیکشن سے ہے۔ ہم اس علاقے میں سمندری حیات کے سلسلے میں ابتدائی سروے کر رہے ہیں۔ اور۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ جہاری منزل کہاں ہے۔ اور۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔" صدر نے کہا۔

"ہاں اور اس کا مطلب ہے کہ لیما میں ہمارے استقبال کی مکمل تیاری کر لی گئی ہے"..... عمران نے کہا۔

"انہیں انتظام کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہاں کھلے سمندر میں بھی وہ ہماری لالچ کو تباہ کر سکتے تھے"..... جولیانے کہا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے خوفزدہ ہیں۔ انہیں فطرہ ہو گا کہ الٹا ہم ان کا پہلی کارپڑھی میزائل سے ہٹ کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ظاہر ہے ہم نے لالچ کا رخ بدل کر اسے کہیں اور لے بانا ہے۔ اس طرح ہم ان کی نظروں سے بھی غائب ہو سکتے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ لیما تو بہر حال اب ہمیں جانا ہی ہو گا..... جولیانے کہا۔

"ہاں۔ اب تو لاپاز دوبارہ جانے کا فیصلہ بھی نہیں ہو گا۔ ویسے ہم سے واقعی حماقت ہوئی کہ ہم اس لالچ سے واپس چل پڑے ہیں جبکہ لیبارٹری تباہ کر کے واپس آنے کی بجائے لاپاز شہر میں چلے جاتے تو زیادہ محفوظ رہتے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں ان لوگوں کا جال پھیلنا ہوا ہے۔ وہ ہمیں بہر حال لٹکا لیتے"..... جولیانے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا ضروری ہے کہ ہم براہ راست لیما کے اس معاملہ پر پہنچیں اور کسی نزدیک جزیرے پر بھی تو جا سکتے ہیں۔" صدر

"ظاہر ہے ہم لیما جا رہے ہیں۔ اور" عمران نے کہا۔

"اوکے۔ لیما پہنچ کر آپ نے نیوی سب ہیڈ کوارٹر میں رپورٹ ضرور کرنی ہے تاکہ آپ کے بارے میں اعلیٰ حکام کو اطلاع دی جاسکے اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اور"..... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ لوگ اتنی آسانی سے تو مطمئن نہ ہونے والے نہیں ہیں۔ اب یہ لیما میں ہمارے سربراہوں کے تاکہ رشتہ لے سکیں۔" ڈرمین نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو ڈرمین۔ ہم انہیں سنبھال لیں گے۔ تم تک بات نہیں پہنچے گی"..... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تو ڈرمین کے سستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرتے۔ پہلی کارپڑ کافی آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

"لیما پہنچنے میں اب کتنا وقت رہ گیا ہے ڈرمین" عمران نے کہا۔

"تقریباً اڑھائی گھنٹوں کا سفر باقی ہے"..... ڈرمین نے میٹر دیکھتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے انہماک میں سر ہلایا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس نیچے کیبن میں آگیا۔

"عمران صاحب۔ معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ نیوی کے لوگ

نے کہا۔

"ایسا کوئی جزیرہ لیما کے ساحل کے قریب نہیں ہے۔ جو پہلا جزیرہ ہے وہ بھی ساحل سے پچاس ناٹ کے فاصلے پر ہے اور ایکریمین نیوی کے قبضے میں ہے۔ بہر حال فکر مت کرو۔ اب یہ ہو گا کہ قریب آنے پر ڈرمن کو بے ہوش کر کے نیچے کہین میں ڈالنا پڑے گا اور ہم آسانی سے کسی بھی ویران جگہ پر لانچ ہک کر کے آسانی سے نکل جائیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

بلیک سٹریپ کا چیف رائٹ اپنے آفس میں موجود ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

ہیں؟۔۔۔ رائٹ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف آف اسے سیکشن لوسیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو رائٹ بے اختیار چونک پڑا۔ اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کیا دکڑی کی رپورٹ ہے؟۔۔۔۔۔ رائٹ نے استعجب لہجے میں کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم حالات سے یکسر بے خبر رہے ہو؟۔۔۔ لوسیا نے کہا تو رائٹ چونک پڑا۔

"جب مشن تمہارے ذمے لگا دیا گیا تو پھر میں نے کیا کرنا تھا۔ لہجے میں فیصد یقین ہے کہ اسے سیکشن کبھی ناکام رہ ہی نہیں سکتا۔



ہوئے شمال مشرقی میدان کے عقبی ساحل پر رات کو پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں لیبارٹری کو ٹریس کر کے اندر بم نصب کر دیا اور ٹھکے آثارِ قدیمہ کی سیکورٹی پر مامور افراد جن کے ساتھ چار آدمی ہم سے اپنے بھی حفظِ ماتقدم کے طور پر آگئے ہوئے تھے سب کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد لیبارٹری ایک دھماکے سے تباہ کر دی گئی۔ انہیں تلاش کیا گیا تو اطلاع ملی کہ وہ لالچ سے لہیا واپس پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ لہیا اور لاپاز کی سیکشن انچارج ڈیپٹی نے چیکنگ کرائی لیکن یہ لوگ وہاں پہنچے ہی نہیں۔ جب کافی وقت گزر گیا تو ان کی تلاش کی گئی تو پتہ چلا کہ لالچ تو کھلے سمندر میں تھریق پھر رہی ہے اور اس کے کپتان ڈرمین کو بے ہوش کر کے وہاں ڈال دیا گیا تھا اور یہ لوگ غائب تھے۔ پھر پورے لہیا میں ان کی چیکنگ کی گئی لیکن اچانک اطلاع ملی کہ لاپاز سیکشن انچارج ڈیپٹی اپنے ساتھیوں سمیت ایک کونوی میں مرزہ پائی گئی۔ جب بعد میں اطلاع ملی کہ وہ لوگ ڈیپٹی اور ان کے ساتھیوں کے کائنات پر ناراک جا چکے ہیں۔۔۔ نو سیانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ناراک" اس کا مطلب ہے کہ وہ اب یہاں ہیں۔۔۔ رائٹ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک بات ہے کہ اس بار اسرائیلی حکام نے واقعی ذہنِ بورت ڈال دیا ہے انہیں کہ لیبارٹری سے سائنس دان کہیں اور مستقل کر دیتے ہیں اور اب ظاہر ہے وہ لوگ یہاں اس لیبارٹری کو تو

کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس بار واقعی خاص بات ہو گئی ہے۔ اے سیکشن مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔۔۔۔۔ نو سیانے کہا تو رائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔ "کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ ویری ہیڈ۔ میں نے تو اجنبی یقین کے ساتھ اسرائیلی حکام کو جہاز ریفرنس دیا تھا۔ رائٹ نے کہا۔

"جہازی بات درست ہے لیکن ہم واقعی باوجود سخت کوشش کے ناکام رہے ہیں۔ لہیا اور لاپاز دونوں کے سیکشن انچارج بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور لاپاز میں اسرائیلی کی خالی لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یکسر غائب ہو گئی ہے اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں کال کرنا پڑا ہے۔ ہم ہر طرح کا تاوان ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔۔۔۔۔ نو سیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ تجھے تفصیل تو بتاؤ۔۔۔۔۔ رائٹ نے کہا۔

"لہیا میں ہمارے سیکشن انچارج رابرٹ نے ان پر حملے کے یقین ان کی بجائے رابرٹ خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور وہ لوگ لاپاز چلے گئے۔ لاپاز کے ہر راستے پر ہم نے چیکنگ کی ہوئی تھی اور اب کیرے نصب کر رکھے تھے جو میک اپ چیک کر لیتے ہیں اور ہم ہر لحاظ سے مطمئن تھے کہ ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہو گا مگر یہ لوگ لہیا سے ایک پرائیویٹ لالچ کے ذریعے غیر معروف راستے پر سفر کرنے

ٹریس ہی نہ کر سکیں گے اس لئے وہ بھی ناکام ہی واپس جائیں گے۔"  
لوسیائے کہا۔

"ہاں۔ یہ مری تجویز تھی جسے اسرائیل کے صدر نے قبول کر لیا تھا۔ بہر حال اب مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہوگی۔" رائٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہر حال میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ اب ہم اس مشن کو ختم کر رہے ہیں۔ ہاں اگر تم چاہو تو جس لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے اس کے بارے میں مجھے بتا دو تو ہم وہاں ان کے خلاف پکٹنگ کر سکتے ہیں۔" لوسیائے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کام بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور اب وہ اس لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکیں گے۔ اوکے۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں پھر اگر ضرورت ہوئی تو تم سے بات کروں گا۔" رائٹ نے کہا۔

"اوکے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے منبر پر لپک کر نئے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری نو پریذیڈنٹ۔" رابطہ قائم ہوتے ہی اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک سٹریپ فرام ناراک رائٹ بول رہا ہوں۔" صدر صاحب سے بات کرائیں۔ انٹرا ایمرجنسی۔" رائٹ نے

کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔" چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں ناراک سے رائٹ بول رہا ہوں۔" رائٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ہتھیاروں کے بارے میں۔" صدر اسرائیل نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا تو رائٹ نے لوسیائے سے تمام تفصیل دوبہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم لیبارٹری تبدیل نہ کر چکے ہوتے تو یہ لوگ بہر حال وہاں پہنچ ہی گئے تھے۔" صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ اور اب آپ کی اس ذہانت سے بھرپور پیش بندی نے انہیں یکسر ناکام بنا دیا ہے۔ اب یہ ادھر ادھر ہی بھٹکتے پھریں گے۔" رائٹ نے بڑے خوشامد لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری ہی تجویز تھی اور ڈاکٹر اسکن نے بھی اس کا پھل سے انتظام کر رکھا تھا اور اب تو صرف ایک ڈیڑھ ہفتے کا کام رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ان کا وہ حشر ہو گا کہ دنیا ان کے حشر سے عبرت حاصل کرے گی۔" صدر نے کہا۔

"جناب۔ اب یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اس دوسری لیبارٹری

کو ٹریس کر۔ نے کی کوشش کریں گے۔..... رائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن وہ ساری زندگی اس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکیں گے کیونکہ ڈاکٹر راسکین اور میرے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔" صدر نے جواب دیا۔

"بتاب۔ یہ لوگ آپ کے آفس سے بھی معلومات حاصل کر

سکتے ہیں۔..... رائٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں اس لئے میں نے اس بات کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ بہر حال بے فکر رہو۔ ان کا مشن بہر حال ناکام ہو گیا ہے۔ وکٹری فارڈ اسرائیل....." صدر نے بچوں جیسے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کاش یہ لوگ مارے جاتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔" رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فاکس کھول لی کیونکہ اب لوسیا کو کال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ مشن ہی ختم ہو گیا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لیما کے ایک ویران ساحل پر اتار گیا۔ البتہ اس نے لالچ کے کپتان ڈرمن کو بے ہوش کر کے لالچ میں ڈالا اور پھر لالچ کو ساحل کے ساتھ ہک کرنے کی بجائے اسے کھلے سمندر میں واپس دھکیل دیا تاکہ اس لالچ کی اگر نگرانی ہو رہی ہو تو وہ اس میں الجھے رہیں اور وہ اطمینان سے نیما شہر پہنچ جائیں۔ ایک لمبا چکر بٹ کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت شہر میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک پبلک باغ میں چھوڑا اور خود وہ باغ کی ایک سائڈ پر موجود فون بوتھ کی طویل قطار میں سے ایک خالی فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے بہر حال یہ اطمینان تھا کہ چونکہ لاپاز میں وہ اے سیکشن کے کسی آدمی سے نہیں ٹکرائے اس لئے وہ ان کے پاس اور میک اپ سے واقف نہیں ہوں گے اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اس نے فون بوتھ میں داخل ہو کر پہلے انکو انری سے راسن کمب کا نمبر

بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھی اور کار تیزی سے مرکز سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔ عمران اطمینان سے کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ وہ یقیناً ڈیاگی تھی جو لاہور میں اسے سیکشن کی انچارج تھی اور لیما میں ساحل پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھی لیکن وہ لانچ کا انتظار کرتے رہے اور عمران اور اس کے ساتھی شہر میں داخل ہو گئے۔ ڈیاگی نے یقیناً رازداری کی خاطر پبلک فون بوٹھ سے کال کی تھی لیکن شاید اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی آواز براہ راست عمران تک پہنچ رہی ہے۔ ویسے اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ کے الفاظ نہ کہتی تو عمران بھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا۔ کار کے چلے جانے کے بعد عمران ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب بارغ کے ایک خوبصورت کونے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور مشروب سہل کرنے میں مصروف تھے۔

”تم سب دو دو گروپوں کی صورت میں تھریسٹاٹاؤن پہنچو۔ وہاں کسی کو بھی میں سرخ رنگ کی کار کو ہم نے تلاش کرنا ہے۔“ عمران نے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا نمبر اور ماڈل وغیرہ بھی بتا دیا۔

”یہ کس کی کار ہے؟“ جوہانہ نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے ڈیاگی کے فون کرنے کے بارے میں تفصیل بتادی۔

”اب ہم نے اسے گھیر کر کیا کرنا ہے۔ کیا اسے معلوم ہو گا کہ

معلوم کیا اور پھر ابھی وہ نمبر ڈائل ہی کرنے والا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے الفاظ نکلے۔ بولنے والی کوئی عورت تھی۔ عمران نے بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھا بعد ہر سے آواز آئی تھی تو اس سے دو فون بوٹھ پہلے ایک فون بوٹھ میں ایک نوجوان اور خوبصورت مقامی عورت کھڑی فون کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ مخالف سمت میں تھا۔ البتہ اس کی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی کیونکہ وہ خاصے غصے میں بول رہی تھی۔ عمران نے رسیور کان سے لگایا اور اس کے ہونٹ اس طرح حرکت کرنے لگے جیسے وہ کسی سے بات کر رہا ہو لیکن اس کے کان پوری طرح اس عورت کی گفتگو کی طرف لگے ہوئے تھے۔

”ٹھیک ہے۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں لیما شہر میں تلاش کیا جائے۔ ہم نے بہر حال ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم فوراً شہر کے بڑے بڑے چوراہوں پر کیمیرے لے کر پکٹنگ کرو اور جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔ میں تھریسٹاٹاؤن والی کو فون میں رہوں گی۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ اور ہر چوک پر لازماً پکٹنگ ہونی چاہئے ورنہ وہ آسانی سے لیما سے بھی نکل جائیں گے۔“ وہ عورت مسلسل بول رہی تھی اور عمران ہونٹ بھینچے اس کی گفتگو سن رہا تھا۔ پھر عمران نے رسیور رکھا اور فون بوٹھ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائین پر ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ یہ عورت فون بوٹھ سے نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیردنی طرف

سیکنڈ لیبارٹری کہاں ہے"..... صفحہ دے کہا۔

"فی الحال ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے ہم نے ہر طرف کوشش کرنی ہے"..... عمران نے کہا تو اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران بارغ سے باہر آیا اور اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روکا اور اس میں بیٹھ گیا۔

"تھریسٹاؤن"..... عمران نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ تقریباً پچیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی ایک خاصی جدید قسم کی کالونی میں داخل ہو گئی تو عمران نے اسے ایک ریسٹوران کے سامنے رکنے کا کہا اور پھر نیچے اتر کر اس نے بینٹ کی اور پھر اطمینان سے ریسٹوران کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی موڈ کر واپس چلا گیا تو عمران واپس مڑا اور تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جدید طرز تعمیر کی کالونی میں کوٹھیوں کی دیواریں زیادہ اونچی نہ تھیں لیکن بہر حال اتنی اونچی ضرور تھیں کہ اندر کھڑی ہوئی کار باہر سے نظر نہ آ سکتی تھی۔

"اس طرح تو کار تلاش کرنا مشکل ہے"..... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر وہ ریسٹوران کی طرف بڑھ گیا۔ ریسٹوران کا ہال تقریباً خالی تھا۔ اکا دکا افراد کھانے اور پینے میں مصروف تھے۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"میس سر"..... کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں قریب کوئی آٹو ورکشاپ ہے"..... عمران نے کہا۔  
"میس سر۔" داتیس ہاتھ پر مڑ کر آپ آگے جائیں گے تو راسکی آٹو ورکشاپ موجود ہے سر"..... نوجوان نے جواب دیا۔  
"اوکے۔ شکریہ"..... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ورکشاپ میں پہنچ چکا تھا۔

"میس سر"..... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کے آفس میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"یہاں میری ایک فرینڈ رہتی ہے جس کے پاس سرخ رنگ کی فورڈ میک کار ہے"..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رجسٹریشن نمبر بھی بتا دیا۔

"سرخ رنگ کی فورڈ میک ماڈل کار ہمارے پاس تو کبھی نہیں آئی لیکن ایک منٹ۔" میرا خیال ہے کہ میں نے اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے دیکھا ہے۔" وہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کتاب۔ یہ کار تھریسٹاؤن کی کوٹھی جارج لاج میں جاتی ہوئی میں نے دیکھی ہے۔ میں ورکشاپ آنے کے لئے وہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک نظر پڑ گئی..... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"اوہ۔" بے حد شکریہ۔ میں ان کی کوٹھی بھول گیا تھا۔ بے حد شکریہ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اسے کسی حد تک یقین تھا کہ ورکشاپ کے مالک یا ملازموں میں سے کوئی نہ کوئی اس کے بارے میں جاننا ہو گا کیونکہ ایک تو سرخ رنگ

ہی بہت کم تعداد میں آتا ہے دوسرا یہ جدید ماڈل کی کار تھی اور ورکشاپ سے متعلق آدمی کی چونکہ یہ مخصوص فیلڈ ہوتی ہے اس لئے وہ لاشعوری طور پر اسے ضرور چیک کرتا ہے اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ سڑک پر آکر ابھی چوک پر پہنچا ہی تھا کہ اس نے دور سے جو لیا اور صفدر کو ایک درخت کے نیچے کھڑے دیکھا تو وہ قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھ گیا۔

"اب یہاں کار کیسے تلاش کریں عمران صاحب"..... صفدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے تلاش کر لیا ہے۔ باقی ساقھی کہاں ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک اور سائیڈ پر گئے ہیں تاکہ کار تلاش کی جاسکے لیکن تم نے کیسے معلوم کر لیا"..... جو لیانے کہا تو عمران نے اسے کار تلاش کرنے کی تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ واقعی ذہانت اسے ہی کہتے ہیں"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیانے بھی اس کی بات سن کر اس طرح سر ہلایا جیسے وہ صفدر کی بات کی تائید کر رہی ہو۔

"جہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پمپل ہو گا۔ وہ مجھے دے دو اور پھر جارج لاج پہنچ جاؤ"..... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک جھوٹا سائیکل چوٹا سا پمپل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے لے کر جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ

گیا۔ جارج لاج ایک درمیانے درجے کی رہائش گاہ تھی۔ اس کی چار دیواری بھی اتنی اونچی نہ تھی جتنی باقی کوٹھیوں کی تھی اور عمران چونکہ سڑک کے دوسرے کنارے پر تھا جو خاصا اونچا تھا اس لئے اسے پورچ میں موجود سرخ رنگ کی کار نظر آگئی تو عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رنگ گئی۔ وہ سڑک کر اس کر کے سائیڈ گلی میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے گیس پمپل نکال کر اس کا رخ عمارت کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سبک سبک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپول اندر جا گرے تو عمران نے پمپل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھا چلا گیا۔ پھر ایک لمبا ٹیکر کاٹ کر وہ جب واپس سامنے کے رخ پر پہنچا تو اس کے سارے ساتھی سامنے پنجوں پر بیٹھے اس طرح باتیں کرنے میں مصروف تھے جیسے کھلی فضا سے لطف اندوز ہو رہے ہوں۔ عمران ان کی طرف بڑھ گیا۔

"عقبی سمت میں کوٹھی کی چھت ہے اس لئے ہمیں گلی سے اندر جانا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"آپ یہاں ٹھہریں۔ میں جاتا ہوں"..... تنویر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سڑک کر اس کر کے گلی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ دیواریں زیادہ اونچی نہ تھیں اس لئے وہ آسانی سے دیوار چھلانگ کر اندر داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد پھانک کا پھوٹا حصہ مکمل کیا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور سڑک کر اس کر کے اندر داخل ہو گئے۔ سب سے آفریں صفدر اندر آیا تھا۔ اس نے پھانک

اور تار موجود تھی۔ اس نے فون کو مخصوص پوائنٹ سے لنک کیا اور فون پیس اس نے عمران کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر رکھ دیا۔  
"ارے یہ تو گیس سے بے ہوش ہے اور اس کا اینٹی بھی تو صفدر کے پاس ہو گا"..... عمران نے ٹیبلٹ چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ابھی اس بات کا خیال آیا ہو۔

"میں لے آئی ہوں"..... جو لیا نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر وہ ڈیاگی کی طرف بڑھ گئی۔  
"اوہ۔ اسے کہتے ہیں سلیٹ اور سنگھڑ پن"..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار مسکرا دی لیکن اس نے مڑ کر کوئی جواب نہ دیا بلکہ شیشی کا ڈسکن بنایا اور اس نے شیشی کو اس عورت کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی بٹائی اور اس کا ڈسکن بند کر کے وہ واپس مڑی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔  
"تو تمہیں اب سلیٹ اور سنگھڑ پن یاد آنے لگ گیا ہے"..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جہاں مقابلہ ہو وہاں فیصلہ تو انہی دو خصوصیات پر ہوتا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔  
"مقابلہ۔ کیا مطلب"..... جو لیا نے چونک کر اور حیرت بھری لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے بیک وقت دو موجود ہوں"..... عمران نے کہا۔  
"تم مرزد واقعی جتنے بھی باکردار بنو ندیدے پن سے باز نہیں

بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پوری کو نمٹی کا جائزہ لے لیا۔ کو نمٹی میں چھ افراد موجود تھے جن میں ایک وہی عورت تھی جس نے فون بوتھ پر کال کی تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق وہ ڈیاگی تھی۔

"اس ڈیاگی کو کرسی سے باندھ دو اور باقی افراد کا اس طرح خاتمہ کرو کہ آواز باہر نہ جائے"..... عمران نے کہا۔  
"تمہیں اس کا نام کیسے معلوم ہو گیا ہے"..... جو لیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ بتا رہا ہے کہ یہ لاپاز میں اسے سیکشن کی انچارج ڈیاگی ہو سکتی ہے۔ بہر حال ابھی معلوم ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ ڈیاگی سے آپ نے پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے کیوں نہ اسے تہہ خانے میں لے جائیں کیونکہ یہ گنجان آباد کا کوئی ہے"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا"..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈیاگی کو تہہ خانے میں ایک کرسی پر بٹھا کر سیوس سے باندھ دیا گیا جبکہ باقی افراد کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

"یہاں فون پوائنٹ موجود ہے۔ تم اوپر سے فون لے آؤ۔" عمران نے جو لیا سے کہا اور خود کرسی گھسیٹ کر وہ ڈیاگی کے سامنے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جو لیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں فون پیس

آتے..... جو لیانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جب دید پن سے کچھ نظر نہیں آتا تو پھر ندید پن کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے“..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا لیکن اسی لمحے ڈیاگی نے کرپستے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں بیٹھی رہی اور پھر یلکھت اچھل پڑی۔

”کیا۔ یہ کیا مطلب۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم“..... عورت نے انتہائی حریت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے میڈم ڈیاگی“..... عمران نے کہا تو ڈیاگی باوجود بندھی ہونے کے اسی طرح اچھل کر کرسی سمیت نیچے جا گری۔ ”دیکھا تم نے میرے نام کا رعب“..... عمران نے اٹھتے ہوئے جو لیا سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ڈیاگی کو کرسی سمیت سیدھا کر دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے رسی اور گانٹھ کو باقاعدہ چیک کیا۔

”تم اس کے پیچھے کھڑی ہو جاؤ۔ یہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہے۔ میرا مطلب ہے سلیپ منڈ اور سنگھڑ ہے“..... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔ البتہ وہ کرسی سے ابھی اور ڈیاگی کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

”تم۔ تم یہاں۔ اس جگہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب“..... ڈیاگی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”چہلے تو یہ بات کنفرم کر دو کہ تمہارا نام ڈیاگی ہے اور تم لا پاڑ

میں اے سیکشن کی انچارج ہو“۔ عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم یہاں تک کیسے پہنچے۔ میری تو تم سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی“..... ڈیاگی نے کہا تو عمران نے اسے فون بوتھ میں ہونے والی بات سننے سے لے کر یہاں تک پہنچنے تک کی تمام تفصیل بتا دی تو ڈیاگی کی آنکھیں حریت سے پھیلی چلی گئیں۔

”مجھے تسلی ہے کہ تمہاری جو شہرت میں نے سنی تھی تم اس سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔ لیکن اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو“۔ ڈیاگی نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنا ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے“..... عمران نے کہا۔

”مجھے کیا معلوم۔ مجھے معلوم بھی کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمارا تعلق ویسے بھی لیبارٹری سے نہیں تھا۔ ہمارا مشن تو صرف تمہارا خاتمہ تھا اور بس“..... ڈیاگی نے جواب دیا۔

”اے سیکشن کا چیف کون ہے“..... عمران نے کہا۔

”میڈم لوسیا۔ وہ ناراک میں ہوتی ہے“۔ ڈیاگی نے جواب دیا۔

”اس کا ایڈریس بتاؤ اور ساتھ ہی فون نمبر بھی“۔ عمران نے کہا۔

”سوری۔ نہ مجھے ایڈریس معلوم ہے اور نہ ہی فون نمبر“۔ ڈیاگی

نے یلکھت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”کیا تم چاہتی ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے“..... عمران نے سرد



لجے میں کہا۔

”جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ میں تمہیں روک نہیں سکتی۔ ویسے درست بات یہی ہے کہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔“ ڈیاگی نے کہا۔ اس کا بچہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اب صدر پر اتر آئی ہے۔

”تمہیں اسے فون تو کرنا پڑتا ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”بس جو میں نے بتا دیا ہے وہی کافی ہے۔ اب تم میرے ٹکڑے بھی کر دو تو میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”کمال ہے۔ تریباہٹ بھی کہاں کہاں سامنے آتی ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں کام کر دوں اس پر۔“ جو یانے کہا۔

”نہیں۔ تم بس اس کی رسیاں چیک کرتی رہو۔ میں ابھی آرہا ہوں۔“ عمران نے کہا اور تیز قدم اٹھاتا وہ تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔“ اوپر موجود صدر نے عمران کو آتے دیکھ کر کہا۔

”میڈم ڈیاگی تریباہٹ کا شکار ہو گئی ہے اور تریباہٹ کو تم جانتے ہو۔ موت بھی نہیں توڑ سکتی اس لئے مجبوراً اس پر نسخہ استعمال کرنا پڑے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسی تریباہٹ۔“ صدر نے حیران ہو کر کہا۔

”ابھی آکر بتاتا ہوں۔“ عمران نے کہا اور ساعتیہ کے کمرے کا

دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ کمرے سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک دھاگے سے بندھا ہوا انتہائی لمبرود صورت گنڈا کپڑا تھا جو ہوا میں کھل رہا تھا۔

”اود اچھا۔ یہ واقعی تریباہٹ کو توڑ دے گا۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا سیوہیاں اتر کر تہہ خانے میں داخل ہوا تو ڈیاگی ہونٹ پیچھے کر سی پر اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس نے نہ بولنے کی قسم کھالی ہو جبکہ جو یانے کے عقب میں کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران ان کے چہرے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ جو یانے اسے بولنے پر مجبور کیا ہو گا لیکن اس نے انکار کر دیا ہو گا اس لئے جو یانے کے چہرے پر شدید غصہ ابھر آیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس لئے خاموش تھی کہ عمران نے اس سے معلومات حاصل کرنا نہیں ور۔ شاید وہ اس کی گردن توڑ چکی ہوتی۔

”یہ لو جو یانے۔ یہ کپڑا ڈیاگی کے کالر کے اندر چھوڑ دو۔“ عمران نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا اور کھلاتا ہوا کپڑا ڈیاگی کی آنکھوں کے سامنے اگیا تو ڈیاگی کا چہرہ یکثرت انتہائی متغیر سا ہو گیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

”نہیں۔ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ تم خود کرو۔“ جو یانے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

”چلو ایسے ہی جی۔ اب دیکھنا کہ یہ کپڑا کیسے میڈم ڈیاگی کی کمر پر

"ڈیگی بول رہی ہوں۔ میڈم لوسیا سے بات کراؤ۔" عمران کے منہ سے ڈیگی کی آواز نکلی تو ڈیگی کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگی گئیں۔ لیکن اس کے منہ پر بیوی لہ جولیہ کا ہاتھ تھا اس لئے وہ بول نہ سکتی تھی۔

"اوہ۔ چیف ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہیں۔ آپ کو ایک منٹ ہونڈ کرنا ہوگا۔ دوسری طرف سے آجائے۔" اوکے عمران نے کہا۔

"سیٹیو چیف بول رہی ہوں۔" پھر واقعی تقریباً ایک منٹ کی خاموشی کے بعد ایک گرجت سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیگی بول رہی ہوں چیف۔" عمران نے جان بوجھ کر چیف کا تلفظ کہا کیونکہ فون انڈیکٹر نے والی لڑکی نے اوسیا لوسیا لوسیا کہا تھا اور پھر لوسیا نے بھی اپنا تلفظ چیف کہہ کر کر دیا تھا۔

"اوہ۔ تم کہاں سے بول رہی ہو؟" دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت لیمیا میں ہوں چیف۔ ہم یہاں پاکیشیائی مہجنوں کو تلاش کر رہے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"کیوں؟" دوسری طرف سے قدرے سختی سے کہا گیا۔

"چیف۔ وہ جس طرح لاپاز سے نکلیں گے وہاں اس میں پناہی ہوں کہ وہ اب میرے ہاتھوں میں پناہ دیں۔" عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم واپس جاؤ۔ اب ان سے نیچے بھاگنے کا کوئی فائدہ

چھل قدمی کرتا ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے ڈیگی کی شرٹ کے کالر کو عقبی طرف سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کرو ایسا۔ رک جاؤ۔" ڈیگی نے لپکتے ہذیبی انداز میں چیخے ہوئے کہا اور اس کے بندھے ہوئے جسم نے بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے تھے۔ اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح کپکپا رہے تھے جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"ایڈریس بتاؤ اور فون نمبر بھی۔ ورنہ۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈیگی نے فوراً ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے کیرا نیچے فرش پر پھینک کر اس پر بوٹ رکھ دیا۔

"جولیا۔ اس کا منہ بند کر دو۔" عمران نے جولیا سے کہا اور خود اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پر ریس کر دیئے۔ "انکوائری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر دیں۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر ریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سن رائز کلب۔" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ارے کیا ہوا۔ مقابلہ تم نے جیت لیا ہے۔ ویری گڈ۔“ عمران نے کہا۔

”جہارا کیا خیال تھا کہ ڈیاگی اور لوسیا واقعی متبادل لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں گی حالانکہ اس قدر ٹاپ سیکرٹ اسرائیلی حکام ان لوگوں کو کیسے بتا سکتے ہیں.....“ جوہانے عمران کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے اے سیکشن کو ہمارے مقابلے پر لاکھڑا کیا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید انہوں نے ایسا ہی انتظام متبادل لیبارٹری پر کیا ہو اس لئے میں نے کوشش کی ہے لیکن واقعی ایسا نہیں ہے.....“ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تو اب کیا کرنا ہے۔ اس بار واقعی ہمیں ایسے انداز میں ڈانچ دیا گیا ہے کہ کوئی راستہ ہی نظر نہیں آ رہا.....“ صفدر نے کہا۔

”اب آخری صورت یہی ہے کہ اسرائیل کے صدر سے بات کی جائے.....“ عمران نے کہا۔

”کس حیثیت سے عمران صاحب.....“ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ بہر حال اب یہاں رکھنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا اس لئے فی الحال ہمیں فوری طور پر ناراک پہنچنا ہو گا اور وہاں سے آگے کا کوئی راستہ تلاش کریں گے۔“ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ صفدر اور جوہانہ بھی طویل سانس لے کر اس کے پیچھے چل پڑے تھے۔

نہیں ہے۔ وہ اب شاید ہی لیہامیں رکھیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک لیہام سے نکل بھی گئے ہوں کیونکہ ان کا مشن ناکام ہو گیا ہے اس لئے اب وہ یہاں کیوں وقت ضائع کریں گے.....“ لوسیانے کہا۔

”ہو سکتا ہے جیف کہ انہیں یہاں کسی ذریعے سے اطلاع مل جائے کہ متبادل لیبارٹری کہاں ہے اور وہ اوجہ کا رخ کر لیں۔“ عمران نے کہا۔

”کیا جہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ڈیاگی۔ جب کسی کو بھی معلوم نہیں سوائے اسرائیلی حکام کے حتیٰ کہ میرا خیال ہے کہ بلیک سرنیپ کے جیف راسٹ کو بھی معلوم نہیں ہو گا تو انہیں یہاں سے کیسے معلوم ہو جائے گا۔ تم واپس جاؤ.....“ دوسری طرف سے عسلی لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”میں جا رہا ہوں جوہانہ۔ اب فیصلہ تم خود کر لو کہ تم میں سے کون سلیقہ مند اور سکھ رہے.....“ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سیزجیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کوئی بات بنی ہے یا نہیں عمران صاحب.....“ باہر موجوہ صفدر نے کہا۔

”فی الحال تو سلیقہ مندی اور سکھراپے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ دیکھو کون جیتی ہے۔ پھر ہی کوئی بات بنے گی.....“ عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوہانہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیدھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئی۔

کے ذہن میں خدشات پیدا کر دیئے تھے۔

”ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں سر..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ ڈاکٹر راسکن خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

”یس ڈاکٹر راسکن۔ کوئی خاص بات....“ صدر نے نرم لہجے میں کہا۔

”سر۔ لیبارٹری کی ایک انتہائی اہم مشین خراب ہو گئی ہے۔ اس کا ایک پرزہ ناراک سے ملتا ہے اور اس کے لئے مجھے خود ناراک جانا ہو گا۔ آپ کے حکم پر چونکہ لیبارٹری کو سیلڈ رکھا گیا ہے اس لئے آپ کی اجازت ضروری ہے.....“ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”کیا آپ کے بغیر یہ پرزہ ناراک سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔“ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ کیا تو جاسکتا ہے لیکن پھر انہیں لیبارٹری کا محل وقوع بتانا پڑے گا جبکہ مجھے پہلے اسرائیل آنا ہو گا اور وہاں سے ناراک جانا ہو گا اور پھر ناراک سے پھر واپس اسرائیل اور اسرائیل سے لیبارٹری پہنچنا ہو گا۔ اس طرح معاملات خفیہ رہیں گے.....“ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”آپ پرزے کے بارے میں تفصیلات بتادیں۔ میں ناراک سے یہ پرزہ منگو کر یہاں اپنے پاس رکھ لوں گا اور آپ کو کال کر لوں گا۔ آپ یہاں آکر یہ پرزہ لے کر واپس چلے جائیں۔ آپ کا بذات خود

اسرائیل کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی مٹر نم گھنٹی بج اٹھی۔

”یس.....“ صدر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”ڈاکٹر راسکن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں بیتاب.....“ دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر راسکن.....“ صدر نے بری طرح چونک کر کہا۔

”یس سر.....“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کراتیں بات.....“ صدر نے کہا۔ ان کے چہرے پر بے اختیار تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ڈاکٹر راسکن اس وقت اس فارمولے پر کام کر رہے ہیں جس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ لگے ہوئے تھے اس لئے ان کی طرف سے اس طرح اچانک کال نے ان

آدھے گھنٹے بعد انہیں کرنل پلومر کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور نموس ورزشی جسم کا مالک کرنل پلومر ر اندر داخل ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی سیلوٹ کیا۔

"تھینک کرنل پلومر" صدر نے کہا۔

"تھینک یو سر" کرنل پلومر نے جواب دیا اور مؤدبانہ انداز میں سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کرنل پلومر۔ آپ سپیشل سروسز کے چیف ہیں اور اس لحاظ سے آپ میری نظروں میں انتہائی ذمہ دار شخصیت ہیں" صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر" کرنل پلومر نے کہا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

"آپ کانگراؤ کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا ہے" صدر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ نو سر" کرنل پلومر نے جواب دیا۔

"آپ ملٹی انٹیلی جنس سے سپیشل سروسز میں آئے ہیں یا کسی اور ایجنسی سے" صدر نے کہا۔

"سر۔ میں ملٹری انٹیلی جنس میں رہا ہوں۔ پھر مجھے سپیشل سروسز میں ٹرانسفر کیا گیا ہے" کرنل پلومر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا انتخاب غلط نہیں ہے۔ اب

ناراک جانا خطرناک بھی ہو سکتا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ بہر حال ابھی اس فارمولے کے پیچھے ہوں گے اور وہ عمران خود سائنس دان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو پہچانتا ہو" صدر نے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں سر۔ لیکن پھر ایسا ہے کہ آپ کسی انتہائی ذمہ دار آدمی کو یہاں لیبارٹری بھیجا دیں۔ میں اسے مکمل طور پر بریف کر دوں گا اور وہ پرزہ لا کر اسی طرح مجھے پہنچا دے۔ اس طرح بہت سا وقت بھی بچ جائے گا اور یہاں کام بھی ہوتا رہے گا ورنہ پھر کام رک جائے گا" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ میں سپیشل سروسز کے کرنل پلومر کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں" صدر نے کہا۔

"میں سر۔ ویسے میں انہیں جانتا ہوں۔ وہ ریڈ لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر بھی رہے ہیں" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں گے" صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے انٹرکام کارسیور اٹھایا اور ایک بین پریس کر دیا۔

"میں سر" دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پلومر کو میرے آفس بھیجو" صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھ دی۔ پھر تقریباً

کرا دے گا۔ پھر آپ قبرص سے واپس اسرائیل آئیں گے اور اسرائیل سے ناراک جائیں گے۔ وہاں سے یہ پرزہ لے کر واپس اسرائیل آئیں گے اور یہ پرزہ آپ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچا دیں گے۔ یہاں سے ڈاکٹر واسکن یہ پرزہ خود آکر لے جائیں گے اور یہ کام آپ نے استہائی رازداری اور تیزی سے کرنا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”یس سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی۔“ .. کرنل پلومر نے کہا۔

”اوکے۔ آپ آج ہی روانہ ہو جائیں۔ آپ کے بارے میں ہدایات سکاپر پہنچ جائیں گی۔“ .. صدر نے کہا تو کرنل پلومر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے آفس سے باہر چلا گیا تو صدر کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرتے۔

میری بات غور سے سنیں۔ اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں انتہائی اہم فارمولے پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر واسکن اس لیبارٹری کے انتہارج ہیں جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہی ہے لیکن باوجود سرتور کو شش کے اس لیبارٹری کو وہ ٹریس نہیں کر سکتے۔ لیبارٹری میں ایک اہم ترین فارمولا کمز ہونے والا ہے لیکن کسی مشین کا کوئی پرزہ خراب ہو گیا ہے جو ناراک سے مل سکے گا۔ ڈاکٹر واسکن کا تو خیال تھا کہ وہ خود یہ پرزہ لے آئیں لیکن میں نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ آپ اس لیبارٹری میں جا کر ڈاکٹر واسکن سے ملیں۔ وہ آپ کو تفصیلات بتائیں گے۔ پھر آپ واپس اسرائیل آئیں اور پھر یہاں سے ناراک جائیں اور وہاں سے پرزہ لے کر واپس اسرائیل آئیں اور پھر اسے ڈاکٹر واسکن تک پہنچا دیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ سے واقف نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر واسکن کو وہ پہچان سکتے ہیں۔ کیا آپ اس کام کے لئے تیار ہیں؟..... صدر نے کہا۔

”یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی سر۔“ .. کرنل پلومر نے کہا۔

”یہ لیبارٹری جس کا کوڈ نام سٹار لیبارٹری ہے یہ قبرص کے مغربی علاقے کے بڑے شہر سکاپر کے قریب ہے۔ آپ نے سکاپر پہنچ کر وہاں کے ہوٹل گراند کے میجر ہڈسن سے ملنا ہے۔ اسے آپ کے بارے میں تمام ہدایات مل جائیں گی۔ وہ آپ کی ملاقات ڈاکٹر واسکن سے

"مائیکل بول رہا ہوں عمران نے کہا۔  
"گراہم بول رہا ہوں بنجاب۔" دوسری طرف سے گراہم کی  
آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات" عمران نے کہا۔  
"ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا  
دوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔  
"کیسی رپورٹ"..... عمران نے چونک کر کہا۔  
"اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف کرنل پلومر ایک سائنسی  
مشین کا پرزہ خریدنے سے کہا آیا ہے۔" گراہم نے کہا۔  
"سپیشل سروسز کا کرنل پلومر اور سائنسی مشین کا پرزہ۔ کیا  
مطلب ہوا اس بات کا"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آئی"..... گراہم نے کہا تو  
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تم نے سمجھنے کے لئے مجھے فون کیا ہے لیکن فیس دینا پڑے  
گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ کرنل پلومر ایسا آدمی ہے جس کا کوئی تعلق  
سائنسی مشینری سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا خصوصی طور پر  
اسرائیل سے ناراک آکر سائنسی مشینری کا پرزہ خریدنا انتہائی عجیب  
سی بات ہے حالانکہ یہ کام کسی سائنس دان کا تو ہو سکتا ہے کسی  
سپیشل سروسز کے آدمی کا تو نہیں ہو سکتا اور چونکہ وہ اسرائیل سے آیا

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ناراک کی ایک رہائش  
گاہ میں موجود تھا۔ اس رہائش گاہ کا انتظام فارن انکسٹ گراہم کے  
ذریعے کیا گیا تھا۔ عمران نے یہاں پہنچ کر ہر طرح کی کوشش کر لی۔  
فلسطین کی اس مہجسی سے بھی رابطہ کر کے دیکھ لیا جس کا کوئی نہ  
کوئی رابطہ اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس سے تھا لیکن متبادل  
بسیار مٹری کے بارے میں کہیں سے کوئی بھی اشارہ تک نہ مل سکا۔  
"عمران صاحب۔ اس بار تو واقعی ہمارے سامنے دیوار کھڑی کر  
دی گئی ہے۔ کوئی راستہ ہی نہیں مل رہا۔" صفدر نے کہا۔  
ہاں اور اسرائیل جو اختیار بنا رہا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔  
پانی کی کمی کے باعث انسانوں کی کیا حالت ہو گی اس لئے مجھے یقین  
ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی امداد کرے گا"..... عمران نے کہا  
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو  
عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسور اٹھالیا۔

یہ کرٹل پلومر اس وقت کہاں ہے؟ عمران نے پوچھا۔

”ہوٹل سٹانزا کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں۔“ گراہم نے جواب دیا۔  
”اور اس میجر کے بارے میں کوئی معلومات مل سکتی ہیں۔“

عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں؟“ گراہم نے کہا۔

اس سے اگر یہ معلوم کیا جائے کہ کرٹل پلومر کس پرزے کے حصول کے لئے کہاں آیا ہے تو شاید کوئی خاص بات سامنے آ جائے۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔“ گراہم نے جواب دیا۔

”تو جیسے اس بارے میں معلومات حاصل کرو۔ پھر دیکھیں گے کہ کیا اس کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے گراہم کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔“ صفدر نے کہا۔

”کیا اہمیت دوں۔ سائنسی مشینری کا پرزہ لینے ایک آدمی اسرائیل سے آیا ہے تو اس میں آخر خاص بات کیا ہے؟“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اصل بات تو یہی ہے کہ سائنس دان کی بجائے سپیشل سروسز کے چیف کو بھیجا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس پرزے کو راز

ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے کر آپ سے یہ بات سمجھ لوں۔“ گراہم نے کہا۔

”تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے؟“ عمران نے کہا۔

”کرٹل پلومر یہاں ہوٹل سٹانزا میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس نے سائنسی مشینری فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی فرم کے میجر کو کال کیا اور اس کو اپنا مکمل تعارف کرایا جس پر وہ میجر ہوٹل سٹانزا پہنچ گیا اور کرٹل پلومر اسے کمرے میں لے گیا اور پھر دو گھنٹے بعد وہ میجر واپس چلا گیا۔ چونکہ میجر کی ملاقات نیچے ہال میں ہوئی تھی اور

اسرائیل کا نام اور سپیشل سروسز کے ساتھ ساتھ کرٹل پلومر کے الفاظ سامنے آئے تھے اس لئے وہاں کے ایک دیڑرنے جو میرا آدمی ہے، مجھے اطلاع دی۔ جب یہ اطلاع مجھ تک پہنچی تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے اپنے طور پر اسرائیل سے معلومات حاصل کیں تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ کرٹل پلومر واقعی اسرائیل کی سپیشل

سروسز کا چیف ہے اور سب سے اہم بات جو اسرائیل سے معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ کرٹل پلومر کی اسرائیل سے روانگی سے قبل اسرائیل کے صدر سے اس کی خصوصی ملاقات ہوئی تھی اور کرٹل پلومر نے اپنے آفس میں کہا کہ وہ صدر اسرائیل کی خصوصی ہدایت پر ٹاپ سیکرٹ

مشن پر جا رہا ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اسے بہر حال آپ کے نوٹس میں لایا جائے۔“ گراہم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس بات کو نوٹ کر لیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں نے اس بات کو نوٹ کر لیا ہے۔“ عمران نے کہا۔



میں رکھنا چاہتے ہیں..... جو دیکھا ہے کہہ رہا ہے۔  
 "پرزے کو نہیں بلکہ اس مشین کو جس میں یہ پرزہ لگتا ہے۔  
 ارے - ارے - اوہ - اوہ..... عمران بات کرتے کرتے یکجہت  
 اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

رکھ دیا۔  
 "کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ آپ یکجہت پر جوش ہو گئے ہیں۔  
 صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ قدرت کو مسلمانوں پر رحم اگیا ہے۔ وہ  
 انہیں کرڈوں کی تعداد میں پیسا نہیں مارنا چاہتی۔ اسرائیل کے  
 صدر نے سائنسی مشین کے پرزے کے حصول کے لئے خصوصی طور  
 پر کرنل پلومر کو بھیجا ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ  
 کوئی سائنس دان یہاں آئے کیونکہ وہ سائنس دان پہچانا جا سکتا  
 تھا..... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ پرزہ اس لیبارٹری میں جانا ہے جس کی  
 ہم تلاش کر رہے ہیں..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے اور یہ قدرت کی طرف سے  
 خصوصی امداد ہے..... عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات  
 میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو  
 عمران نے رسیور اٹھایا۔

"مائیکل بول رہا ہوں..... عمران نے کہا۔  
 "گراہم بول رہا ہوں۔ کام ہو گیا ہے۔ آپ شیلڈز روڈ پر آ

جائیں۔ میں خود وہیں ہوں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "اوکے۔ ہم آ رہے ہیں..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا..... سب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔  
 "اوہ - اوہ۔ واقعی ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ واقعی ایسا ممکن ہو  
 سکتا ہے..... عمران نے کہا تو سب حیرت سے اس کی شکل دیکھنے  
 لگے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے  
 شروع کر دیئے۔  
 "گراہم بول رہا ہوں..... رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز

سنائی دی۔  
 "مائیکل بول رہا ہوں گراہم۔ کیا تم اس کرنل پلومر کو کسی  
 طرح اغوا کر کے کسی ایسے پوائنٹ پر پہنچا سکتے ہو جہاں اس سے پوچھ  
 گچھ کی جاسکے..... عمران نے کہا۔  
 "اغوا کر کے۔ لیکن پھر تو اسے ہلاک کرنا پڑے گا اور وہ بہر حال  
 اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف ہے..... گراہم نے ہچکچاتے  
 ہوئے کہا۔

"اس کا روڈ ایکسپریٹ منٹ بھی تو ظاہر کیا جا سکتا ہے..... عمران  
 نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا..... گراہم نے کہا۔

آؤ چھیں۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ صاحب نے مسکراتے ہوئے

تھوڑی دیر بعد ان کی کار شیڈز روڈ پر واقع گراہم کے ایک خصوصی اڈے میں داخل ہو رہی تھی۔ گراہم بذات خود وہاں موجود تھا۔

”یہ اچانک کیا ہو گیا عمران صاحب۔ پہلے تو آپ نے اسے اہمیت نہ دی تھی۔۔۔ گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بس اچانک ہی یہ خیال آگیا کہ گراہم جیسا عقلمند آدمی دیے تو بات نہیں کرتا۔۔۔ عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہ خانے میں پہنچے تو وہاں کرسی پر ایک بے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ کرسی کے اوڑاس کے جسم کے گرد موجود تھے۔

”کوئی پراہم تو نہیں، دواسے اغوا کرنے میں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں، بتنا۔۔۔ یہاں ایک گروپ ہے جو ایسے کاموں میں ماہر ہے۔“ گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اس کی فوری تلاش تو شروع نہیں ہو جائے گی۔“ عمران نے کہا۔

”اود نہیں عمران صاحب۔ یہ مسلسل شراب نوشی ناخادی ہے۔

اس نے اپنے کم سن میں چار بوتلیں اکٹھی منگوائی تھیں اور کمرہ بند کر لیا تھا۔ اس کا سب سے پہلی سمجھا جائے گا کہ اب ساری رات یہ کمرے میں ہی رہے گا۔“ گراہم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ سپیشل سروسز کا چیف ہے اس لئے ہر لحاظ سے تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیں خصوصی انتظام کرنا ہو گا۔“ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھ کر چند لمحے غور سے کرنل پلومر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کمیا انتظام۔“ ساتھ ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے گراہم نے پونک کر کہا۔

”میں تمہیں ایک انجکشن لکھ کر دیتا ہوں۔ یہ منگوا لو۔ اس سے کام آسان بھی ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں اسے ہلاک بھی نہ کرنا پڑے۔ ورنہ اس کی ہلاکت سے معاملات خاصے خراب بھی ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ انجکشن لکھ دیں۔“ گراہم نے کہا تو عمران نے سامنے میز پر موجود کاغذ اٹھایا اور جیب سے قدم نکال کر اس نے کاغذ پر کچھ لکھا اور کاغذ گراہم کی طرف بڑھا گیا۔

”البتہ جاننے سے پہلے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ابتدائی بات چیت ہو جائے۔“ عمران نے کہا۔

میں اپنے آدمی جیفزے کو بھیج دیتا ہوں۔ دواسے ہوش میں لے آئے گا۔ میں خود جا کر انجکشن لے آتا ہوں کیونکہ یہاں ڈاکٹری رپورٹ کے بغیر کوئی انجکشن فروخت نہیں کیا جاتا۔“ گراہم نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گراہم کے جانے کے کچھ

دور بعد ایک دہلائے لٹا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اے ہوش میں لے آتا ہے جناب....." نوجوان نے کہا۔

"ہاں....." عمران نے کہا تو نوجوان نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ کرنل پلومر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی واپس جیب میں رکھ لی۔

"تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اور یہ کرسی شاید صدیوں پہلے کے میکینزم پر مبنی ہے۔ یہ آسانی سے ٹانگ موڑ کر اس کے راڈز کھول لے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینزے خاموشی سے مڑا اور اس کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل پلومر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار آنکھیں کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ راڈز میں جکڑا ہوا تھا اس لئے صرف کسمساکر ہی رہ گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔" یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ وہ ہول کا کردہ۔ اوہ۔ اوہ۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے۔ اس نے آنکھیں کھولتے ہی انتہائی حیرت بھرے انداز میں احوادِ سر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حیرت ٹپک رہی تھی۔

"جہاز کا نام کرنل پلومر ہے اور تم اسرائیل کی سپیشل سروسز کے

چیف ہو۔" عمران نے ایکریٹین لکے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا۔ کیا۔" کرنل پلومر بڑے توجہ سے تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی تھا اس لئے اس حالت کے باوجود اس نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے انسا سوال کر دیا تھا۔

"میرا نام روبہر ہے اور میرا تعلق ایکریٹین کی مخصوص ٹی ایس ایجنسی سے ہے۔" عمران نے کہا۔

"مجھے کیوں پکڑا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں۔" کرنل پلومر نے ایک بار پھر ہونٹ جھاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم نے یہاں ایک ایسی فرم کے میجر سے پراسرار ملاقات کی ہے جو ممنوعہ سائنسی مشینری خفیہ طور پر فروخت کرتے ہیں اور تم نے اس سے کوئی سائنسی پرزہ طلب کیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر اس سے ایکریٹین کی کسی ایجنسی کا کیا تعلق۔ یہ کوئی ایسا پرزہ نہیں ہے کہ جس سے کوئی دفاعی اسلحہ بن سکے۔ یہ تو عام سی سائنسی تحقیقاتی لیبارٹری کی مشین کا پرزہ ہے۔" اس بار کرنل پلومر کے لہجے میں اعتذار ابھر آیا تھا۔

"جہاز کا تعلق سپیشل سروسز سے ہے اور سپیشل سروسز دفاع کے لئے کام کرتی ہے اور تم خود سپیشل سروسز کے چیف ہو۔ جہاز خود یہاں آنا اور اس انداز میں پرزہ حاصل کرنا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ یہ سارا سلسلہ کسی دفاعی ہتھیار کے سلسلے میں ہے۔" عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم بے شک میجر سے بات کر لو۔۔۔۔۔ کرنل پلومر نے کہا۔

”اس سے بھی بات ہو جائے گی۔ تم اپنی بات کرو۔۔۔۔۔ عمران نے سر دلچھے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہ سائنسی تحقیقاتی مشین کا پرزہ ہے اور اسرائیل کی ایک تحقیقاتی لیبارٹری کے لئے چاہئے تھا۔“ کرنل پلومر نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوتی تو اسے ویسے بھی منگوایا جاسکتا تھا یا کسی سائنس دان کو بھی بھیجا جاسکتا تھا۔ خصوصی طور پر سپیشل سروسز کے چیف کو بھیجتا رہا ہے کہ معاملات انتہائی گہرے ہیں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ دراصل مسئلہ اور ہے۔ اس لیبارٹری میں ایسے فارمولے پر کام ہو رہا ہے جس کے خلاف ایک ایشیائی ملک کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔“ کرنل پلومر نے کہا تو عمران بے اختیار چو نک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ہلکتی تیز ہلک آنسو آئی تھی کیونکہ وہ خیالی اس کے ذہن میں اچانک آیا تھا وہ واقعی درست ثابت ہو رہا تھا اور یہ یقیناً قدرت کی طرف سے ان کے لئے خصوصی مدد تھی۔

”کہاں ہے یہ لیبارٹری؟“ عمران نے بالے سر سے نیچے

میں پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو ا۔ ا۔ ایل ایل کام لے یہ پرزہ الٹے کے لئے کہا ہے اور میں کرنل پلومر نے وہ اب دیا اور اس کے دلچھے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ واقعی تربیت یافتہ ذہن کا مالک ہے لیکن اسی لمحے کمر کا دروازہ کھلا اور کمرانہم اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر کرنل پلومر چونک پڑا۔

”مل گیا ہے۔“ عمران نے گراہم سے کہا۔

”یس سر۔۔۔۔۔ گراہم نے جواب دیا۔

”جیفرے تم اس کے پیچھے سے نکل کر آؤ اور کرنل پلومر کے بازو میں انجکشن لگا دو۔۔۔۔۔“ عمران نے گراہم کے ہاتھ سے ڈبہ لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”انجکشن۔ کیا مطلب۔“ گراہم نے انجکشن اور کیوں۔۔۔ کرنل پلومر نے بری طرح چوٹتے ہوئے کہا۔

”تم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو کرنل پلومر اور پھر اسرائیل کی سپیشل سروسز کے چیف بھی ہو۔“ گراہم نے کہا۔ ”میں انجکشن کے درمیان انتہائی گہرے دوستاں تعلقات ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی تشدد کریں اور تم اپنے طور پر کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو اس لئے میں نے یہ انجکشن منگوایا ہے۔ یہ انجکشن تمہیں لگا دیا جائے گا تو اس سے صرف اتنا ہو گا کہ تمہارے جسم میں دوزخ دالا خون گاڑا ہوتا چلا جائے گا اور تم شدید پیاس کا شکار ہو جاؤ گے لیکن تمہیں

کے اعصاب کھینچ لگ گئے۔

"ابھی تو ابتدا ہے لڑائی بلوہ۔ اب ہمیں تم۔ لوی، نہیں ہے۔ اگر انکی بیانیہ نطاف تمہارا دشمن نہیں ہے تو حمل! سب کچھ بتا دو" عمران نے۔۔۔ لکھ میں کہا۔

"تم غلط کر رہے ہو۔ یہ سب نطاف۔ تین دست برد رہا ہوں ایکریما کے نطاف لپٹے ہیں نہیں ہے۔ یہ سب لپٹے پاکیشیا نیکیٹ سروس کے نطاف ہے۔ کر نل پلور نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا اور اس بار گراہم ہونک پڑا تھا۔ اس نے ہونک کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے معنی خیر انداز میں سر ہلا دیا تو گراہم کا چہرہ یکھٹ مسرت سے کھل اٹھا۔

"نھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم اپنی قوت برداشت کو آزما لو"..... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی دو۔ پانی دو۔ اوہ۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔ میرا تو دل پٹھا جا رہا ہے۔" یکھٹ کر نل پلور نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

بول توں تمہارے سامنے موجود ہے۔ سب کچھ بتا دو اور پانی لے لو ورنہ پیاس کی شدت بڑھتی جائے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس سے آسانی سے موت بھی نہیں آئے گی۔ کئی گھنٹوں تک ایڑیاں رگڑنا پڑتی ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ تحقیقاتی لیبارٹری ہے اور

پانی صرف اس صورت میں ملے گا جب تم معلومات مہیا کرو گے ورنہ دوسری صورت میں پیاس کی شدت سے آخر کار تم دم توڑ جاؤ گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم کہاں تک پیاس برداشت کر سکتے ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ایکریما کا کوئی تعلق اس سائنسی لیبارٹری سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ سب کچھ ایکریما کے خلاف کیا جا رہا ہے۔" کر نل پلور نے کہا۔

"انجیشن رگڈ چیز ہے۔ عمران نے کہا تو جیفرے جو اس دوران سرجن تیار کر چکا تھا تہی سے آگے بڑھا اور اس نے واقعی سوئی کر نل پلور کے بازو میں گھونپ دی۔ چند لمحوں بعد جب سرجن میں موجود تمام محلول کر نل پلور کے جسم میں انجیکٹ ہو گیا تو جیفرے نے سوئی واپس کھینچی اور اسے ایک طرف اچھال دیا۔

"اب پانی کی بوتل لے کر اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔" عمران نے کہا تو جیفرے سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اس نے الماری سے پانی سے بھری بوتل اٹھائی اور واپس آکر کر نل پلور کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"کیا واقعی مسٹر مائیکل گراہم نے انتہائی حیرت نبرے جے میں کہا۔

"ابھی دیکھنا تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد کر نل پلور کے ہونٹ بھنج گئے۔ اس کے چہرے

اس کی مشین کا پرزہ ہے۔۔۔ کرنل پلومر نے ہڈیانی انداز میں چیخے ہوئے کہا۔

"سب کچھ شروع سے اور تفصیل سے بتا دو۔۔۔ عمران نے کہا۔  
"پپ۔ پپ۔ پانی دے دو۔ پپٹے پانی دے دو۔ میں مری جاؤں گا۔۔۔۔۔ کرنل پلومر کی حالت اب واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔  
"سوری۔ پانی اس وقت ملے گا جب تم سب کچھ بتا دو گے۔  
عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے اسرائیل کے صدر نے اچانک اپنے سپیشل آفس میں طلب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قبرص کے مغربی علاقے سکپریس واقع لیبارٹری میں ایک مشین کا پرزہ خراب ہو گیا ہے جو ناراک سے ملے گا۔ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر راسکن خود جا کر یہ پرزہ لانا چاہتا تھا لیکن اس لیبارٹری کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور اس کالیڈر عمران سائنس دان ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر راسکن کو جانتا ہو اس لئے میں خاموشی سے جاؤں اور یہ پرزہ لے آؤں اور اسی لئے میں یہاں آیا ہوں۔۔۔ کرنل پلومر نے رک رک کر کہا۔ اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے اور آنکھیں بھیجی گئی تھیں۔

"سکپریس یہ لیبارٹری کہاں ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔  
"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو سکپریس میں ہوئے گراؤنگیا تھا۔ اس کے مینجر کے ذریعے اطلاع ڈاکٹر راسکن کو بھیجائی گئی تو ڈاکٹر راسکن وہیں ہوئے میں مجھ سے ملنے آیا اور اس نے مجھے پرزے کے بارے

میں بریف کیا اور اس بارنی لے با۔۔۔ میں اٹھ بیٹلی۔ اس نے یہ پرزہ خرید لیا جانا ہے۔ اب اس پالی۔۔۔ پ۔ پ۔ پ۔ پ۔ پانی دے دو۔۔۔ کرنل پلومر نے اٹھ بیٹلی۔ اس نے پپٹے میں کہا۔  
"یہ پرزہ کہاں پہنچانا تھا تم نے۔۔۔ عمران نے کہا۔  
"وہیں ہوئے اٹھ بیٹلی۔۔۔ ڈاکٹر راسکن وہاں خود جا کر یہ پرزہ لے جائے گا۔۔۔ کرنل پلومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیل پڑنے لگ گیا۔

"اسے پانی پلا دو۔۔۔ عمران نے کہا تو جیفز نے جلدی سے بوتل کا ڈسکن بنایا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پانی کی بوتل کرنل پلومر کے منہ سے لگا دی۔ کرنل پلومر اس طرح غناعت پانی پینے لگا جسے پیسا اونٹ پانی پیتا ہے۔

"گراہم۔ اسے بے ہوش کر کے واپس پہنچا سکتے ہو۔۔۔ عمران نے سرگوشیاں لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر۔۔۔ گراہم نے کہا۔  
"فکر مت کرو۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ کرنل پلومر کی طرف متوجہ ہو گیا جس کا چہرہ اب بحال ہو گیا تھا۔  
"کرنل پلومر۔ اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیسا سلوک۔۔۔ کرنل پلومر نے کہا۔  
"مجھے یقین آگیا ہے کہ تم جس مشن پر آئے ہو اس کا کوئی تعلق

ایکیریمیا کے مفادات سے نہیں ہے لیکن بہر حال تم اسرائیل کی سپیشل سروسز کے چیف ہو۔ تمہیں اعوا کر کے یہاں لایا گیا ہے اس لئے سب سے آسان صورت تو یہ ہے کہ تمہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور جہاری لاش برقی بجھنی میں ڈال دی جائے۔ اس طرح کبھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ کرنل پلومر چانک کہاں غائب ہو گیا لیکن میں نہیں چاہتا کہ اسرائیل کا اتنا بڑا نقصان کیا جائے اس لئے دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تمہیں واپس پہنچا دیا جائے لیکن تم اپنی زبان بند رکھو گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ میں زبان نہیں کھولوں گا۔۔۔۔۔ کرنل پلومر نے کہا۔

”اگر تم نے زبان کھولی تو پھر ہم یہی نکھیں گے کہ تم نے ہم سے غلط بیانی کی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی اور سنو۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ میں نے اگر زبان کھولی تو میری جان بھی جا سکتی ہے اس لئے تم بے فکر رہو۔۔۔۔۔ کرنل پلومر نے کہا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اتے واپس پہنچا دینا۔۔۔۔۔ عمران نے گراہم سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کے ساتھی باہر بڑے کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر واقعی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے ناممکن ممکن ہو چکا تھا۔

رائٹ اپنے انفس میں موجود تھا کہ سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پوچھا ہوتا ہے کہ رسیور اٹھایا۔

”ہیس۔۔۔۔۔ رائٹ نے کہا۔

”جیکب بول رہا ہوں باس۔ سٹار ایریا سے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”جیکب تم۔ کیوں کال کی تے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔۔۔۔۔ رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ کیا اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف کرنل پلومر یہاں ناراک میں کسی خاص مشن پر آیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔ وہ ایک سائنسی پروژے کے حصول کے لئے آیا ہوا ہے۔

کیوں؟..... رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اسے ہوٹل سے اغوا کیا گیا اور پاکیشیا کے لئے کام کرنے والے ایک گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا اور وہاں انہوں نے اس سے تمام تفصیل معلوم کر لی اور پھر اسے بے ہوش کر کے واپس ہوٹل پہنچا دیا گیا۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا کے لئے کام کرنے والا گروپ۔ کیا مطلب۔ کھس کر بات کرو۔" رائٹ نے حلق کے بل چیخے ہوئے کہا۔ پاکیشیا کا لفظ اس کے ذہن پر کسی ایٹم بم کی طرح پڑا تھا۔

"باس۔ شیلڈر روڈ پر ایک اڈا ہے جہاں ایک آدمی جیفرے کا کرتا ہے۔ یہ جیفرے ایک ایسے آدمی گروپ کے لئے کام کرتا ہے جو پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گروپ۔ ہاں میں جانتا ہوں اسے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں فارن ایجنٹ ہے۔ پھر کیا ہوا۔" تفصیل بتاؤ۔ رائٹ نے کہا۔

"باس۔ اس جیفرے کو معلوم ہے کہ میرا تعلق اسرائیل سے ہے اور میں آپ کے لئے کام کرتا ہوں۔ اسے بھاری رقم کی اشد ضرورت تھی اس لئے آج صبح وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ اگر میں رقم دوں تو اسرائیل کے مفاد میں ایک راز بنا سکتا ہے۔ چونکہ وہ آدمی معقول ہے اس لئے میں نے اس سے وعدہ کر لیا لیکن اس نے کہا کہ پہلے اسے رقم دی جائے جس پر میں نے اسے ابتدائی

بات پوچھی تو اس نے کہا کہ اگر تعلق اسرائیل کی سوشل سروس کے چیف گروپ پاس سے ہے، رات پاکیشیا کے گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا۔ اس پر میں نے انکار میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ سے کنفرم کروں تاکہ ایسا ہو کہ میں بھاری رقم ہاتھ سے گنوا بیٹھوں اور اس آدمی کی معلومات ہمارے کسی کام بھی نہ آئیں۔" جیلب نے کہا۔

"وہ آدمی کہاں ہے اس وقت؟" رائٹ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ واپس شیلڈر روڈ چلا گیا ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ اس کی وہاں سے زیادہ دیر تک غیر حاضری اس کے لئے خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر ہم مکمل معلومات لینا چاہتے ہیں تو ایک لاکھ ڈالر لے کر اس کے اڈے پر آجائیں تو وہ مکمل معلومات دے دے گا۔" جیلب نے کہا۔

"اوہ۔ تم ایک لاکھ ڈالر لے کر فوراً اس کے اڈے پر جاؤ اور یہ اس کی مجھ سے بات کرو۔" رائٹ نے کہا۔

"اوکے باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسیور کریڈل پر بٹھا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹ بول رہا ہوں رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف



"اب معتمد مکر کے یقینی طور پر مجھے بتاؤ کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں۔" رائٹ نے کہا۔  
 "میں باس۔ سین باس کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔" راسٹر نے پریشان سے سچے میں کہا۔

"اسرائیل کے صدر۔ صاحب نے حکم دیا ہے کہ ان کی ہر طرح سے حفاظت کی جائے۔" رائٹ نے کہا۔

"میں باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ چیکنگ کر کے مجھے مکمل رپورٹ دو۔" رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیاہ فون کی بجائے دوسرے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ سمجھ گیا کہ راسٹر کی طرف سے کال ہو گئی اس لئے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"میں۔ رائٹ بول رہا ہوں۔" رائٹ نے کہا۔  
 "راسٹر بول رہا ہوں باس۔" دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔" رائٹ نے کہا۔  
 "باس۔ کرنل صاحب اس وقت ہاتھ روم میں موجود ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرح چیک کیا ہے۔" رائٹ نے پوچھا۔  
 "ذیر دلانہ پر۔" راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بہر حال ان کی چیکنگ جاری رکھو لیکن

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائٹ بول رہا ہوں راسٹر۔" رائٹ نے کہا۔  
 "میں باس۔" دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل پلوسر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔" رائٹ نے کہا۔  
 "کسی رپورٹ باس۔" دوسری طرف سے حیرت جبرے لہجے میں کہا گیا۔

"میرا مطلب ہے کہ ان کی مصروفیات کیا ہیں۔" رائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ ابھی تک اپنے کمرے میں موجود ہیں۔ رات انہوں نے چار بڑی بوتلیں شراب کی منگوا لی تھیں اس لئے یقیناً وہ ساری رات شراب پیتے رہے ہوں گے اور ابھی تک نشے میں ہوں گے۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ وہ کس قدر بلا نوش ہیں۔" راسٹر نے جواب دیا۔  
 "جہارے آدمیوں نے رات چیکنگ کی تھی کہ کیا وہ اپنے کمرے میں ہی رہے ہیں۔" رائٹ نے کہا۔

"میں باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ والا کمرہ لیا ہوا ہے تاکہ ان کی مصروفیات کی چیکنگ کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر ان کی حفاظت بھی کی جاسکے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔  
 "جناب۔ یہ اڈا گراہم کا ہے۔ آپ انہیں جانتے ہیں۔ وہ پاکیشیا  
 کے لئے کام کرتے ہیں۔"..... جیفرے نے کہا۔  
 "ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔"..... رائٹ نے کہا۔

"تو جناب۔ رات چیف گراہم کا مجھے فون آیا کہ سارڈا گروپ  
 ایک آدمی کو بے ہوشی کے عالم میں اغوا کر کے یہاں پہنچائے گا۔ میں  
 اسے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دوں اور پھر انہیں اطلاع  
 دوں۔ پھر سارڈا گروپ کے آدمی اس بے ہوش آدمی کو لے کر یہاں  
 پہنچ گئے۔ میں نے اسے راڈز میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد میں نے چیف  
 گراہم کو اطلاع دی تو تھوڑی دیر بعد چیف گراہم آگئے۔ اس کے بعد  
 ایک کار میں ایک عورت اور چار مرد آگئے جو ایک ٹیم تھے۔ ان میں  
 سے ایک مرد چیف گراہم کے ساتھ بلیک روم میں آگیا۔ اس کا نام  
 مائیکل تھا۔ پھر اس اغوا شدہ آدمی کو ہوش میں لایا گیا اور اس مائیکل  
 نے کہا یہ کرنل پلومر ہے اور اسرائیلی سپیشل سروسز کا چیف  
 ہے۔"..... جیفرے نے کہا۔

"کیا حلیہ تھا اس آدمی کا؟"..... رائٹ نے پوچھا تو جیفرے نے  
 تفصیل سے حلیہ بتا دیا تو رائٹ کی آنکھوں میں چمک آگئی کیونکہ وہ  
 کرنل پلومر کو ذاتی طور پر جانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ جیفرے  
 نے کرنل پلومر کا حلیہ درست بتایا ہے۔

"پھر کیا ہوا۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ جو بات چیت ہوئی اس

کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہوئی چاہئے؟"..... رائٹ نے کہا۔

"یہں ہاں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
 رائٹ نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سیاہ فون کی گھنٹی بج  
 اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یہں۔"..... رائٹ نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں ہاں۔"..... دوسری طرف سے جیکب کی  
 آواز سنائی دی۔

"یہں۔ کیا رپورٹ ہے؟"..... رائٹ نے کہا۔

"میں جیفرے کے اڈے پر موجود ہوں اور جیفرے کو آپ کے  
 حکم پر مطلوبہ رقم دے دی گئی ہے۔ آپ اس سے بات کرئیں وہ آپ  
 کو سب کچھ بتانے پر تیار ہے۔"..... جیکب نے کہا۔

"کراؤ بات۔"..... رائٹ نے کہا۔

"ہیلو۔ میں جیفرے بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک

باریک سی آواز سنائی دی۔

"یہں مسٹر جیفرے۔ آپ تفصیل سے سب کچھ بتادیں۔"..... رائٹ

نے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے مجبوراً یہ کام کیا ہے اگر میرے چیف کو معلوم

ہو گیا تو میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا۔"..... جیفرے نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ مجھے قہاری مجبوروں کا پورا احساس ہے۔

قتلہ دار نام کبھی اور کسی طرح بھی۔ سامنے نہیں آئے گا۔"..... رائٹ



”جناب۔ کرنل پلومر کو خود اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی اس نے انہیں اس بارے میں بتایا ہے۔ البتہ اس نے ہونٹل گرائڈ کے میجر کا نام لیا ہے اور اب یہ لوگ لازماً خاموشی سے سکاپر پہنچیں گے اور اس میجر سے معلومات حاصل کریں گے اس لئے اگر اس میجر کو درمیان سے ہٹا دیا جائے اور کرنل پلومر کے ذریعے وہ پرزہ براہ راست قبرص بھجوانے کی بجائے قتل ایبب منگوایا جائے اور پھر وہاں سے کسی اور آدمی کو خاموشی سے لیبارٹری بھجوا دیا جائے تو یہ لوگ وہاں ٹکریں مارتے رہ جائیں گے۔“ رائٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔“ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے سپیشل فون آف کیا اور اسے واپس میز کی درواز میں رکھ کر اس نے درواز بند کی اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے کئی نمبر پر ریس کر دیئے۔

”انتھونی بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد اپنے آواز سنائی دی۔

”رائٹ بول رہا ہوں۔“ رائٹ نے کہا۔

”لیس باس۔“ اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”پاکیشیائی فارن ایجنٹ گراہم کے مین آفس میں جہارا کوئی آدمی ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”جہیں کیسے معلوم ہوا اور تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔“ چند لمحوں بعد ہی صدر نے تقریباً پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”جناب۔ آپ کنفرم کر دیں تو میں تفصیلی رپورٹ دوں گا ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں صرف آپ کا انتہائی قیمتی وقت ہی ضائع کروں۔“ رائٹ نے کہا۔

”ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔“ صدر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو جناب یہ لیبارٹری قبرص کے مغربی علاقے سکاپر میں ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”تم نے جو کچھ کہنا ہے تفصیل سے کہو۔ اس طرح کی باتیں پروٹوکول کے خلاف ہیں۔“ صدر نے ٹیگت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”سواری سر۔ میرا مقصد ہرگز کوئی گستاخی کرنا نہیں تھا۔ میں صرف کنفرمنیشن چاہتا تھا۔“ رائٹ نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری ہیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جس مقصد کے لئے ڈاکٹر اسکین کو روک کر کرنل پلومر کو تاراک بھیجا گیا تھا وہ الٹ ہو گا۔ ویری ہیڈ۔ یہ لوگ یقیناً انسان نہیں ہیں نہ انہیں ہر بار کیسے اصل بات کا علم ہو جاتا ہے۔“ صدر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب یہ ٹیم کہاں ہے؟" رائٹ نے پوچھا۔

"وہ آج صبح قبرص روانہ ہو گئی ہے باس"..... سنوہجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عام فلائٹ سے گئی ہے یا چارٹرڈ طیارے پر؟" رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

"چارٹرڈ طیارے پر باس"..... سنوہجر نے جواب دیا۔

"کیا تم ان کے حلیے وغیرہ کی تفصیل بتا سکتے ہو؟" رائٹ نے کہا۔

"نو باس۔ میں تو آفس میں ہوں۔ مجھ تک تو صرف اطلاعات پہنچتی ہیں"..... سنوہجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"..... رائٹ نے کہا اور اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ یہ اس کے پرسنل سیکرٹری سے متعلق فون تھا۔

"میں"..... رائٹ نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"سر۔ اسرائیل سے کرنل بگڑ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل بگڑ۔ وہ کون ہیں؟" رائٹ نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل کی وائٹ سٹار ایجنسی کے چیف ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"..... رائٹ نے کہا۔

"میں باس۔ سنوہجر خاص آدمی ہے"..... انتھونی نے جواب دیا۔

"اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے؟"..... رائٹ نے کہا۔

"میں باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"میں"..... رائٹ نے کہا۔

"سنوہجر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایک ٹیم جس کے میڈر کا نام مائیکل ہے جہاں ناراک میں موجود ہے اور گراہم خود اسے ذیل کر رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے؟"..... رائٹ نے کہا۔

"میں باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے اور عمران کا نام مائیکل ہے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب سے ہے یہ ٹیم ہے جہاں؟"..... رائٹ نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

"کل قبل دوپہر آئی تھی"..... سنوہجر نے جواب دیا۔

"تم نے ان کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی؟"..... رائٹ نے کہا۔

"ان کا کوئی مشن اسرائیل کے خلاف نہ تھا باس۔ وہ تو کسی ایکریٹ بین لیبارٹری کو ٹریس کر رہے ہیں"..... سنوہجر نے جواب دیا۔

عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور یہ سب ایک ریجن میں ایک آپ میں ہیں اور آج صبح یہ چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے ناراک سے قبرص پہنچے ہیں۔ البتہ جو اطلاعات یہاں سے ملی ہیں ان کے مطابق قبرص میں سکاپر کے علاقے میں لیبارٹری ہے جسے یہ متباہ کرنا چاہتے ہیں اور اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر راسکن ہے اور سکاپر میں ہوٹل گرانڈ کا مینیجر اس لیبارٹری اور ڈاکٹر راسکن کے بارے میں جانتا ہے۔ رائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے صدر صاحب نے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ اس مینیجر کو فوری طور پر آف کر دیا گیا ہے اور ہوٹل گرانڈ پر اب ہمارا یعنی وائٹ سٹار کے آدمیوں کا قبضہ ہے اور صدر صاحب نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے؟..... کرنل بگزنے کہا۔

"نہیں جناب۔ ویسے یہ پاکیشیائی ایجنٹ چونکہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہمیں یہاں ساری اطلاعات مل چکی ہیں اس لئے لامحالہ یہ اس مینیجر کے پاس ہوٹل گرانڈ ہی جائیں گے اور وہاں آسانی سے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کیا جاسکتا ہے۔" رائٹ نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکر یہ۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسپورڈ رکھ دیا۔

"لیکن اب یہ پرزہ کیسے لیبارٹری تک پہنچے گا؟..... رائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج

"ہیلو۔ کرنل بگز بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن خاصی حد تک کڑخت سی آواز سنائی دی۔

"یہی۔ رائٹ بول رہا ہوں۔" رائٹ نے کہا۔

"مسٹر رائٹ۔ مجھے جناب پریڈیڈنٹ صاحب نے کہا ہے کہ میں آپ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لوں کیونکہ میں نے قبرص میں فوری طور پر ان کے خلاف کام کرنا ہے۔"..... کرنل بگزنے بھاری لہجے میں کہا۔

"آپ کا نیٹ ورک قبرص میں ہے۔"..... رائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ وائٹ سٹار کا خصوصی نیٹ ورک قبرص میں موجود ہے۔"..... کرنل بگزنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پہلے سے کچھ جانتے ہیں؟..... رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ان کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں پہلے ایکریمیا کی ریڈ آرمی میں کام کرتا رہا ہوں اور کئی بار ریڈ آرمی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا بھی چکی ہے۔ میں نے آپ سے یہ نہیں کہا کہ آپ ان کے بارے میں مجھے عام تفصیل بتائیں بلکہ یہ پوچھا ہے کہ قبرص میں وہ کہاں پہنچ رہے ہیں اور گروپ میں کتنے لوگ ہیں۔ ایسی تفصیلات جس کے تحت میں انہیں وہاں ٹریس کر سکوں۔" کرنل بگزنے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل بگز۔ میں تو صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ یہ گروپ ایک

ابھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"ہیں..... رائٹ نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری نوپریڈنٹ اسرائیل سے بات کیجئے ہاں۔"

دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیں۔ رائٹ بول رہا ہوں چیف آف بلیک سٹریپ۔" رائٹ نے کہا۔

"جناب۔ صدر صاحب سے بات کیجئے..... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو..... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ہیں سر۔ میں رائٹ بول رہا ہوں سر..... رائٹ نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر رائٹ۔ کرنل بگز کی بات آپ سے ہو گئی ہوگی۔" صدر نے کہا۔

"ہیں سر۔ ابھی چند منٹ پہلے ہوئی ہے اور میں نے انہیں تفصیل بتادی ہے..... رائٹ نے جواب دیا۔

"میں نے کرنل پلومر کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ یہ پرزہ اب آپ کے حوالے کر دے۔ آپ ان کے ہوٹل سے یہ پرزہ ان سے

لے سکتے ہیں اور پھر آپ نے یہ پرزہ قبرص میں اس انداز میں پہنچانا ہے کہ پاکیشیائی ہینٹوں کو کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے۔ کیا آپ

ایسا بندوبست کر سکتے ہیں..... صدر نے کہا۔

"یہ پرزہ کس کو پہنچانا ہو گا سر..... رائٹ نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن کو۔ لیکن آپ کو لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاسکتا۔ البتہ آپ سکاپر میں جو جگہ کہیں اور جس انداز میں کہیں ڈاکٹر راسکن کو بریف کر دیا جائے گا اور وہ وہاں سے اسے پک کر لیں گے..... صدر نے کہا۔

"ہیں سر۔ یہ کام میرے آدمی انتہائی آسانی سے کر لیں گے۔ سکاپر میں ایک انتہائی بدنام کلب ہے گولڈن نائٹ۔ اس کلب کی

اسسٹنٹ مینجر ایک لڑکی ہے جس کا نام سردیا ہے۔ سردیا کی رہائش گاہ سٹریٹ پلازہ کے فلیٹ نمبر بارہ میں ہے۔ پرزہ وہاں موجود ہو گا۔

آپ ڈاکٹر راسکن کو اطلاع دے دیں کہ وہ اس فلیٹ پر پہنچ جائیں اور صرف اپنا نام بتائیں تو سردیا یہ پرزہ ان کے حوالے کر دے گی۔ اس

طرح کسی کو علم تک نہ ہو گا..... رائٹ نے کہا۔

"کیا یہ لڑکی بااعتماد ہے..... صدر نے کہا۔

"ہیں سر۔ سو فیصد۔ وہ میری ہینکسی کی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور انتہائی ہوشیار اور ذہین لڑکی ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔"

رائٹ نے کہا۔

"اوکے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے..... صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹر راسکن خود یہ پرزہ وصول کریں ان کی طرف سے کوئی بھی آدمی یہ پرزہ حاصل کر سکتا

ہے۔ مزید سیکورٹی کی خاطر..... رائٹ نے کہا۔

نہیں۔ اس پرزے کو چمک کیا جانا ضروری ہے اور یہ چمکنگ

ڈاکٹر واسکن بھی کر سکتے ہیں۔" صدر نے کہا۔

"میں سر۔ ٹھیک ہے سر۔" رائٹ نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے ایک ٹیبل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے بھرے پر فخر کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس اہم ترین کام کے لئے صدر نے اس کو بنیادی حیثیت دی تھی اور یہ بات اس کے لئے واقعی باعث فخر تھی۔

ختم شد

## گک چیلنج

حصہ دوم

منظر کلیم ایم۔

اسرائیلی صدر نے اپنی پلاننگ کی۔ عمران اور اس کے ساتھی ملوں، رہنے والے تھے۔ وہ ان ملوں نے کر سکتے تھے۔ وہ پلاننگ لیا تھی۔ ۱۰

دولت۔ جب جولیا اور تونی دونوں نے عمران کا حکمرانی سے صرف انہماک کیا اور

عمران نے انہیں فوری واپس پاپوشا جانے کا قسم دیا۔ ۱۰

دولت۔ جب ایکسٹون عمران کی کال پر جولیا اور تونی کی علی حمایت کر دی اور اس

انتہائی سخت واقعہ سے ان کی فوج ۱۰

دولت۔ جب عمران اور اس کے ساتھی اپنے شان سے آخری صحت میں پیچیدگیوں سے

بھی بدتر حالت میں پہنچ دیے گئے۔ پھر ۱۰

دولت۔ جب اسرائیلی صدر نے فون پر عمران اور اس کے ساتھیوں و فوجیوں سے

تعلقی کر دینے کا حکم دیا اور پھر اس کے فون پر ان کی آخری گفتگو سننے کی

خبر آئی تھی کہ وہ اسرائیلی صدر کی خواہش پوری ہو چکی تھی۔ ۱۰

یہ بات پہنچنے والی تھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایسا پیشہ کرتے ہوئے ۱۰

یہ بات ۱۰

یہ بات ۱۰

یہ بات ۱۰

یوسف براورز پاک گیٹ ملتان



ڈاکخانہ ترلائی کلاں اسلام آباد سے محسن اور فیضان لکھتے ہیں۔ "ہم دونوں دوست گذشتہ دو تین سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ انتہائی معیاری اور شستہ ناول لکھتے ہیں۔ آپ کے شاہکار ناول واقعی ہمیں بے حد پسند ہیں۔ البتہ عمران سے ہمیں شکایت ہے کہ وہ جو لیا کو بے حد تنگ کرتا ہے۔ آپ اسے کہیں کہ وہ جو لیا کو اس قدر تنگ نہ کیا کرے۔ جو لیا کا تو جو حال ہوتا ہو گا سو ہوتا ہو گا۔ پڑھنے والوں کو رنج ہوتا ہے۔ امید ہے آپ کے کہنے پر جو لیا کے بارے میں عمران کا دل قدرے نرم ہو جائے گا۔"

محترم محسن و فیضان صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران سے شکایت کا تعلق ہے تو شاید یہ بات اس کے دل کو نرم کر دے کہ اس کے کارناموں کے قاری اس کے جو لیا سے برتاؤ پر شکایت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ کی شکایت اس تک پہنچا دی جائے گی۔ بے فکر رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹیکسی ہوٹل گرانڈ کی آٹھ منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رکی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔ وہ چارٹرڈ طیارے سے تاراک سے قبرص پہنچے تھے اور اب قبرص ایئر پورٹ سے سیدھے ہوٹل گرانڈ آئے تھے۔ صفدر نے میز دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو ہیمنٹ کی اور وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے گرانڈ ہوٹل کے مین دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے۔ ہوٹل بہت شاندار تھا لیکن اس کا ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ ڈائننگ ہال میں ناشتہ کرنے والوں کا خاصا رش نظر آ رہا تھا کیونکہ صبح کا وقت تھا اس لئے ظاہر ہے اس وقت تو ڈائننگ ہال میں ناشتہ ہی کیا جا سکتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طرف بیٹے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہمیں کمرے چاہئیں" ..... عمران نے کہا تو تھوڑی دیر بعد

انہیں جو تھی منزل پر کمرے ریزرو کر دیئے گئے۔

"اس ہوٹل کے جنرل مینجر کون ہیں؟" عمران نے بڑے سرسری سے انداز میں کاؤنٹر مین سے پوچھا۔

"جناب جنرل مینجر صاحب کا نام ہڈسن تھا۔۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے رجسٹر میں اندراجات کرتے ہوئے کہا تو عمران تھا کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تھا سے آپ کا کیا مطلب ہے؟" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب۔۔۔۔۔ کل ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے سر اٹھا کر جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمروں میں پہنچ چکے تھے۔ چند لمحوں بعد سب ہی حسب دستور عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ عمران نے سب کے لئے وہیں ناشتہ منگوایا تھا۔

"صفدر۔ پہلے کمرہ چیک کر لو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے چیک تو کر لو۔ پھر بات ہو گی۔۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا تو صفدر اٹھا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک جدید ساخت کا گانٹیکر نکالا اور پھر اس سے پورے کمرے کو چیک کرنے لگا۔

باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے کے ساتھ ساتھ صفدر نے ایتھروم بھی چیک کیا لیکن کسی جگہ بھی کوئی کاشن نہ ملا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے گانٹیکر کو بند کیا اور واپس کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ویڈیو ڈیٹا دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس نے میز پر ناشتہ لگانا شروع کر دیا۔ تمام ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ویڈیو کے چلے جانے کے بعد صفدر اٹھا اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ کمرے ساؤنڈ پروف تھے اور صفدر نے چونکہ چیکنگ کر لی تھی اس لئے دروازہ بند ہو جانے کے بعد اب انہیں اس بات کی کوئی فکر نہ تھی کہ ان کی آواز باہر سنی جاسکے گی۔

"تمہیں یہاں کیا عہدہ تھا جس کی وجہ سے تم نے چیکنگ کرائی ہے۔۔۔۔۔ جو بیان دیا۔

"میرا خیال ہے کہ گراہم کے اڈے سے کرنل پلومر سے جو پوچھ گچھ کی گئی ہے اس کی اطلاع اسرائیلی حکام تک پہنچ چکی ہے۔" عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گراہم تو صرف فارن ایجنٹ ہے۔" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ کو کیسے یہ محسوس ہوا ہے۔" صفدر نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل پلومر نے بتایا تھا کہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر اسکن اس ہوٹل گرانڈ کے مینجر کے ذریعے اس سے ملا تھا اور میرے یہاں ہوٹل

اس جیفرے سے فوراً سختی سے معلوم کرو کہ اس نے ہمارے بارے میں کسے اطلاع دی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"جیفرے نے اطلاع دی ہے۔ نہیں مسٹر مائیکل۔ وہ انتہائی بااقتدار آدمی ہے۔"..... گراہم نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اور سنو۔ اس کی اطلاع تم نے مجھے کہاں ہوٹل گرائنڈ کے کمرہ نمبر چار سو چار میں دینی ہے۔ یہ کمرہ میرے نام پر بک ہے۔"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جیفرے پر آپ کو کیسے شک ہوا ہے۔"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو علم قیافہ کی وجہ سے کیونکہ جیفرے کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ فطری طور پر دولت پرست ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں کے علاوہ یہ بات لیک آؤٹ نہیں ہو سکتی اور اگر وہاں اکیلا جیفرے رہتا ہے تو پھر یہ بات اگر لیک آؤٹ ہوئی ہے تو لازماً جیفرے سے ہوئی ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل سٹانڈا۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"کرنل پلومر یہاں آپ کے ہوٹل میں رہ رہے ہیں۔ میں قبرص

میں آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم اس میجر کے ذریعے لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے لیکن ابھی کاؤنٹر مین نے بتایا ہے کہ جنرل میجر ہڈسن کل رات روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے یا کر دیا گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ایکسیڈنٹ حقیقتاً بھی تو ہو سکتا ہے۔"..... جو یا نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے لیکن اتنے بڑے ہوٹل کا جنرل میجر یا اس کا ڈرائیور اتنا بھی لاپرواہ یا غیر ذمہ دار نہیں ہو سکتا کہ اس طرح روڈ ایکسیڈنٹ کرتا پھرے۔ بہر حال چیکنگ کی جا سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا، و قبرص سے۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں ناں۔"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ یہ بتاؤ کہ جس اڈے پر رات کو معاملات سیٹل کئے گئے تھے یہاں کون کون مستقل رہتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"جیفرے رہتا ہے۔ کیوں۔"..... گراہم نے چونک کر کہا۔

”یس سر۔ بے حد افسوس ناک ایکسیڈنٹ تھا۔ ان کی لاش بھی  
۵ کے ساتھ جل کر راکھ ہو گئی تھی“..... ویٹر نے جواب دیا۔

”کیسے ہوا یہ ایکسیڈنٹ“..... عمران نے کہا۔

”جناب۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ وہ کلب سے واپس اپنی رہائش  
۱۵ پر جا رہے تھے کہ اچانک ایک موٹر پر ایک ہیوی لوڈر ٹرک ان کی  
۲۵ سے ٹکرایا اور کار الٹ کر ایک دیوار سے جا ٹکرائی اور اس میں  
آگ لگ گئی اور سب کچھ راکھ ہو گیا“..... ویٹر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ وری سوری۔ واقعی بے حد افسوسناک واقعہ ہے۔“  
عمران نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرائی دھکیلتا ہوا  
لمرے سے باہر چلا گیا۔

”یہ تو واقعی ایکسیڈنٹ نہیں ہے عمران صاحب بلکہ ایکسیڈنٹ  
ظاہر کیا گیا ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا جبکہ صفدر اٹھ کر کمرے کا  
دروازہ بند کرنے چلا گیا تھا۔

”ہاں۔ اب ہم نے ڈاکٹر اسکن کا پتہ چلانا ہے۔ گو اس کا حلیہ تو  
میں نے کرنل پلومر سے معلوم کر لیا تھا لیکن صرف حلیے سے کیسے  
اس کے بارے میں پتہ چلے گا“..... عمران نے کہا تو سب نے اس  
طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی تائید کر رہے ہوں۔ پھر تقریباً  
ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور  
اٹھالیا۔

”یس“..... عمران نے کہا۔

سے مائیکل بول رہا ہوں۔ ان سے بات کرائیں“..... عمران نے  
کہا۔

”ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں“..... دوسری طرف سے کہا  
گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں“..... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز  
دوبارہ سنائی دی۔

”یس“..... عمران نے کہا۔

”جناب کرنل پلومر تھوڑی دیر پہلے کمرہ چھوڑ کر جا چکے ہیں۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پلیز۔ کیا آپ معلوم کر سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں۔“ عمران  
نے کہا۔

”نو۔ سوری“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ  
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور  
رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے  
اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ ویٹر اندر آیا اور ایک طرف رکھی ہوئی ٹرائی  
وہ دھکیل کر میز کے قریب لے آیا اور ناشتے کے برتن اٹھا کر اس نے  
ٹرائی میں رکھنے شروع کر دیئے۔

”کافٹر مین نے مجھے بتایا ہے کہ جنرل میجر ہڈسن صاحب کل روڈ  
ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں“..... عمران نے ویٹر سے کہا تو ویٹر  
نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

والی تمام بات چیت چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ تک پہنچا دی  
ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن  
ایسا ہو گیا ہے۔" گراہم نے کہا۔

تمہارے وہم و گمان کو اب وسعت دینا پڑے گی گراہم ورنہ  
اس طرح تو مشن مکمل ہونے سے رہے۔ تمہارے اس آدمی کی  
اطلاع کی وجہ سے یہاں ہوٹل کے منیجر کو رات ہلاک کر دیا گیا ہے  
اور ہم ایک بار پھر اندھیرے میں داخل ہو گئے ہیں۔" عمران نے  
انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

آپ کی بات درست ہے جناب۔ مجھے تو اس بات سے بے حد  
شہ مندگی ہوئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ تو صرف بات کر رہے  
ہیں لیکن چیف شاید صرف بات کرنے تک محدود نہ رہے لیکن چونکہ  
تیر کمان سے نکل چکا ہے اس لئے اب اسے تو واپس نہیں لایا جاسکتا۔  
البتہ میں نے کسی حد تک تلافی کی کوشش کی ہے۔" گراہم نے  
انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

کیا۔ تفصیل سے بات کرو۔" عمران نے اسی طرح تلخ اور  
سرد لہجے میں کہا۔

"رائٹ کے آفس میں اس کا پرسنل سیکرٹری میرا خاص آدمی ہے  
میں نے اسے کال کر کے جب معلومات حاصل کیں تو مجھے جو کچھ  
معلوم ہوا ہے وہ آپ کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔" گراہم نے  
کہا۔

"مسٹر مائیکل بول رہے ہیں۔" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔  
"ہیں۔" عمران نے کہا۔

"ناراک سے آپ کی کال ہے مسٹر گراہم کی۔" دوسری طرف  
سے کہا گیا۔

"کرائیں بات۔" عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ گراہم بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد گراہم کی آواز  
سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے سپیشل وے کی۔" عمران نے کہا۔

"آپ مجھے خود کال کریں۔ لمبی بات ہے۔" دوسری طرف سے  
کہا گیا تو عمران نے کریڈل دیا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر سپیشل  
وے کا لفظ کہہ دیا تھا کیونکہ کال ڈائریکٹ نہ تھی اس لئے درمیان  
میں فون آپریٹرباٹ سن بھی سکتی تھی اس لئے گراہم نے کہہ دیا کہ وہ  
خود اسے کال کریں۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر فون آن پر اس  
نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر  
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز  
سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔" عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل آپ کی بات درست ہے۔ جیفرے نے غداری کی  
ہے۔ اس نے بھاری رقم کے عوض کرنل پلومر سے آپ کی ہونے

”واقعی اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا ہے ورنہ ہم تو واقعی اس بار گھپ اندھیرے میں بھٹک رہے تھے“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ان سب کی ناک سے ناناؤس سے بو ٹکرائی اور ان سب نے چونک کر بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان سب نے اپنا اپنا سانس روک لیا۔ عمران نے تو پہلی بار ہی سانس روک لیا تھا لیکن دوسرے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیاہ رنگ کے دھوئیں سے بنی ہوئی کسی دلدل میں تیزی سے اترتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو بلیٹنگ کرنے کی بجائے کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن چند لمحوں بعد ہی گھپ اندھیرے میں ڈوب کر رہ گیا۔

”تمہید مت باندھا کرو۔ اصل بات کرو“..... عمران نے تیرے لئے میں کہا۔

”جناب۔ رائٹ کو جیفرے نے جو اطلاعات دی تھیں وہ رائٹ نے اسرائیل کے صدر کو کال کر کے بتادی ہیں۔ ان کے درمیان بار بار کالیں ہوتی رہیں لیکن میں بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ کرنل پلومر جو پرزہ لینے گیا تھا وہ پرزہ اب کرنل پلومر سے رائٹ نے لے لیا ہے اور رائٹ کا خاص آدمی راکسن یہ پرزہ لے کر قبرص روانہ ہو چکا ہے اور راکسن یہ پرزہ وہاں گولڈن نائٹ کلب کی اسسٹنٹ مینجر سرویا کے فلیٹ پر پہنچائے گا۔ اس کا فلیٹ سٹریٹ پلازہ میں فلیٹ نمبر بارہ ہے۔ ڈاکٹر راکسن سرویا نے فلیٹ پر پہنچ کر اس کو اپنا نام بتائے گا اور اس سے پرزہ حاصل کر لے گا اور واپس لیبارٹری چلا جائے گا اور یہ کام آج رات کو مکمل ہو گا“..... گراہم نے کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”اوہ۔ گڈ شو گراہم۔ تم نے واقعی تلافی کر دی ہے۔ بے فکر رہو تمہارے خلاف چیف کو رپورٹ نہیں دی جائے گی لیکن اب تم نے اپنے آدمیوں کی ایک بار پھر چھان بین کرنی ہے“..... عمران نے کہا۔

”تھینک یو مسٹر مائیکل۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب مجھے کافی سبق مل گیا ہے“..... گراہم نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

اوپر قبرص میں آجاتے تھے۔ اس طرح اسرائیل کی ایجنسیاں ان کے خلاف مؤثر کارروائی نہ کر سکتی تھیں۔ چنانچہ دو سالوں سے وائٹ ہاؤس نامی یہ ایجنسی بنائی گئی تھی اور اس کا ہیڈ آفس بھی قبرص میں ہی تھا اور اس کی کارکردگی کا تمام تر فیلڈ بھی قبرص ہی تھا۔ اس ایجنسی کا کام قبرص میں موجود خفیہ فلسطینی گروپس کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا تھا۔ کرنل بگزن وائٹ سٹار کا چیف تھا۔ وہ پہلے ریڈ ارمی میں رہا تھا۔ خاصا فعال، تیز اور ذہین آدمی تھا اس لئے وائٹ سٹار کی کارکردگی خاصی اچھی جا رہی تھی۔ ویسے بھی کرنل بگزن نے قبرص میں اپنا جال اس انداز میں پھیلا رکھا تھا کہ فلسطینی گروپس کی نقل و حرکت اس کے آدمیوں سے چھپی نہ رہ سکتی تھی۔ البتہ فلسطینی اوپس سے وائٹ سٹار کو چھپانے کے لئے اسے ایک مجرم تنظیم کا روپ دیا گیا تھا اور اس لحاظ سے اس کا نام سٹار سینڈویکھ تھا۔ سٹار سینڈویکھ کا ہیڈ کوارٹر قبرص کا ایک بدنام کلب گولڈن نائٹ تھا جہاں حقیقی معنوں میں غنڈہ راج تھا۔ پورے قبرص کے بد معاش اور جرائم پیشہ افراد گولڈن نائٹ کلب میں جمع رہتے تھے اور وہاں انتہائی آزادی سے وہ کام ہوتا تھا جو انتہائی آزاد ترین معاشرے میں ہی نہ ہو سکتا تھا لیکن کرنل بگزن نے اپنا ہیڈ کوارٹر علیحدہ بنایا ہوا تھا جہاں اس کے ساتھ دس افراد رہتے تھے۔ کرنل بگزن کا کام رپورٹس لینا اور احکامات جاری کرنا تھا۔ وہ خود گولڈن نائٹ کلب میں نہیں آتا تھا جبکہ گولڈن نائٹ کلب کا میجر ماسٹر ڈین تھا جو ایک لحاظ سے

سیاہ رنگ کی کار ایک عمارت کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی اور ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی تو مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آگیا۔ اس نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور چوڑے جسم کے آدمی کو دیکھ کر جلدی سے سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا اسرائیل کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی وائٹ سٹار کا چیف کرنل بگزن تھا۔ وائٹ سٹار پہلے اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی تھی جو جی پی فائیو اور ریڈ ارمی کی طرز پر بنائی گئی تھی لیکن بعد میں اسے ختم کر دیا گیا تھا مگر اب یہ ایجنسی دوبارہ بنائی گئی تھی۔ اس کا نام وائٹ سٹار رکھا گیا تھا لیکن اس کا فیلڈ اسرائیل نہیں تھا بلکہ قبرص تھا۔ چونکہ قبرص اسرائیل سے ملحق تھا اس لئے اسرائیل کے خلاف کام کرنے والے فلسطینی مجاہدوں کے گروپس کے تمام ہیڈ کوارٹرز قبرص میں ہی بنائے گئے تھے اور یہ لوگ اسرائیل میں اپنی وارداتیں کر کے

ایک خوبصورت اور نازک اندام لڑکی نیڈی تھی جو اس کی سیکرٹری  
 بی تھی اور اس کی دوست بھی۔ لیکن یہ دوستی صرف اس ہیڈ کوارٹر  
 کی حد تک ہی محدود تھی۔ نیڈی اس کے مخصوص آفس میں موجود  
 تھی۔ کرنل بگز جسے یہاں سب کرنل بگز ہی کہتے تھے آفس میں داخل  
 ہوا تو نیڈی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

صبح بخیر کرنل "..... نیڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 تحینک یو۔ کیسی ہو"..... کرنل بگز نے کہا اور اپنی مخصوص  
 جگہ پر بیٹھ گیا۔

"اوکے"..... نیڈی نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔  
 کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں؟ "کرنل  
 بگز نے یقیناً سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ میں ایک گروپ آکر ٹھہرا تو ہے۔ ایک عورت  
 اور چار مردوں پر مشتمل ہے لیکن یہ سب اکیڑمین ہیں اور ان کے  
 کاغذات اکیڑمین سے چیک کرائے گئے ہیں۔ کاغذات درست  
 ہیں"..... نیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے آئے ہیں یہ لوگ"..... کرنل بگز نے چونک کر  
 پوچھا۔

"ناراک سے اور انہوں نے ناراک کالیں بھی کی ہیں اور ناراک  
 سے انہیں کال بھی موصول ہوئی ہے"..... نیڈی نے جواب دیتے  
 ہوئے کہا۔

قبرص کا سب سے بڑا بدعاش اور جرائم پیشہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کی  
 ایک دوست لڑکی سرویا تھی جو وہاں اسسٹنٹ منیجر تھی۔ سرویا بھی  
 کسی طرح مردوں سے کم نہ تھی اور لڑائی جھڑائی اور ہر قسم کے جرائم  
 میں کھل کر حصہ لینا اس کی عادت ثانیہ تھی۔ جرائم پیشہ افراد کے  
 اس سیٹ اپ سے ہٹ کر وائٹ سٹار کا ایک اور گروپ بھی تھا۔  
 ان کی تعداد محدود تھی اور یہ ایک لحاظ سے مخبری کا کام کرتے تھے اور  
 اس گروپ کے لوگ قبرص کے بڑے بڑے ہوٹلوں، باروں اور  
 کاروباری اداروں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کا سربراہ فرینک تھا۔  
 فرینک کا ہیڈ کوارٹر ہوٹل ریڈ ایر تھا جو انتہائی اعلیٰ طبقہ کا ہوٹل سمجھا  
 جاتا تھا۔ فرینک ہوٹل ریڈ ایر کا منیجر تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھانک کھلا  
 اور کار پھانک کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ عمارت کرنل بگز کا  
 ہیڈ کوارٹر تھی اور کرنل بگز اس ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر وائٹ سٹار کو  
 کنٹرول کرتا تھا۔ البتہ اس کی رہائش ایک علیحدہ رہائشی کالونی میں  
 تھی جہاں اس کی نوجوان اور خوبصورت بیوی میگی رہتی تھی لیکن  
 میگی ہاؤس وائف تھی۔ اس کا کوئی تعلق ایسی سرگرمیوں سے نہ تھا  
 اور نہ ہی اس نے کرنل بگز کے اس سلسلے میں کبھی دخل دیا تھا اور  
 نہ کبھی مداخلت کی تھی۔ کرنل بگز اپنی رہائش گاہ سے اب اپنے  
 ہیڈ کوارٹر میں آ رہا تھا۔ کار اندر جا کر اپنے مخصوص حصے میں پہنچ کر  
 جیسے ہی رکی تو کرنل بگز دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز قدم اٹھاتا  
 اپنے مخصوص آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی پرسنل سیکرٹری



"نہیں جناب۔ چونکہ آپ کی طرف سے خصوصی حکم نہیں تھا اس لئے ایسا نہیں کیا گیا۔ اب آپ اگر حکم دیں تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔"..... نارمن نے جواب دیا۔

"ویٹر والی بات مشکوک ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں خود انہیں چیک کروں گا۔" کرنل بگزنے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ اگر یہ لوگ وہی ہیں جس کا ہمیں خدشہ ہے تو پھر یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین لوگ ہو سکتے ہیں"..... کرنل بگزنے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب"..... نارمن نے کہا۔

"اوکے"..... کرنل بگزنے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نیڈی۔ سپیشل پوائنٹ کے فرینک سے میری بات کراؤ۔" کرنل بگزنے نیڈی سے کہا۔

"یس باس"..... نیڈی نے جواب دیا اور ایک بار پھر اپنے سامنے موجود فون کا رسیور اٹھالیا۔ چند لمحوں بعد کرنل بگزنے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگزنے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"..... کرنل بگزنے کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں سپیشل پوائنٹ سے"..... دوسری طرف

"ہوٹل گرانڈ کاسٹینجراب کون ہے"..... کرنل بگزنے کہا۔

"اسسٹنٹ مینجر نارمن ڈیل کر رہا ہے۔" نیڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس سے میری بات کراؤ"..... کرنل بگزنے کہا تو

نیڈی نے اشبات میں سر ہلایا اور اپنے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا اور اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل بگزنے ایک طرف رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور اسے کھول لیا۔ چند لمحوں بعد اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگزنے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"..... کرنل بگزنے کہا۔

"نارمن بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جس گروپ کے بارے میں تم نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہے اس کی کیا بوڈیشن ہے"..... کرنل بگزنے کہا۔

"باس۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور یہ ناراک سے یہاں آئے ہیں اور سیاح ہیں۔ کاغذات کی خصوصی چیکنگ کرائی گئی ہے۔ کاغذات درست ہیں۔ یہ گروپ ایک کمرے میں اکٹھا ہے اور انہوں نے ناشتہ بھی وہیں منگوایا ہے اور انہوں نے ویٹر سے مینجر ہڈسن کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں۔" نارمن نے جواب دیا تو کرنل بگزنے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"ان کی کالیں چیک کرائی ہیں"..... کرنل بگزنے کہا۔

نائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... کرنل بگزنے چونک کر پوچھا۔  
 "باس۔ نارمن نے ایک عورت اور چار مردوں کو سپیشل  
 پوائنٹ پر بھجوا دیا تھا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں زیر  
 دہم میں ڈبل لاکڈ کرسیوں میں جکڑ دیا ہے اور پھر سپیشل میک اپ  
 واش سے انہیں چیک کیا گیا ہے۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں  
 ہیں"..... فرینک نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو کرنل بگزنے  
 جہرے پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے اسے اس رپورٹ سے خاصی  
 مایوسی ہوئی ہو۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"..... کرنل بگزنے کہا اور رسیور رکھ کر  
 اس نے فائل بند کر کے ایک طرف ٹرے میں رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔  
 "کیا آپ واپس آئیں گے کرنل"..... نیڈی نے بھی اٹھتے ہوئے  
 کہا۔

"ہاں۔ میں انہیں خود چیک کر لوں پھر واپس آ رہا ہوں۔ ہم نے  
 بہر حال اس گروپ کا سراغ لگانا ہے"..... کرنل بگزنے کہا اور تیز  
 قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس  
 کی کار ایک اور کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی۔ برآمدے کے سامنے جا  
 کر کار رکھی تو کرنل بگزنے باہر آگیا۔ کوٹھی کے برآمدے میں دو  
 مسلح آدمی موجود تھے۔ انہوں نے کرنل بگزنے کو سلام کیا تو کرنل بگزنے  
 بلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فرینک۔ ہوٹل گرائڈ سے نارمن ایک ایکریمن گروپ کو  
 سپیشل پوائنٹ پر بھجوا رہا ہے۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں  
 پر مشتمل ہے۔ تم نے انہیں زیر دہم میں ڈبل لاکڈ کرسیوں پر جکڑ  
 دینا ہے اور پھر ان کے میک اپ سپیشل میک اپ واش سے چیک  
 کرنے ہیں۔ اس کے بعد مجھے رپورٹ دینی ہے۔ ان سے پوچھ گچھ میں  
 خود آکر کروں گا۔ البتہ میرے آنے تک انہیں کسی صورت ہوش  
 میں نہیں آنا چاہئے"..... کرنل بگزنے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بگزنے  
 رسیور رکھا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔  
 "کافی لمبے آؤں کرنل"..... کچھ دیر بعد نیڈی نے لاڈ بھرے لہجے  
 میں کہا۔

"یس"..... کرنل بگزنے جواب دیا تو نیڈی اٹھ کر آفس سے  
 باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک  
 ٹرے تھی جس میں کافی کا کپ موجود تھا۔ اس نے کپ کرنل بگزنے  
 کے سامنے رکھا اور واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ کرنل بگزنے  
 آہستہ آہستہ کافی سب کرنے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی  
 گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگزنے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... کرنل بگزنے کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے فرینک کی آواز

خانے میں داخل ہوا، جہاں کرسیوں پر ایک عورت اور چار مرد راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ دبیلے پتلے جسم کا مالک ایک نوجوان بھی وہاں موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔ ان سب نے کرنل بگزل کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو کرنل بگزل سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑے غور سے ان افراد کو دیکھ رہا تھا۔

"قد وقامت کے لحاظ تو انہیں سیکرٹ سروس کے ارکان ہونا چاہئے۔ بہر حال انہیں ہوش میں لے آؤ۔ سپیشل اینٹی گیس استعمال کرو"..... کرنل بگزل نے کہا تو نوجوان جو اس سپیشل پوائنٹ کا انچارج فریٹک تھا سر ہلاتا ہوا ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک لمبی گردن والی شیشی اٹھا کر وہ واپس مڑا اور اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر باری باری شیشی کا دہانہ ان سب کی ناک سے لگایا اور پھر شیشی کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ واپس مڑ کر کرنل بگزل کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

"راڈز چیک کر لئے ہیں"..... کرنل بگزل نے کہا۔  
 "یس باس"..... فریٹک نے جواب دیا تو کرنل بگزل نے اثبات میں سر ہلادیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند ل چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات اس کے ذہن میں فلمی سین کی طرح گھومتے چلے گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہوں نے وہیں لمبے میں ہی ناشتہ کیا تھا اور پھر اچانک نامانوس سی گیس انہیں محسوس ہوئی اور ان سب نے بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے دھوئیں کے مرغولے اندر آرہے تھے اور گو عمران نے پہلی بار گیس محسوس ہوتے ہی سانس روک لیا تھا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن گھومنے لگا۔ اس نے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش بھی کی لیکن اس کے تمام احساسات گھپ اندھیرے میں ڈوبتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں اس

تم تربیت یافتہ افراد ہو رہے عام آدمی ہوش میں آتے ہی جیٹھا چلانا شروع کر دیتا ہے لیکن تم نے ہوش میں آتے ہی باقاعدہ ادھر ادھر لایا، کمرے کا جائزہ لیا اور پھر ہمیں دیکھا اور جب میں نے سوال کیا تو تم نے بڑے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیا اس لئے گو تمہارا سیل اپ واش نہیں ہوا لیکن اب تجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہم نے درست گروپ پر ہاتھ ڈالا ہے..... اس آدمی نے مسلسل بولتے رہے کہا۔

سیاح کم تربیت یافتہ نہیں ہوا کرتے مسٹر..... عمران جان بوجھ کر مسٹر کہنے کے بعد خاموش ہو گیا تھا۔

اب بتانے میں کوئی حرج نہیں کہ میرا نام کرنل بگڑ ہے اور میں اسرائیل کی وائٹ سٹار جنسی کالجیف ہوں..... کرنل بگڑ نے کہا۔

کرنل بگڑ۔ میں کہہ رہا تھا کہ سیاحت بذات خود ایک بہت بڑا تجربہ ہوتا ہے۔ سیاحت کے دوران ہمارا ایسے ایسے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے کہ انسان انتہائی تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ باقی رہی تمہاری بات تو ہمیں کیا معلوم کہ تمہیں کس ٹائپ کے گروپ کی تلاش تھی۔ تم ہمارے کاغذات چیک کر سکتے ہو اور چاہو تو ہمارے چہروں کی کھال بھی چھیل کر چیک کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ یاعوں پر اس طرح ہاتھ ڈالنے کے نتائج انتہائی خطرناک بھی نکل سکتے ہیں..... عمران نے کہا۔

کے ذہن کے پردے پر گھوم گیا اور اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے افراد کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ایک بڑے سے تہہ خانے بنا کمرے میں راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی دونوں سائیڈوں میں اس کے ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کے جسموں میں پیدا ہونے والی حرکت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ سامنے کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا تھا جبکہ دوسرا دبلا پتلا لیکن پھر تھلا سا نوجوان تھا جبکہ دو مشین گن بردار ان کے عقب میں دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔

تمہیں سب سے پہلے ہوش آیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا۔ اس چوڑے جسم والے آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

میرا نام مائیکل ہے لیکن ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو۔ عمران نے ایکریٹین لہجے میں کہا۔

تمہارے میک اپ واش نہیں ہوئے اس لئے میرا خیال تھا کہ تم ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہو بلکہ واقعی کوئی سیاح ہو حالانکہ تمہارے قد و قامت مخصوص ٹائپ کے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں ہوش میں لا کر اور تم سے ضروری کوائف معلوم کر کے تمہیں آزاد کر دیا جائے لیکن ہوش میں آنے کے بعد تم نے جو حرکات کی ہیں اور جس سنبھلے ہوئے انداز میں جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

میں مزید تحقیقات کر لیں۔ آخر ہم جیسے سیاحوں کو ہلاک کر کے آپ لیا بل جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

نہیں۔ سوری میں اب ان حالات میں کسی صورت بھی تمہیں نہیں چھوڑ سکتا البتہ ایک کام اور ہو سکتا ہے۔ چونکہ مجھے سو یقین آ گیا ہے کہ تم ہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہو اس لئے میں پاتا ہوں کہ تمہارا میک اپ ہر صورت میں واش ہو جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں اسرائیل کے صدر کے سامنے تمہاری لاشیں پیش دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ پوری دنیا کے یہودی مجھے قیامت تک اپنا ہیرو تسلیم کر لیں گے۔..... کرنل بگزنے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دسپلے پتلے آدمی سے مخاطب ہو گیا۔

فرینک "..... کرنل بگزنے کہا۔

"یس باس"..... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

"زیر و ہاؤس میں انتہائی جدید ترین میک اپ واش موجود ہے وہ میں نے خصوصی طور پر ایکریمیا سے منگوایا ہے۔ تم خود جا کر وہ میک اپ واش لے آؤ۔ اس سے لازماً ان کے اصلی چہرے سامنے آ جائیں گے۔..... کرنل بگزنے کہا۔

"یس باس"..... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ان کے راڈز چیک کرو۔..... کرنل بگزنے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو فرینک سر ہلاتا ہوا تیزی سے کرسیوں کے عقب کی طرف ہٹ گیا۔

"تمہارے کاغذات چیک ہو چکے ہیں اور وہ درست ہیں لیکن تمہارے بات کرنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ بہر حال اگر نہیں ہو تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب تم نے زندہ واپس نہیں جانا۔ اب تمہاری لاشیں یہاں برقی بھٹی میں رکھ بنیں گی۔..... کرنل بگزنے کہا۔ عمران اس دوران راڈز کو چیک کرنے میں مصروف تھا کیونکہ اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ معاملات سراسر ان کے خلاف ہیں اور کرنل بگزنے جو اس وقت بڑے اطمینان سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا کسی بھی وقت اچانک ان پر فائر کھلو سکتا تھا۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ ڈبل راڈز کرسیاں ہیں۔ راڈز کا ایک سیٹ عقبی پائے پر موجود ہٹن پریس کرنے سے کھل جاتا ہے لیکن دوسرا سیٹ دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود آپریشنل سوئچ پریس کرنے سے کھلے گا۔ اس طرح بیک وقت دونوں سسٹم ان کرسیوں میں رکھے گئے تھے اور ظاہر ہے اسی لئے ان کرسیوں کو ناقابل تخریب سمجھا جاتا تھا اور واقعی تھا بھی ایسا ہی اس لئے عمران نے اب نئے انداز میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سب سے آخر میں موجود جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز اس کے جسم سے خالص کھلے تھے اس لئے اگر جولیا کو شش کرے تو وہ کھسک کر فرش پر جا کر بیٹھ سکتی تھی۔ عمران نے ایک نظر جولیا کی طرف دیکھا اور آنکھوں سے اسے اشارہ کر دیا۔

"کرنل صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمارے بارے

ت زیادہ عصبیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ اس کا چہرہ غصے سے تھمتھا تھا۔

"چلو تم مت پلاؤ پانی۔ تمہارا دوسرا ساتھی مجھے ہمدرد نظر آ رہا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔" اس آدمی نے ٹپکت چپٹے سے زیادہ عصبیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اس کے ساتھی نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"رک جاؤ مارٹی۔ رک جاؤ۔ خواہ مخواہ غصہ مت کھاؤ۔" دوسرے ساتھی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہ مسلسل بول رہا ہے اور میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔" مارٹی نے کہا۔

"تم باہر جاؤ۔ میں اکیلا یہاں کھڑا رہوں گا۔" دوسرے نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہاں رہوں گا۔" مارٹی نے کہا اور دوبارہ مشین گن اس نے اپنے کاندھے سے لٹکالی۔ اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" عمران نے دوسرے آدمی سے مخاطب کر کہا۔

"سیرا نام جیک ہے۔" دوسرے آدمی نے کہا۔

"راڈز اوکے ہیں باس۔" چند لمحوں بعد فرینک نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"تم دو یہیں ٹھہرو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیتا۔" کرنل بگزنے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے سر۔" مسلح افراد نے کہا۔

"میں زید ہاؤس میک کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں تم جا کر اس سے میک اپ واٹر لے آؤ۔" کرنل بگزنے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے فرینک بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں دونوں مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔

"کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو؟" عمران نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ اب اگر تمہاری زبان چلی تو گولیوں سے اڑا دیں گے۔" ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یار پانی ہی مانگا ہے۔ کوئی گولی تو نہیں مار دی تمہیں۔ ہم تو ویسے بھی ڈبل راڈز میں جکڑے ہوئے بے بس ہیں۔ اس کے باوجود تم ہم سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہو؟" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ خاموش بیٹھے رہو۔" اس آدمی نے چپٹے

"کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو؟"..... عمران نے کہا۔

"نھیک ہے۔ میں دیتا ہوں تمہیں پانی۔" جیک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سانیٹ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی بھری ہوئی ایک بوتل نکالی اور الماری بند کر کے وہ تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل عمران کے منہ سے لگا دی تو عمران نے پانی پینا شروع کر دیا۔ مارتی بڑے چوکنا انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ابھی عمران نے تھوڑا سا پانی پیا تھا کہ اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی تو جیک اور مارتی دونوں نے تیزی سے اس طرف دیکھا۔

"ارے۔ یہ کیا؟"..... ان دونوں نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ جو لیا کرسی کی بجائے فرش پر اس طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے اچانک کرسی سے اٹھ کر فرش پر آکر بیٹھ گئی ہو۔ مارتی نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتاری ہی تھی کہ جو لیا اس طرح اچھلی جیسے بند سپرنگ اچانک کھلتا ہے اور دوسرے لمحے کمرہ مارتی کے حلق سے نکلنے والی جتن سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی تھڑا ہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی مارتی اور جیک دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ دونوں فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگے۔ جو لیا مارتی کی مشین گن ہاتھ میں پکڑے ایک طرف کھڑی تھی۔

"جلدی سے چھلے دروازہ بند کر دو۔"..... عمران نے کہا تو جو لیا بجلی

لی تیزی سے دوڑ کر دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

جلدی کر دو۔ پہلے سوچے ہوئے پر موجود بین پریس کر دو۔" عمران نے کہا تو جو لیا نے دروازے کے قریب دیوار پر موجود سوچے ہوئے پر بین پریس کر دیئے اور پھر وہ دوڑتی ہوئی کرسیوں کے عقب میں آگئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھی راڈز سے آزاد ہو رہے تھے۔

کل شو جو لیا۔" عمران نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جو لیا نے دے اختیار کھل اٹھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں میں سے دوسرے آدمی کی مشین گن پہلے ہی اٹھالی تھی۔

ہم نے اس کرنل بگز کو زندہ پکڑنا ہے۔"..... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف آگیا۔ ایک رابدار تھی جبکہ آخر میں ایک دروازہ تھا جو قدرے کھلا ہوا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ "اتنی دیر تو نہیں لگانی چاہئے فرینک کو؟"..... اچانک دروازے سے کرنل بگز کی بڑبڑاہٹ سی سنائی دی تو عمران یقیناً محتاط ہو گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو محتاط رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ دروازے کے قریب رکا اور اس نے سر آگے کی طرف کر کے کم

اپ کو رپورٹ دیتا ہوں سر..... کرنل بگزنے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

اب مجبوری ہے۔ صدر صاحب اس قدر خوفزدہ ہیں۔ کرنل بگزنے کرنسی پیچھے کھسکا کر اٹھتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل بگزنے اسرائیل کے صدر سے بات کر رہا تھا اور انہوں نے ان کی فوری بلائیت کا حکم دے دیا ہو گا۔ وہ تیزی سے سائیڈ دیوار کے ساتھ ہوا لیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سائیڈوں پر ہوتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے کرنل بگزنے دروازے سے نکل کر راہداری میں داخل ہوا

ہی تھا کہ ایکٹ تنویر اس پر جھپٹ پڑا اور اس کی چیخ سے راہداری لوٹ اٹھی جبکہ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اسے فکر تھی کہ اگر چیخ یا گولیوں کی آوازیں یہاں باہر موجود آدمیوں تک پہنچ لیں تو وہ جو ہے دان میں پھنسے ہوئے جوہوں کی طرح بے بسی سے مارے جائیں گے۔ اس کمرے کی دوسری طرف بھی ایک راہداری تھی جس کا ایک سرا بیرونی برآمدے میں جا نکلتا تھا۔ وہاں برآمدے میں دو مسلح آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے لیکن ان کی پشت راہداری کی طرف تھی۔ عمران کمرے سے باہر نکل کر دیوار کے ساتھ ساتھ قدم بٹاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح اس کی آہٹ انہیں سنائی نہ دے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک لیا کیونکہ اسے باہر سے پھانک کھلنے کی آواز سنائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی برآمدے میں موجود دونوں آدمی تیزی سے برآمدے کی

میں جھانکا تو ایک میز کے پیچھے کرسی پر کرنل بگزنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فون تھا اور اس کی نظریں فون پر جیسے چپکی ہوئی تھیں۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اندر داخل ہو کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگزنے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے ایک لمحے کی دیر بھی اسے گوارہ نہ تھی۔

"یس۔ کرنل بگز بول رہا ہوں"..... کرنل بگزنے کہا۔  
"کراؤ بات"..... دوسری طرف کی بات سن کر کرنل بگزنے کہا۔

"سر۔ میں چیف آف وائٹ سٹار کرنل بگز بول رہا ہوں قبرص سے جہاز..... کرنل بگزنے ایکٹ انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔  
"سر۔ ایک گروپ میں نے پکڑا ہے جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ پاکستانی ایجنٹ ہیں لیکن ان کے میک اپ صاف نہیں ہو رہے۔ میں نے ایک جدید ترین میک اپ واشٹر منگوایا ہے"..... کرنل بگزنے کہا اور پھر وہ اس طرح بات کرتے کرتے رک گیا جیسے دوسری طرف سے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی گئی ہو اور وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا ہو۔

"ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"..... چند لمحوں بعد کرنل بگزنے دوسری طرف کی بات سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔  
"یس سر۔ میں ابھی خود جا کر حکم کی تعمیل کرتا ہوں سر اور پھر



پھانک کھولا اور باہر آگیا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طہینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ عمارت کالونی سے ہٹ کر تھی اس لئے اس کا یہ خدشہ کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس نہ یہاں پہنچ جائے یا کوئی ہمسایہ پولیس کو اطلاع نہ کر دے بے جا ثابت ہوا تھا۔ عمران واپس مڑا اور پھر اندر آکر اس نے پھانک اندر سے بند کیا اور واپس مڑ کر برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ فرینک اور دوسرے افراد ساکت ہو چکے تھے۔ اسی لمحے برآمدے میں تنویر اور کیپٹن شنیل بھی پہنچ گئے۔

”تم سب یہاں کا خیال رکھو میں کرنل بگزل سے دو باتیں کروں“..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ کمرے تک پہنچا جی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ہیں۔ کرنل بگزل بول رہا ہوں“..... عمران نے کرنل بگزل کی آواز اور لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

”ملٹری سیکرٹری ٹوپریڈنٹ بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں“..... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ہیں سر۔ میں کرنل بگزل بول رہا ہوں“..... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان کو ہلاک کر کے مجھے اطلاع دو مگر تم نے کوئی اطلاع نہیں دی اس لئے مجھے مجبوراً خود کال کرنا پڑی

سیدھیاں اتر کر نیچے بڑھ گئے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے برآمدے میں آیا اور ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس نے نیلے رنگ کی ایک کار کو کھلے پھانک سے اندر آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کار میں ڈرائیور کے ساتھ فرینک موجود تھا جبکہ ایک آدمی پھانک کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ کار پورچ میں آکر رک گئی اور پھر وہ دونوں آدمی جو برآمدے میں کھڑے تھے وہ پورچ کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ فرینک کار کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

”مشین اندر سے اٹھا لو“..... فرینک نے ایک مسلح آدمی سے کہا اور خود وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ستون کی اوٹ سے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرینک، دونوں مسلح آدمی، کار کا ڈرائیور اور پھانک بند کر کے آتا ہوا تیسرا آدمی چھپتے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ عمران فائر نہ کھولنا چاہتا تھا لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یا تو اس کے ساتھی برآمدے میں آجائیں گے یا فرینک اپنے مسلح آدمیوں کے ساتھ اندر چلا جائے گا۔

”کیا ہوا عمران صاحب“..... اچانک صفدر کی آواز عمران کو عقب میں سنائی دی تو عمران تیزی سے واپس مڑا۔

”تم ان کو چیک کرو۔ میں باہر دیکھ لوں“..... عمران نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھانک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

کیا ہوتا رہا ہے باہر"..... جو لیا نے چونک کر کہا تو عمران نے  
ا۔ مختصر لفظوں میں ساری بات بتا دی۔

اب اس سے تم نے کیا معلوم کرنا ہے"..... جو لیا نے کہا۔  
سیرا خیال ہے کہ یہاں قبرص میں ہر طرف وائٹ سنار کا جال  
بیلایا ہوا ہے اس لئے یہاں ہمیں ہر قدم پر ان کا سامنا کرنا پڑے گا  
ان نئے کرنل بگزن سے مزید معلومات حاصل کر کے پہلے ہمیں اس  
"نظم کا خاتمہ کرنا پڑے گا تاکہ ہم یہاں آزادی سے کام کر  
سکیں"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر  
انل بگزن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد  
بب کرنل بگزن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع  
ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

ہے۔ کیوں"..... صدر نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔  
"جناب آپ کے حکم کی تعمیل فوراً کر دی گئی لیکن اسی لمحے  
سپیشل جدید ترین میک اپ واشر مشین آگئی تھی اس لئے میں نے  
ان کا میک اپ چیک کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس کی رپورٹ بھی  
آپ کو ساتھ ہی دے سکوں"..... عمران نے معذرت خواہانہ لہجے  
میں کہا۔

"پھر کیا رزلٹ رہا"..... صدر نے پوچھا۔

"جناب۔ اس جدید ترین میک اپ واشر نے بھی ان کے چہرے  
نہیں بدلے"..... عمران نے کرنل بگزن کے لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ  
پہلے کرنل بگزن اور صدر کے درمیان ہونے والی بات چیت سن چکا تھا  
اس لئے وہ بھی انہی الفاظ میں بات کر رہا تھا جن میں کرنل بگزن نے  
کی تھی۔

"ہو نہہ۔ بہر حال وہ ہلاک ہو گئے اس لئے ان کی لاشیں راکھ کر  
دو اور ان اسپینٹوں کی تلاش بھی جاری رکھو"..... صدر نے کہا۔

"یس سر"..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو  
گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری  
کر اس کر کے کمرے میں داخل ہوا جہاں انہیں ڈبل راڈز والی  
کرسیوں میں جکڑا گیا تھا۔ جو لیا وہاں موجود تھی جبکہ کرنل بگزن کو  
ایک کرسی پر ڈبل راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا لیکن اس کی گردن ڈھکی  
ہوئی تھی۔

Scanned &  
PDF Copy by  
RFI

یہ معاملہ کس قدر پیچیدہ اور اہم ہے۔ سرویا گولڈن نائٹ کلب کی اسسٹنٹ مینجر تھی اس لحاظ سے وہ وائٹ سٹار کی رکن بھی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بلیک سٹریپ کی بھی خاص رکن تھی اس لئے رائٹ نے اس اہم معاملے کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا۔ اس وقت وہ واقعی انتہائی بے چینی سے ڈاکٹر اسکن کا انتظار کر رہی تھی اور پھر کال ہیل کی آواز اچانک سنائی دی تو وہ اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے کال ہیل کی آواز کی بجائے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو لیکن دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر ڈور فون کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... سرویا نے کہا۔

"ڈاکٹر اسکن"..... رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کون ڈاکٹر اسکن"..... سرویا نے کہا۔

"گولڈن لیف کا رہنے والا ڈاکٹر اسکن"..... رسیور سے دوبارہ

وہی آواز سنائی دی۔

"اوکے"..... سرویا نے اس بار انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور

رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے

دروازہ کھولا تو دروازے کے باہر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا اوصیر

عمر آدمی موجود تھا۔ اس کا چہرہ بے حد خشک تھا۔ بال اچھے ہونے

تھے اور آنکھوں پر موٹے شیشوں والا سیاہ رنگ کا فریم تھا۔ اس نے

ڈارک براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں بریف

سرویا سٹریٹ پلانہ میں اپنے فلیٹ میں موجود تھی۔ اس کی نظریں دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عام حالات میں اسے اس وقت گولڈن نائٹ کلب میں ہونا چاہئے تھا لیکن وہ اس کی بجائے یہاں اپنے فلیٹ میں موجود تھی کیونکہ اسے ناراک سے بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ نے فون کر کے بریف کیا تھا اور پھر رائٹ کے احکامات کے مطابق اس نے خود ایک خصوصی پوائنٹ پر جا کر رائٹ کے آدمی سے ایک سائنسی پرزہ لیا جو کہ خصوصی پیکنگ میں تھا اور اسے لے کر وہ سیدھی اپنے فلیٹ پر آگئی تھی کیونکہ رائٹ کے مطابق لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر اسکن نے خود اس کے فلیٹ پر پہنچ کر اس سے یہ پرزہ لینا تھا اور رائٹ نے اسے جس طرح لیبارٹری کی خاطر ہونے والی جدوجہد کے بارے میں بتایا تھا اس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ

کیس تھا۔

سرویا اس کمرے سے نکل کر سائیڈ میں دوسرے چھوٹے کمرے میں آ گئی۔ اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور دو گلاس اٹھا کر وہ واپس اس کمرے میں آ گئی۔ اس نے دونوں گلاس میز پر رکھ کر شراب کی بوتل کھولی اور دونوں گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے بوتل میز پر رکھ دی جبکہ اس دوران ڈاکٹر اسکن نے پیکنگ لہولی اور اس میں موجود بڑے سے چوکور سائز کے پرزے کو باہر نکال کر میز پر رکھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا بریف کیس کھولا اور اس میں سے مختلف آلات نکالے اور اس پرزے کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔

"یہ شراب بھی پیتے رہیں ساتھ ساتھ"..... سرویا نے گلاس آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ پہلے میں اسے چیک کر لوں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا تو سرویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈاکٹر اسکن مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا۔ پھر اس نے پرزے کو واپس پیک کیا اور پھر آلات اور پرزہ واپس بریف کیس میں رکھے اور بریف کیس بند کر دیا۔

"پرزہ اوکے ہے"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی بار شراب کو حلق میں اڈیلا اور گلاس رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں جا رہا ہوں"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

"آئیے"..... سرویا نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ ویسے اسے دیکھتے ہی سرویا سمجھ گئی تھی کہ آنے والا ڈاکٹر راسکن ہی ہے۔

"ڈاکٹر راسکن"..... اس ادھیر عمر نے اندر داخل ہوتے ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سرویا"..... سرویا نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا اور اس نے بڑے پر جوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"کہاں ہے وہ پرزہ"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

"آئیے"..... سرویا نے کہا اور اسے لے کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"تشریف رکھیں"..... سرویا نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اسکن کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔ سرویا نے ایک الماری کھولی۔ اس کے نچلے خانے میں ایک پیکیٹ موجود تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس پیکیٹ کو اٹھایا اور لا کر ڈاکٹر اسکن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"آپ اسے چیک کر لیں۔ میں آپ کے لئے شراب لاتی ہوں"..... سرویا نے کہا تو ڈاکٹر اسکن نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ

ا۔ واپس جانے کے بارے میں تفصیل بتاؤں۔

کیا اس نے کوڑو دہرایا تھا۔ رائٹ نے پوچھا۔

یس سر۔۔۔۔۔ سر ویانے جواب دیا۔

اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم آزاد ہو لیکن خیال رکھنا پانیشیائی

ایجنٹ کسی بھی وقت تم تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔ رائٹ نے کہا۔

ا۔ اوہ نہیں سر۔ کرنل بگڑنے ان کے بارے میں خصوصی

ایات دے رکھی ہیں اس لئے پوری وائٹ سٹار یہاں قبرص میں ان

نے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے ان کا بچ نکلتا ناممکن ہے۔ سر ویانے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے دلچسپی اس پرزے کی حد تک تھی اس

بعد کیا ہوتا ہے یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ رائٹ نے کہا اور

ان کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سر ویانے ایک طویل سانس لیتے

دئے رسیور رکھا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اسے

یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو اور

بہ لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ فلیٹ سے نکلی اور پلازہ کی پارکنگ

سے اپنی کار لے کر واپس گولڈن ٹائنٹ کلب کی طرف روانہ ہو گئی۔

”یہاں دستخط کر دیجئے“..... سر ویانے جیکٹ کی جیب سے ایک

کاغذ نکال کر ڈاکٹر اسکن کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر اسکن

نے ایک نظر بغور اس کاغذ کو دیکھا اور پھر جیب سے قلم نکال کر اس

نے اس پر دستخط کئے اور قلم جیب میں ڈال کر اس نے بریف کیس

اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ سر ویانے

دستخطوں والا کاغذ واپس جیکٹ کی جیب میں رکھا اور ڈاکٹر اسکن

کے پیچھے آکر اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

”گڈ بائی“..... ڈاکٹر اسکن نے کہا اور کھلے دروازے سے باہر

چلا گیا تو سر ویانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور

واپس آکر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے میز پر موجود فون کا رسیور

اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت

آواز سنائی دی۔

”سر ویانے بول رہی ہوں قبرص سے“..... سر ویانے کہا۔

”اوہ تم۔ یس۔ رائٹ بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے

بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ کی آواز سنائی دی۔

”جتناب مشن مکمل ہو گیا ہے“..... سر ویانے مسکراتے ہوئے

کہا۔

”تفصیل بتاؤ“..... رائٹ نے کہا تو سر ویانے پرزہ لے کر فلیٹ

پر پہنچنے سے لے کر ڈاکٹر اسکن کے آنے، اس پرزے کی چیکنگ اور

کہا۔

” تمہارے دو آدمی مارٹی اور جیک یہاں موجود تھے۔ دونوں مسلح تھے لیکن اس کے باوجود تم دیکھ لو کہ اب ان کی لاشیں یہاں تمہارے سامنے پڑی ہیں اور تم ہماری جگہ اس کرسی پر موجود ہو۔ بینک زبردہاؤس سے جدید میک اپ واش کرنے کر آیا ہی تھا لیکن وہ بے چارہ اس میک اپ واش کو استعمال میں لانے کی حسرت پوری لئے بغیر ہی ختم ہو گیا۔ باہر موجود تمہارے تین مسلح افراد بھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور فرینک کے ساتھ جو ڈرائیور تھا وہ بھی اس وقت فرشتوں کو حساب کتاب دینے میں مصروف ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سب ساتھی زندہ سلامت موجود ہیں اور اسی کو غراش تک نہیں آئی اور یہ بھی بتا دوں کہ اسرائیل کے صدر نے تمہیں ہماری ہلاکت کا حکم دیا تھا اور اس کے بعد تم نے انہیں رپورٹ دینی تھی لیکن تم تو یہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے تمہاری طرف سے رپورٹ نہ ملنے پر انہوں نے خود ہی کال کی اور میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں انہیں مطمئن کر دیا کہ ان کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ جدید ترین میپ اپ واش کے ذریعے بھی ہمارے چہرے واش نہیں ہو سکے تو انہوں نے صدارتی فیصلہ دے دیا کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہو لہذا اس لئے ہماری لاشیں برقی بھیڑیوں میں جلا کر رکھ کر دی جائیں اور انہیں نئے سرے سے قبرص میں تلاش کیا جائے۔..... عمران نے

عمران اور جولیا دونوں کرنل بگز کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کرنل بگز ڈیل راؤڈ والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ وہ چہلے بے ہوش تھا لیکن پھر عمران نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر کے اسے ہوش دلادیا۔

"یہ - کک - کیا - کیا مطلب - یہ میں اس حالت میں - اودھ تم - مگر ..... کرنل بگزنے ہوش میں آتے ہی انھنے کی کوشش کرتے ہوئے رک رک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم درست کہتے ہو کر نل بگڑ۔ تربیت یافتہ افراد اور عام افراد کے ہوش میں آنے کے بعد رد عمل مختلف ہوتا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کر نل بگڑ کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم آزاد ہو گئے۔ کیسے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا مطلب۔ یہ تو ناممکن ہے۔"..... کرنل بگزنے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں

گولی مار دی جائے اور تمہاری لاش بھی برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی جائے اور تمہاری جگہ میرا آدمی تمہارے میک اپ میں آجائے۔ تم نے خود سن لیا ہے کہ تمہارا لہجہ اور انداز آسانی سے اپنایا جاسکتا ہے اس طرح میرا ساتھی تمہارے میک اپ میں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر وائٹ سنار کو ہماری چیکنگ سے روکے رکھے گا۔ جب ہم اپنا کام مکمل کر کے قبرص سے چلے جائیں گے تو پھر تمہاری بیوی اور تمہارے ماتحت تمہیں ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔ ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ تم خاموشی سے ہمارے ساتھ معاہدہ کر لو۔ ہم تمہیں ناموشی سے رہا کر دیں گے۔ تم اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر اور بظاہر ہمارے خلاف کام کرتے رہو۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ تم ہمیں چٹیک کرنے میں کامیاب ہو سکو۔ اس طرح تم زندہ رہ جاؤ گے۔ اب یہ تم بتاؤ کہ تم کون سی صورت اختیار کرتے ہو۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جو لیا حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ شاید اس کے ذہن میں یہ خیال بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح کی تجویز بھی پیش کر سکتا ہے۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟“..... جو لیا سے رہا نہ گیا تو وہ بول پڑی۔  
 ”تم خاموش رہو۔ میں کرنل بگزن کو زندگی بچانے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ اس سے ہمارا براہ راست کوئی جھگڑا نہیں ہے۔“  
 عمران نے خشمک لہجے میں جواب دیا۔

”لیکن یہ یہاں سے نکلنے ہی ہمارے خلاف کارروائی شروع کر

مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کرنل بگزن کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹا سا بچہ ہو اور وہ کوئی انتہائی پراسرار کہانی سن رہا ہو۔

”یہ۔۔۔ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟“..... کرنل بگزن نے کہا۔

”کیوں ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر تم کہو تو تمہاری بیگم سے بھی بات کر سکتا ہوں۔“..... عمران نے اس بار کرنل بگزن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو کرنل بگزن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے مزید پھیل گئی تھیں۔  
 ”تم۔۔۔ تم جادوگر ہو۔“..... کرنل بگزن نے کہا۔

”اصل جادو حق ہے چونکہ ہم حق پر ہیں اس لئے ہم جادوگر کہلاتے ہیں۔ بہر حال اب تمہاری حیرت کا کوئی اگر پورا ہو گیا ہو تو اب تم سے غیر سرکاری مذاکرات شروع کئے جائیں۔“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”غیر سرکاری مذاکرات۔ کیا مطلب؟“..... کرنل بگزن نے کہا۔

”دیکھو کرنل بگزن۔ قبرص میں ہمارا کوئی تعلق تمہاری وائٹ سنار سے نہیں ہے اور مجھے بہر حال یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں بھی علم نہیں ہے ورنہ تمہاری تنظیم پورے قبرص میں پھیلی ہوئی نہ ہوتی۔ گولڈن نائٹ کلب اس کا سب سے بڑا اڈا ہے۔ ویسے تمہارا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اب ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ تمہیں بھی تمہارے ساتھیوں سمیت

تھا..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ہوٹل گرانڈ کا اپنا سیٹ اپ ہے۔ وہاں اسسٹنٹ مینجر نارمن اب انچارج ہے۔ یہ کام اس نے کیا تھا..... کرنل بگزنے جواب دیا۔

”اب تم کس سے بات کرو گے۔ نارمن سے یا نیلسن سے۔“ عمران نے کہا۔

”نیلسن سے۔ وہ جنرل انچارج ہے“..... کرنل بگزنے کہا۔  
”اچھا یہ بتاؤ کہ گولڈن نائٹ کلب کی اسسٹنٹ مینجر سرویا کون ہے“..... عمران نے کرنل بگزنے سے کہا تو کرنل بگزنے اختیار چومک پڑا۔

”تم اسے کیسے جانتے ہو“..... کرنل بگزنے حیران ہو کر پوچھا۔  
”مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ سرویا تربیت یافتہ لڑکی ہے۔ وہ ناراک میں بلیک سٹریپ گروپ کی کارکن ہے اور یہاں وہ خصوصی طور پر بلیک سٹریپ کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔ وہ یہاں ہمارے لئے بھی کام کرتی رہتی ہے لیکن اسے تو کسی لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہو گا۔ صرف ہوٹل گرانڈ کا مینجر ہڈسن شاید واقف تھا۔ اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا“..... کرنل بگزنے کہا۔

”کیا نمبر ہے نیلسن کا“..... عمران نے کہا تو کرنل بگزنے نمبر

دے گا۔ اسے گولی مار دو اور اس کے ہیڈ کو اسٹریٹ سب کچھ تباہ کر دو..... جو لیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی عمران پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔

”اگر اس نے ایسا کیا تو پھر اسے اس کا خلیاڑہ بھی بھگتنا پڑے گا۔ اسے ہماری صلاحیتوں کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔ بہر حال پہلے اسے تو جواب دینے دو..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہاری دوسری شرط منظور ہے۔ میں نے دیکھ لیا ہے تم لوگ بہر حال میرے اور میری تنظیم کے بس کے نہیں ہو اس لئے تم فکر مت کرو۔ اب وائٹ سٹار صرف رسمی کارروائی کرے گی اور آخر میں یہی رپورٹ ہوگی کہ تم یہاں آئے ہی نہیں“..... خاموش بیٹھے ہوئے کرنل بگزنے بے اختیار ہو کر کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ گولڈن نائٹ کلب بھی تمہاری وائٹ سٹار کے تحت ہے اور یہ باقائدہ سینڈویکسٹ ہے۔ تم اسے کیسے روکو گے..... عمران نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ وہ ان معاملات میں نہیں آتا۔ اس کے ذمے وہ لوگ ہیں جو اسرائیل کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ تم لوگوں کی تلاش تو ہمارا ہیڈ کوارٹر اور اس کے تحت کام کرنے والے لوگ کر رہے ہیں۔ اس کا انچارج نیلسن ہے۔“ کرنل بگزنے کہا۔

”کیا ہمیں ہوٹل گرانڈ سے نیلسن نے اعوا کرنا کہ یہاں بھجوا یا



ہے..... کرنل بگزنے کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے۔ رسمی رپورٹیں آپ کو ملتی رہیں گی اور آپ آگے پہنچاتے رہیں۔" نیلسن نے کہا۔  
 "اوکے۔ ٹھیک ہے۔ سب کو اطلاع پہنچا دو۔" کرنل بگزنے کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس بار ہاتھ بڑھا کر رسیور واپس کر پڈل پر رکھ دیا۔  
 "اوکے۔ اب میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں اس کے بعد تمہاری اپنی کارکردگی ہوگی جو تمہاری زندگی کی ضمانت دے گی۔" عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ وہی ہوگا جو تم نے کہا ہے۔" کرنل بگزنے کہا تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہلک پوری قوت سے کرنل بگز کی کتنی پر پڑا اور کمرہ کرنل بگز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے دوسرا وار کیا اور اس بار کرنل بگز کی گردن ڈھلک گئی۔

"اس کے راڈز کھول دو جو لیا۔" عمران نے کہا تو جو لیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کوچ بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو راڈز کا ایک سیٹ غائب ہو گیا جبکہ عمران نے کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کر دیا اور تمام راڈز غائب ہو گئے۔

بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
 آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر اٹھ کر اس نے رسیور کرنل بگز کے کان سے لگا دیا۔ لچھے دار تار بہر حال اتنی لمبی تھی کہ وہ کرنل بگز کے کان تک پہنچ گئی تھی۔  
 "نیلسن بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔  
 "کرنل بگز بول رہا ہوں۔" کرنل بگز نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔" دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکھت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔  
 "نیلسن پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہوٹل گرائڈ سے گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن صدر اسرائیل صاحب اس کو تسلیم نہیں کر رہے جبکہ میں نے مکمل چھان بین کر لی ہے کہ یہ گروپ ہمارا مطلوبہ گروپ تھا اس لئے تم ان کی چیکنگ بند کر دو۔ البتہ صرف رسمی کارروائی کرتے رہنا۔" کرنل بگز نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جب یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں تو پھر ان کی تلاش میں سوائے انرجی ضائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔" نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن صدر صاحب بہر حال صدر ہیں اس لئے نجبوری ہے کہ انہیں یہی رپورٹ دی جائے گی کہ ان لوگوں کو تلاش کیا جا رہا

"آؤاب یہاں سے نکل چلیں۔" عمران نے کہا۔

"میں تمہاری یہ کارروائی سمجھ نہیں سکی۔۔۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

"ہمارا مسئلہ لیبارٹری ہے۔ یہ لوگ یہاں اس قدر موجود ہیں کہ ہمیں کھل کر کام ہی نہ کرنے دیتے۔ کرنل بگڑ کو مجبور کر دینے سے یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم آزادی سے کام کرتے رہیں گے۔"

عمران نے کہا تو جو لیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی عجیب ذہن رکھتے ہو۔ واقعی عجیب۔۔۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

"دل بھی عجیب ہے جو صرف تمہارے نام پر دھڑکتا ہے اور کسی کا نام لو تو یہ دھڑکنے سے ہی جواب دے دیتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاش۔ تمہارے پاس دل ہوتا۔ یہ سب باتیں ہیں۔۔۔۔۔ جو لیا نے کہا تو عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

ڈاکٹر راسکن لیبارٹری میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے وجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ہیس۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"اسرائیل کے صدر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے۔" دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کیا چیک کر لیا ہے کہ وہی لائن پر ہیں۔" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"ہیس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ کراؤ بات۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی۔

"ہیس سر۔ میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے

انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ انہیں کس طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ ہم لاپاز سے قبرس میں شفٹ ہو گئے ہیں حالانکہ سوائے آپ کے اور ہمارے اور اسی کو بھی اس کا علم نہ تھا۔" ڈاکٹر اسکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی ملاقات کرنل پلومر سے ہوٹل گرانڈ کے مینجر ہڈسن نے لرائی تھی اور انہیں یہ معلوم تھا کہ لاپاز کی لیبارٹری کے انچارج کا نام ڈاکٹر اسکن ہے اس طرح انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ آپ قبرس میں موجود ہیں اس لئے فوری طور پر مینجر ہڈسن کو انڈر گراؤنڈ لے دیا گیا اور آپ کے پرزہ کے لئے اسی لئے لمبا کھیل کھیلا گیا تاکہ انہیں معلوم نہ ہو سکے۔" صدر نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ اس لئے آپ نے ہدایات دی تھیں۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب وہ کسی صورت بھی معلوم نہ کر سکیں گے کیونکہ ہم نے ایک ماہ کے لئے سب کچھ اکٹھا کر لیا ہے جبکہ کام صرف ایک ہفتے کا رہ گیا ہے اس لئے وہ لاکھ ٹکریں مار لیں ہم تک نقصان ہی نہیں سکتے۔" ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا تو ڈاکٹر اسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھا اور ساتھ پڑے اور کام کارسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے چند نمبر پر یس لے دیئے۔

"براڈ بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

"ڈاکٹر اسکن۔ پرزہ مل گیا ہے آپ کو۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔" ڈاکٹر اسکن نے جواب دیا۔

"کام درست طور پر شروع ہو گیا ہے دوبارہ یا نہیں۔" صدر نے کہا۔

"یس سر۔" ڈاکٹر اسکن نے کہا۔ وہ شاید فطری طور پر کم الفاظ بولنے کا عادی تھا۔

"اب کتنے عرصے میں یہ فارمولا مکمل ہو جائے گا۔" صدر نے کہا۔

"جناب صرف ایک ہفتے کے اندر۔ ہم آپ کو فاسٹل خوشخبری سنائیں گے۔" ڈاکٹر اسکن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ کیا آپ خود جا کر پرزہ لے آئے تھے یا کسی اور کو بھیجا تھا آپ نے۔" صدر نے کہا۔

"جناب آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے ڈاکٹر رالف کو بھیجا تھا۔ اس نے وہاں اپنے آپ کو ڈاکٹر اسکن ہی ظاہر کیا تھا۔ وہ اپنے ساتھ سکورٹی کے دو افراد لے گیا تھا جنہوں نے ان کی نگرانی کی لیکن کوئی بات سامنے نہیں آئی اور وہ پرزہ لے کر واپس آ گئے۔" ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

"اوکے۔ آپ نے بہر حال ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ قبرس پہنچ چکے ہیں اور یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔" صدر نے کہا۔

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یہیں سر۔ حکم۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لیبارٹری کو مکمل کیمو فلج کر دیا گیا ہے یا نہیں۔" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یہیں سر۔ ٹوٹل کیمو فلج کر دیا گیا ہے۔" دوسری طرف سے

کہا گیا۔

"کسی قسم کی کوئی لپک نہیں ہونی چاہیے۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس

لیبارٹری کی تلاش میں قبرص میں موجود ہیں اور نہ صرف قبرص میں

بلکہ سکا پر میں موجود ہیں۔" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب۔ وہ چاہے ہمارے دروازے پر

کیوں نہ پہنچ جائیں انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا۔" براڈ نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل کے صدر صاحب کی ابھی کال آئی تھی اور وہ اس

بارے میں پوچھ رہے تھے اس لئے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا۔" ڈاکٹر

راسکن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جواب سے بغیر اس نے رسیوں

کریڈل پر رکھا اور اپنے سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔ ان کے

بچہ پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

سریٹ پلازہ دس منزلہ عمارت تھی۔ اس پورے پلازہ میں  
اکبری رہائشی فلیٹ تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس پلازہ کی  
بارانٹ کے قریب موجود تھا۔ لوگوں کی آمدورفت جاری تھی۔  
عمران کے ساتھ جولیا اور تنویر تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل موجود  
تھے۔

"اس لڑکی کو وہاں گولڈن نائٹ کلب میں بھی تو گھیرا جاسکتا  
تھا۔" جولیا نے کہا۔

"کس لڑکی کی بات کر رہی ہو۔" عمران نے چونک کر کہا۔

"مرویا کے بارے میں کہہ رہی ہوں جس سے ملنے تم یہاں آئے

۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں میں ایسا آدمی لگتا ہوں۔" عمران نے اس بار برا

بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے جولیا نے یہ بات کر

ہیلو۔ ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں۔ اودر..... صفدر کی آواز  
نانی دی۔

نارنگت کلب سے روانہ ہو گیا ہے۔ اور اینڈ آل ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کے کہہ کر ٹرانسمیٹ آف کیا اور اسے وہاں جیب میں ڈال لیا۔ وہ چونکہ ایک طرف کافی ہٹ کر اور ... سے اندھیرے میں کھڑے تھے اس لئے ان کے قریب اور کوئی ایسی نہ تھا۔ صرف پارکنگ میں جانے اور وہاں سے نکلنے والوں کا ریلنا ان کے قریب سے گزر رہا تھا۔

میں نے پہلے کہا تھا کہ اسے وہیں کلب میں ہی گھیرا جاسکتا ہے۔ ... جولیانے کہا۔

ہم نے اس سے کچھ نہیں پوچھنا۔ اس کے پاس مشینی پرزہ ہے  
 جو اس سے حاصل کرنے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر اسکن نے آنا  
 ہے۔ اور ہم نے اس ڈاکٹر اسکن کو پکڑنا ہے تاکہ اس سے لیبارٹری کا  
 مال اقوع معلوم کیا جاسکے..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ ایسا آدمی کا کیا مطلب“ جو یوں نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

"ساری عمر تو تم یہی کام کرتے آ رہے ہو"..... جو لیا نے شاید بھٹکے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات..... جو لیا نے حرث بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر میں نے زندگی میں ایک بار بھی کسی کو گھبرایا ہوتا تو اماں بی کو فوراً کشف ہو جاتا کیونکہ ماں کو اولاد کے بارے میں ایسے بچا کشف ہوتا ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد اماں بی نے میرے سر پر اس قدر جوتیاں برسانا تھیں کہ دماغ کے تمام خلیات گڈمڈ ہو جاتے اور پھر میں کسی پاگل خانے میں بیٹھا لکچر دے رہا ہوتا اور موجودہ دور کے سب سے بہترین موضوع، جمہوریت ہے اور پاگلوں سے بڑھ کر ان کو بڑا فلاسفر ہو سکتا ہے.....“ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی

مردوں کے سے انداز میں کھٹے ہوئے تھے اور وہ اپنے انداز سے خاصی ہست اور چالاک دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کے چلنے کا انداز بتا ہا تھا کہ اسے اپنی نگرانی یا تعاقب کا انداز نہیں ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اگٹھے ہی لفٹ کے ذریعے اس منزل پر پہنچ گئے جہاں دیا کا فلیٹ تھا۔ چونکہ اور لوگ بھی اس بڑی لفٹ میں موجود تھے اس لئے سرویا نے صرف انہیں سرسری انداز میں دیکھا تھا اور پھر وہ ان کے سامنے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی تو عمران اگے بڑھا اور اس نے کال ہیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ڈور فون سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام ہمفرے ہے اور مجھے کرنل بگرنے بھیجا ہے چیف آف داسٹ سٹار"..... عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کلک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو وہی لڑکی سامنے نظر آئی۔ وہ عمران کو دیکھ کر چونک پڑی۔ عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ کلک۔ کون ہو تم لوگ۔ کیا مطلب..... سرویا نے انتہائی نہایت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی جیکٹ اس کے جسم پر موجود نہ تھی۔ وہ شاید اندر داخل ہوتے ہی اسے اتار چکی تھی اور اب صرف نیٹ اور شرٹ میں ملبوس تھی۔

"ہم دوست ہیں۔ گھبراؤ نہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ڈاکٹر اسکن کا انتظار کرنا پڑے گا"..... جو لیانے کہا۔

"نہیں۔ ہم اس کے فلیٹ میں ہی رہیں گے کیونکہ ہم ڈاکٹر اسکن کو نہیں پہچانتے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے مل کر واپس بھی چلا گیا۔ واور ہم اس کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں۔" عمران نے کہا تو جو لیانے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی پلازہ کے سامنے آکر رکی اور اس میں سے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اتر کر آگے بڑھنے لگے۔ ٹیکسی ڈرائیور کو شاید وہ پہلے ہی کرایہ ادا کر چکے تھے اس لئے ان کے اترتے ہی وہ ٹیکسی کو آگے بڑھالے گیا تھا۔

"ادھر آ جاؤ"..... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل چونک کر مڑے اور پھر وہ دونوں ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"عمران صاحب۔ سرخ رنگ کی کار میں سرویا آئی ہے۔ آئیے بنا صفدر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ سرویا کو پہچانتا تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل نے تو ظاہر ہے گولڈن ناٹ کلب جا کر اس کی شناخت کی ہو گی اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر کے اشارے پر وہ ایک لڑکی کو دیکھنے لگا جو باہر سے آکر لفٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نے جیمز کی پینٹ اور سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اوپر سیاہ رنگ کی جیکٹ تھی۔ اس کے بال

کہا۔

لمرے میں رہو گے تاکہ زیادہ افراد کی وجہ سے یہ نفسیاتی طور پر اپ  
مٹ نہ ہو جائے۔ البتہ اگر کال ہیل بجے تو تم میں سے کسی نے  
لوٹی جواب نہیں دینا بلکہ میں خود بات کروں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا  
تو اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا  
اس کے ساتھ کمرے میں ہی رہی۔ عمران نے دو کرسیاں اٹھا کر  
انہیں اس کرسی کے سامنے رکھا جس پر سر دیا بے ہوشی کے عالم میں  
بندھی ہوئی موجود تھی اور پھر ایک کرسی پر خود بیٹھ گیا جبکہ دوسری  
کرسی پر جولیا بیٹھ گئی۔

"ڈاکٹر راسکن کے نام پر اس کا رد عمل بتا رہا ہے کہ یہ اسے اچھی  
طرح جانتی ہے۔" جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ تاکہ معلوم ہو سکے کہ  
ڈاکٹر راسکن یہاں کس وقت آئے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ اودھ ٹھہر۔ ابھی اسے ہوش میں مت لاؤ۔" عمران  
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔" جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ڈاکٹر راسکن اس سے صرف ملنے نہیں آ رہا بلکہ اس سے وہ  
مشین پرزہ وصول کرنے کے لئے آ رہا ہے جو کرنل پلو مرنے خرید کر  
اسے بھجوا یا تھا اور سر دیا تو ابھی سیدھی گولڈن نائٹ کلب سے یہاں آ  
رہی ہے۔ پھر وہ پرزہ یہاں کون پہنچائے گا اور کب۔" عمران نے

"لیکن۔ کیا مطلب۔ تم نے کرنل بگڑ کا حوالہ دیا ہے۔" سر دیا  
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران سب سے آخر میں آنے  
والے صفدر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"ڈاکٹر راسکن کب پہنچے گا یہاں۔" عمران نے کہا تو سر دیا بے  
اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے  
تھے۔

"ڈاکٹر راسکن۔ کون ڈاکٹر راسکن۔" سر دیا نے کہا لیکن  
دوسرے لمحے وہ یکھٹ جھنجھتی ہوئی اچھل کر نیچے گری۔ عمران کا بازو  
بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور پھر وہ جیسے ہی نیچے گری جولیا کی لات  
حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی سر دیا یکھٹ جھنجھتی ہوئی دوبارہ  
گری اور ساکت ہو گئی۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو اور باندھ دو۔ یہ خاصی تربیت یافتہ  
عورت ہے اس لئے آسانی سے زبان نہ کھولے گی۔" عمران نے  
کہا تو عمران کے ساتھیوں نے اس کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر  
دیا۔ اسے اٹھا کر اندرونی کمرے میں ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور پھر  
ایک دروازے کے پردے اتار کر اس کی رسی بنائی گئی اور اس رسی  
سے اس کے ہاتھ اور پیر اس انداز میں باندھ دیئے گئے کہ تربیت  
یافتہ ہونے کے باوجود وہ اسے کھول نہ سکتی تھی۔

"میرے ساتھ یہاں صرف جولیا رہے گی۔ تم لوگ باہر والے

کہا۔

”تو پھر..... جو لیا نے حیران ہو کر کہا۔

”میں پہلے یہاں کی تلاشی لے لوں۔ شاید وہ پرزہ اسے پہنچا دیا گیا ہو“..... عمران نے کہا اور جولیا کے سر ملانے پر وہ کمرے سے باہر آگیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب.....“ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے اسے مشینی پرزے کے بارے میں بتا دیا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی پرزہ تو یہاں ہونا چاہئے“..... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب عمران کے ساتھ مل کر فلیٹ کی تلاشی میں مصروف ہو گئے لیکن پورا فلیٹ چھان مارنے کے باوجود وہ پرزہ انہیں کہیں نہ دستیاب ہو سکا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ پرزہ یہاں پہنچنا ہے۔ بہر حال اب تمام شیڈول سرویا ہی بتائے گی“..... عمران نے کہا اور دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں سرویا ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی۔

”ملا وہ پرزہ.....“ جو لیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بتائے کہ کیا شیڈول ہے.....“ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر سرویا کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سرویا کے جسم میں حرکت کے آثار

منو دار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر لہجی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد سرویا کراہتی ہوئی ہوش میں آگئی۔

”یہ۔۔۔ یہ کیا مطلب۔۔۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے۔ کیا مطلب“..... سرویا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے بے اختیار اٹھنے اور اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔

”سنو سرویا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق وائٹ سٹار سے بھی اور ناراک کی بلیک سٹریپ سے بھی ہے اور اس بات کا بھی مجھے علم ہے کہ کرنل پلومر اسرائیل سے جو مشینی پرزہ حاصل کرنے ناراک کیا ہے وہ پرزہ تم تک پہنچے گا اور پھر یہاں کی خفیہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر اسکن تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر تم سے یہ پرزہ لے جائے گا لیکن وہ پرزہ یہاں فلیٹ میں نظر نہیں آ رہا“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”کون ڈاکٹر اسکن اور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو یہاں کے ایک کلب میں اسسٹنٹ مینجر ہوں۔ میرا کسی مشینی پرزے یا کسی ڈاکٹر سے کیا تعلق“..... سرویا نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مس مارگرٹ۔ یہ خنجر لو اور اس کی ایک آنکھ نکال دو“۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

”کون سی آنکھ نکالوں۔ دائیں یا بائیں“..... جولیا نے خنجر لے



سیرے فلیٹ پر پہنچ جانے کا اور ٹھیک بارہ بجے ڈاکٹر راسکن آکر یہ پرزہ لے جانے کا اس لئے میں صبح کلب نہیں گئی۔ دس بجے ایک ادنیٰ ایک پیکیٹ دے گیا اور ٹھیک بارہ بجے ڈاکٹر راسکن آیا اور اس نے پہلے پرزے کو پیکیٹ سے نکالا اور اپنے ساتھ لے آنے والے بیگ میں موجود آلات سے اسے اچھی طرح چیک کیا اور پھر وہ اس پرزے کو بھی بیگ میں ڈال کر لے گیا۔ پھر میں نے چیف رائٹ کو رپورٹ دے دی۔ اس کے بعد کلب میں گئی اور اب میں کلب سے واپس آئی ہوں۔..... سرویا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ ایسا ہوا ہے؟"..... عمران نے پوچھا۔

"یہاں اس میز کے نیچے ردی کی نوکری پڑی ہے اس میں پیکنگ موجود ہے۔ اس پیکنگ سے ڈاکٹر راسکن نے پرزہ نکالا اور وہ یہ پیکنگ نہیں چھوڑ گیا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر ردی کی نوکری میں ڈال دیا تھا۔..... سرویا نے کہا تو عمران کے اشارے پر جو لیا تیری سے مڑی اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی ردی کی ایک بڑی نوکری کھینچ لی اور پھر چند لمحوں بعد اس میں سے واقعی پیکنگ کے مخصوص کاغذات نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیئے۔ عمران نے ان کاغذات کو میز پر ترتیب دینا شروع کر دیا۔

"یہ واقعی مشین پرزے کی سپیشل پیکنگ ہے؟"..... عمران نے کہا اور پیکنگ کے کاغذات اٹھا کر اس نے دوبارہ نوکری میں پھینک

کر اٹھتے ہوئے انتہائی سرد مہراں لہجے میں کہا۔

"یہ - یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ مت کرو ایسا"..... سرویا نے یکفکرت خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوگا۔ ایک آنکھ کے بعد دوسری آنکھ نکالی جائے گی اور تم باقی زندگی اندھے پن میں گزار دو گی۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ جو لیا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے سرویا کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ اس کے چہرے پر سرد مہری اور سفاکی ابھر آئی تھی اور سرویا کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا۔

"میں - میں بتا دیتی ہوں۔ مت کرو ایسا۔ پپ - پلیز۔" سرویا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مارگرٹ - اب اگر یہ خاموش ہو تو آنکھ نکال دینا اور اگر پھر بھی یہ ضد کرے تو دوسری آنکھ بھی نکال دینا"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ - وہ - ڈاکٹر راسکن پرزہ لے گیا ہے۔ لے گیا ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"..... سرویا نے یکفکرت چیختے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جو لیا بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کب - اس نے تو رات کو آنا تھا"..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں - پہلے ایسا ہی پروگرام تھا لیکن پھر ناراک سے باس رائٹ کی کال آگئی کہ پلان بدل دیا گیا ہے۔ اب یہ پرزہ صبح دس بجے

دینے۔

"اس ڈاکٹر اسکن کا حلیہ بتاؤ"..... عمران نے کہا تو سرویا نے حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"ہم نے اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے جہاں یہ ڈاکٹر اسکن کام کرتا ہے۔ کیا تم کوئی ٹپ دے سکتی ہو"..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں۔ میں نے زندگی میں پہلی بار ڈاکٹر اسکن کو دیکھا تھا اور نہ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں"..... سرویا نے جواب دیا تو عمران نے ایک بار پھر ہومٹ بھینچ لئے۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ جو لیا بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک عمران چونک پڑا۔

"رائٹ کا فون نمبر کیا ہے اور یہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر بھی بتا دو"..... عمران نے سرویا سے کہا تو سرویا نے فوراً دونوں نمبر بتا دیئے۔

"اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"..... عمران نے جو لیا سے کہا تو جو لیا نے اٹھ کر اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ییس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"قبرص سے سرویا بول رہی ہوں چیف"..... عمران نے سرویا کی آواز اور لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی سرویا

کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ تم۔ رائٹ بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

میں کلب سے تھوڑی دیر پہلے اپنے فلیٹ پر آئی تو میرے فلیٹ میں دو آدمی پہلے سے چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے اچانک مجھے بے ہوش کر دیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے بیڈ روم میں کرسی پر بندھی ہوئی پڑی تھی اور وہ دونوں آدمی میرے سامنے موجود تھے۔ وہ مجھ سے ڈاکٹر اسکن کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ڈاکٹر اسکن دن کے بارے میں آیا تھا اور وہ کوئی مشینی پرزہ لے رہا تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر اسکن واپس لیبارٹری نہیں آئے اور نہ ہی مشینی پرزہ وہاں پہنچا ہے۔ میں نے انہیں بڑی مشکل سے یقین دلایا کہ ڈاکٹر اسکن یہاں سے مشینی پرزہ لے گیا ہے۔ میں نے انہیں ڈاکٹر اسکن کا پورا حلیہ بتایا تو تب انہیں یقین آیا اور وہ یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ ان کا تعلق اسرائیل سے ہے اس لئے اگر میں نے کسی کو بتایا تو میں ہلاک کر دی جاؤں گی۔ ان کے جانے کے بعد میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بندشوں سے آزاد کرایا اور اب آپ کو کال کر رہی ہوں"..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اسکن لیبارٹری نہیں پہنچا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

"ناراک سے رائٹ بول رہا ہوں چیف آف انٹیک سٹریپ۔  
صدر صاحب سے بات کرائیں اٹ از ایمر جنسی"..... عمران نے اس  
بار رائٹ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ صدر صاحب تو ایکریمیا کے آٹھ روزہ دورے پر  
ردانہ ہو چکے ہیں۔ وہ وہاں پہنچنے ہی والے ہوں گے اس لئے ان سے  
براہ راست رابطہ نہیں ہو سکتا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ دیری بیڈ۔ اٹ از ٹاپ ایمر جنسی۔ اچھا کسی ایسے آدمی  
سے ملا دو جو قبرص میں اسرائیل کی خصوصی لیبارٹری سے متعلق  
ہو"..... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ ایسا کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کسی کو  
قبرص میں کسی لیبارٹری کا علم ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا  
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس  
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہاں کوئی ایسا گروپ یا کمپنی ہے جو خفیہ لیبارٹریوں کو  
ناراک اور شراب وغیرہ مہیا کرتی ہو"..... عمران نے سرویا سے  
مناظر ہو کر کہا تو جو لیانے اس کے منہ سے رومال کھینچ لیا۔ سرویا  
نے چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لئے۔

"نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ مرا کوئی تعلق کسی لیبارٹری سے  
نہیں رہا۔ ویسے تم کون ہو۔ تم نے کس طرح میرے اور چیف کے  
لہجے اور آواز کی نقل کر لی"..... سرویا نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتی ہوں چیف۔ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا  
ہے وہ میں نے رپورٹ کر دی ہے۔ آپ لیبارٹری سے معلوم کر  
لیں"..... عمران نے کہا۔

"میرے پاس لیبارٹری کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر کی کنسی نہیں ہے  
مجھے صدر اسرائیل سے بات کرنا ہوگی۔ وہ خود ہی معلوم کر کے بتا  
سکتے ہیں لیکن اس وقت رات کو تو ان سے بات نہیں ہو سکتی اس لئے  
کل ہی بات ہوگی"..... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے"..... عمران نے کہا۔  
"کچھ نہیں۔ تم نے جو کام کرنا تھا وہ کر دیا۔ اب تمہارا کوئی  
کردار نہیں رہا"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے  
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوٹری پلزز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

"یہاں سے اسرائیل اور پھر تل ابیب کا رابطہ نمبر دے دیں۔"  
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران  
نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے  
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز  
سنائی دی۔

ایلیسیا کے دورے پر چلے گئے ہیں"..... عمران نے کہا۔  
یہ لیبارٹری قبرص کے علاقے سکاپر میں ہے"..... صفدر نے  
کہا۔

ہاں"..... عمران نے جواب دیا۔  
میں یہاں فون اٹھا لاؤں۔ شاید کام بن جائے"..... صفدر نے  
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر  
پہلے وہ فون اٹھائے واپس آیا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر  
پر دس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران اور دوسرے ساتھی اسے حیرت  
مندی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

انکوٹری پلیرز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ کا نمبر دیں"..... صفدر نے کہا تو  
ان بے اختیار چونک پڑا اور اس کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی  
سکراہٹ تیرنے لگی۔

"سوری۔ اس نام پر کوئی نمبر نہیں ہے"..... دوسری طرف سے  
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر کے چہرے پر بے  
اختیار مایوسی سی پھیل گئی اور اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ  
دیا۔

میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ پر فون ضرور ہو گا۔  
ہاں سے ہم آگے بڑھ سکیں گے"..... صفدر نے کہا۔

"اسے آف کر دو جو لیا۔ اب ہمیں خود ہی لیبارٹری تلاش کرنا ہو  
گی"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے  
کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے ٹوٹا ہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی  
سردیا کی کرنک پیچ سنائی دی لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا  
گیا۔ تھوڑی دیر بعد جو لیا بھی واپس آگئی۔

"یہ اپنا خنجر رکھ لو"..... جو لیا نے کہا اور خنجر عمران کی طرف  
بڑھا دیا۔ عمران نے خنجر لے کر اسے جیب میں ڈال لیا۔  
"کیا ہوا عمران صاحب"..... صفدر نے کہا۔

"مائیں مائیں فش"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور  
اس کے ساتھ ہی وہ کمرے میں موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔  
"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ آپ اچھے ہوئے دکھائی  
دے رہے ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کو ٹریس کرنا مسئلہ بن گیا ہے اور۔ ہودی سائنس دان  
یقیناً تیزی سے کام کو مکمل کرنے میں لگے ہوئے ہوں گے اور آلہ تیار  
ہوتے ہی انہوں نے سب سے پہلے پاکیشیا پر تجربہ کرنا ہے۔" عمران  
نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔  
"تو اب کیسے اس لیبارٹری کو ٹریس کیا جائے گا"..... جو لیا نے  
کہا۔

"بظاہر تو کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ میں نے کوشش تو کی  
تھی کہ اسرائیل کے صدر کے ذریعے اسے ٹریس کر لوں لیکن وہ

سوری عمران صاحب - واقعی مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں سمجھا تھا کہ ڈاکٹر راسکن قبرص میں رہتا ہوگا۔ وہ تو اسرائیلی ہے اس لئے انالہ اسرائیل میں رہتا ہوگا..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جہادی اس غلطی نے تو اندھیرے میں روشنی کی ہے ورنہ میرے سامنے بھی گھپ اندھیرا تھا..... عمران نے جواب دیا تو صفدر کا سا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے منبر پر اس کے لئے شروع کر دیئے۔

”یس۔ اسٹریٹیلڈ ہاؤس..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ  
اداز سنائی دی۔“

”ڈاکٹر راسکن سے بات کرائیں۔ میں ناراک سے بول رہی ہوں۔“..... عمران نے نوافی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر راسکن تو اسرائیل سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہو گی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”ان سے کسی طرح رابطہ ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے انتہائی فائدہ کی بات ہے ورنہ انہیں بہت بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے۔“

عمران نے نسوانی آواز میں کہا۔

”وہ کبھی کبھار خود ہی فون کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔ البتہ ان کی مسز کو شاید معلوم ہو۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ویری گڈ صفدر۔ تم نے انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری گڈ“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے منبر پر بس کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو آئی پلزز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دے دی۔ بچہ اسرائیلی تھا۔

”وزارت سائنس کے سیکرٹری صاحب کا فون نمبر بتا دیں۔“

عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پیس کرنے شروع کر دیئے۔

”بی اے ٹو سیکرٹری سائنس ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔“

"پر سنل سیکرٹری ٹوپرینڈنٹ بول رہی ہوں"..... عمران کے منہ سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔۔۔ یس میڈم۔ حکم..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ  
سلوچ میں کہا گیا۔

"ساتیس دان ڈاکٹر اسکن کی رہائش گاہ کا فون نمبر آپ کے پاس ہو گا"..... عمران نے اسی طرح نسوانی آواز میں کہا۔

”ڈاکٹر اسکن۔ یس میڈم“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 ”وہ نمبر دے دیں“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر  
 بتا دیا گیا۔

”او کے۔ تھینک یو“... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔

ان پر خاموشی طاری ہو گئی۔

ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں؟..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد

انکو آری آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

ہیں..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جنتاب۔ یہ نمبر کارلیک کے نام پر کارلیک ہاؤس سٹار روڈ میں

نسب ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

کیا اچھی طرح چیک کیا ہے؟..... عمران نے کہا۔

ہیں سر..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اسے سیکرٹ رہنا چاہئے ورنہ

تم..... عمران نے کہا۔

ہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر..... دوسری طرف سے گھبرائے

ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر اور ٹون آنے پر

تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

کارلیک ہاؤس..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی ملازم ہے۔

ڈاکٹر اسکن کی مسز ہوں گی یہاں۔ ان سے بات کرائیں۔

میں ناراک سے بول رہا ہوں..... عمران نے کہا۔

وہ تو کلب گئی ہوئی ہیں۔ رچمنڈ کلب..... دوسری طرف سے

کہا گیا۔

ان کا پورا نام کیا ہے؟..... عمران نے کہا۔

تو ان کی مسز سے بات کرا دیں..... عمران نے کہا۔

وہ تو قبرص گئی ہوئی ہیں۔ ان کا نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ ان سے

اس نمبر پر بات کر لیں..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے

ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر

کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

انکو آری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی انکو آری آپریٹر کی آواز

سنائی دی۔

چیف پولیس کمشنر آفس سے چیف انسپکٹر رابرٹ بول رہا،

ہوں۔ عمران نے یکفخت بدلے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

ہیں سر..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون نمبر کہاں

نصب ہے اور کس کے نام پر ہے۔ اور سنو۔ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ۔

عمران نے مزید خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ فون نمبر بتا دیا جو

مسز ڈاکٹر اسکن کا بتایا گیا تھا۔

میں چیک کر کے بتاتی ہوں جنتاب۔ دوسری طرف سے کہا

گیا۔

اچھی طرح چیک کرنا۔ اٹ از ویری سیریس میٹر..... عمران

نے کہا۔

ہیں سر۔ ہولڈ کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر

ادیں گے۔ انہوں نے رابطہ کے لئے رچمنڈ کلب اور آپ کا نام دیا  
تھالین انہوں نے پھر رابطہ نہیں کیا۔..... عمران نے کہا۔

دو روز قبل۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو لیبارٹری میں ہیں اور  
اباں سے وہ باہر آ ہی نہیں سکتے۔..... دوسری طرف سے انتہائی  
نیت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ وہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور  
مساسلسل کام کر کے تھک کر یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ آپ سچ  
ان سے رابطہ کر کے انہیں یاد دلا دیں۔..... عمران نے کہا۔

ادکے۔ ٹھیک ہے۔ ان کا فون روزانہ رات کو دس بجے آتا ہے  
میں ان سے بات کروں گی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران  
نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

آؤ۔ اب ایک راستہ بن گیا ہے۔ اب ہمیں اس کا ریک ہاؤس  
بانا دو گا۔..... عمران نے کہا۔

لیکن عمران صاحب۔ اس کی بیگم قبرس کیوں آئی ہو گی۔  
..... نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا ہے مارتھا قبر صی ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے شوہر  
لی پیٹنگ کرتی رہتی ہو۔ یہ بیگمات بہر حال بیگمات ہی ہوتی  
ہیں۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

مارتھا راسکن جناب۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران  
نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر نوٹ آنے پر غصہ  
پریس کرتے شروع کر دیئے۔

انکو آری پلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے وہی ایک نسوانی آواز  
سنائی دی۔

رچمنڈ کلب کا نمبر دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے  
نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا  
اور پھر نوٹ آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
"رچمنڈ کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسز مارتھا راسکن یہاں موجود ہوں گی۔ ان سے بات کرا  
دیں۔ میں ناراک سے جان رائٹ بول رہا ہوں۔" عمران نے کہا۔  
"ہولڈ کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارتھا بول رہی ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے  
ہیں۔..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں جان رائٹ بول رہا ہوں سر مگر گیم کلب سے۔ ڈاکٹر  
راسکن آپ کے شوہر ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔  
"وہ دو روز قبل ایک خاتون سرویا کے ساتھ کلب میں آئے تھے،

اور یہاں وہ بھاری رقم ہار گئے۔ پھر انہوں نے یہاں سے دس ہزار  
ڈالرز ادھار لئے اور ساتھ ہی کہا کہ وہ ایک ہفتے کے اندر واپس

تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سرویا کو جانتے ہو۔ سچ بتاؤ کون ہے  
 ۔ یا ورنہ تم مجھے جانتے ہو۔۔۔ مار تھا کے لہجے میں اب غصے کا عنصر  
 ۔ یہ بڑھ گیا تھا۔

کسی عورت کا یہ نام ہو سکتا ہے لیکن میں تو اسے نہیں جانتا۔  
 البتہ ڈاکٹر رالف میرے میک اپ میں جا کر اس سے ملا تھا۔ ڈاکٹر  
 راسکن نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے میک اپ میں۔ کیا مطلب۔“  
 مار تھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ایک مشہینی پرزہ چلبے تھا جو ناراک سے منگوایا گیا اور اس  
 سرویا کے پاس پہنچایا گیا تھا۔ چونکہ کوئی دشمن لیبارٹری کے  
 خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے باہر بھیجنے کی بجائے میرے روپ  
 میں ڈاکٹر رالف کو باہر بھیجا گیا اور وہ اس سرویا سے جا کر پرزہ لے آیا  
 تھا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن کو مجبوراً تفصیل بتانی پڑی۔

”یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی دوسرا کسی اور کے روپ میں جائے۔  
 تم سائٹس دان ہو۔ جاسوس وغیرہ تو نہیں ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم  
 اس سرویا کے پاس گئے ہو گے اور اب مجھے چکر دے رہے ہو اور میں  
 اس لئے یہاں قبرص میں ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میری بجائے  
 دوسری عورتوں کے چکر میں رہتے ہو۔ اب مجھے سیکرٹری سائٹس سے  
 بات کرنا پڑے گی۔۔۔۔۔ مار تھا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے  
 کہا۔

ڈاکٹر راسکن لیبارٹری میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے  
 ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور  
 اٹھالیا۔

”ہیں۔ ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔  
 ”مار تھا بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک خشک اور  
 قدرے کراخت آواز سنائی دی۔

”مار تھا تم اور اس وقت۔ کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن  
 نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ سرویا کون ہے۔۔۔۔۔ مار تھا نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے  
 میں کہا۔

”سرویا۔ کیا مطلب۔ کون سرویا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے چونک  
 کر کہا۔



"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے اور سنو۔ اب اگر مجھے فون کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔ اس وقت اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی ہیں اور اگر میں اس آلے کو تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مجھے اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز ملے گا اور میں پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو بن جاؤں گا جبکہ تمہارا نام بھی میرے نام کے ساتھ آنے کا اس لئے اب مجھے ڈسٹر ب نہ کرنا۔" ڈاکٹر راسکن نے بھی غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ پوزیشن کو سمجھتی ہی نہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین مختلف نمبر پر پریس کر دیئے۔

"یس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے فون انٹرنٹ کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔ سنو۔ اب اگر میری بیوی مارتھا کی کال آنے تو اسے میرے فون پر تھرو نہ کرنا۔" ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر راسکن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ بہر حال اب اس آلے کو تیار کر کے ہی بیرونی دنیا سے رابطہ کرے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارلیک ہاؤس کے باہر موجود تھا۔ اب مارتھا کی واپسی کا انتظار تھا۔ اس کے سب ساتھی ادھر ادھر لٹائے جگہوں پر تھے البتہ جولیا حسب دستور عمران کے ساتھ تھی۔ اسے وہاں کلب میں بھی تو گھیرا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

ہم نے اس سے نہ صرف ڈاکٹر راسکن کا فون نمبر معلوم کرنا ہے بلکہ اس کی بات بھی ڈاکٹر راسکن سے کرانی ہے اور رچنڈ کلب میں ہم نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس بار اسرائیل نے کوئی خاص ٹیم ہمارے مقابلے پر نہیں بھیجی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد جولیا نے ایک بار پھر کہا۔

اس بار اسرائیل کے صدر بنے گیم کھیلی ہے اور اس کے اور

”اب اگر ڈاکٹر راسکن کی بیوی مارتھا سے ڈاکٹر راسکن کا فون نمبر معلوم ہو گیا تو کیا کرو گے۔ ظاہر ہے انہوں نے اس فون نمبر کو بھی انتہائی خفیہ رکھا ہو گا اور اس بارے میں انتظامات بھی کر رکھے ہوں گے۔“ جولیا نے کہا۔

”کم از کم کوشش تو کی جاسکتی ہے اور یہ امید بھی صفر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرے ذہن کی میٹری تو مکمل طور پر فیل ہو گئی تھی۔“ عمران نے کہا۔

”تمہاری یہی عظمت ہے اور شاید اللہ تعالیٰ کو بھی یہ پسند ہے کہ تم صرف اپنا قصیدہ نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اپنے ساتھیوں کی عقل مندی اور کارکردگی کا بھی اعتراف کرتے رہتے ہو۔“ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جب میں نے تنویر کو کھل کر اپنا رقیب قرار دے دیا ہے تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ تو تم نے اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھنے کے لئے بہانہ تراش رکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔“ جولیا نے یقیناً انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے۔ تنویر واقعی سنجیدہ ہے۔“ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

”تم دنیا بھر کے مسائل کا حل نکال لیتے ہو لیکن اس مسئلے کا حل تم سے آج تک نہیں نکلا۔ بہر حال تمہاری مرضی۔“ جولیا نے

میرے ہم دونوں کے خیال کے مطابق صدر اس گیم میں کامیاب رہے ہیں اس لئے انہیں یقین ہے کہ ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔“ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے۔

”کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔“ جولیا نے کہا۔

”لاپاز میں لیبارٹری تھی تو اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک متبادل لیبارٹری بھی تیار کی گئی۔ چنانچہ جیسے ہی ہمیں لاپاز میں لیبارٹری کا علم ہوا تمام سائنس دان خاموشی سے قبرص کی اس لیبارٹری میں شفٹ ہو گئے اور اس لیبارٹری کا تو کیا اس ملک اور شہر کا علم بھی صرف سائنس دانوں کو تھا یا اسرائیل کے صدر کو اور پھر اس آلے کی تکمیل میں وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہیں کہ ان کی یہ گیم کامیاب رہے گی اور ہم ویسے ہی ٹکریں مارتے رہ جائیں گے جبکہ وہ آلہ تیار ہو کر اسرائیل پہنچ جائے گا اور ان کی یہ گیم کامیاب رہی ہے۔ ہم واقعی مکمل اندھیرے میں رہ گئے ہیں۔ قبرص کے بارے میں بھی اتفاق سے معلومات ملیں لیکن قبرص کا علاقہ سکا پر بہت وسیع و غریب علاقہ ہے اور لیبارٹری انتہائی خفیہ بھی ہے اور ہم ادھر ادھر اندھیرے میں ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں۔“ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے جویا کو کیا کہا ہے؟“ ..... صفدر نے قریب آکر انتہائی ناراض سے لہجے میں کہا۔

”میں نے اسے مشورہ دیا ہے اور وہ بھی مفت۔ کیوں؟“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ اگر کسی کے لئے کچھ کر نہیں سکتے تو کم از کم کسی کے جذبات سے اس طرح تو نہ کھیلا کریں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جویا کی کیا حالت ہے؟“ ..... صفدر نے کہا۔

”چھوڑو جویا کی حالت کو۔ دو چار روز رو دھو کر خاموش ہو جائے گی۔ یہ تو ایک لڑکی ہے۔ نوے فیصد لڑکیاں اسی طرح رو دھو کر خاموش ہو جاتی ہیں۔ تم تنویر کے بارے میں بتاؤ۔ اسے یقیناً میرا مشورہ پسند آیا ہو گا۔“ ..... عمران نے کہا۔

سوری عمران صاحب۔ اس مشن کے بعد ہم سب آپ کے ساتھ کام نہیں کر سکیں گے۔ ہم سب چیف کو اجتماعی استعفیٰ بھیجوا دیں۔ پھر چاہے چیف ہمیں گولی بھی مار دے ہمیں کوئی فرق نہیں ہے گا۔“ ..... صفدر نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر واپس اسی طرف کو بڑھ گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ وہ اور تنویر اکٹھے تھے اور جویا بھی اسی طرف گم گئی تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ جویا کی کیا حالت دینی ہو گی لیکن اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا۔

ایک طویل اور ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔  
”ایک پر خلوص مشورہ دوں“ ..... عمران نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔

”خاموش رہو۔ مجھے تمہارے کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔“ ..... جویا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”گھبراؤ نہیں۔ مفت مشورہ دوں گا اور سارا مسئلہ چٹکیوں میں حل ہو جائے گا۔“ ..... عمران نے کہا تو جویا ہونٹ بھیج کر اسے ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے عمران کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی ہو۔  
”بولو۔“ ..... جویا نے قدرے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

”تم تنویر سے شادی کر لو۔ وہ تمہیں خوش رکھے گا جبکہ میری زندگی تو پانی کا بلبلم ہے۔ یہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتی ہے۔“ ..... عمران نے جواب دیا تو جویا نے اتنی زور سے ہونٹ بھیجے کہ اس کے ہونٹوں پر سیاہی سی اچھڑ آئی۔ اس سے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں ٹپکتی آنسو نچر آئے۔ وہ ایک جھٹکے سے انہی اور تنویر سے چلتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی بعدء تنویر موجود تھا اور نہ ان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کے اس فقرے نے جویا کی کیا حالت کی ہو گی لیکن اب وہ واقعی سنجیدگی سے سوچنے لگ گیا تھا کہ جویا کی شادی تنویر سے کرے وہ ان دونوں کو فیلڈ سے ہٹا کر کسی دوسرے سیکشن ٹرانسفر کر دے۔ ابھی وہ بیٹھا ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک ایک طرف سے صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا

ہے۔ ..... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 ہاں۔ لگتی تو یہی ہے۔ تم یہاں باہری رکو۔ مجھے اکیلے اندر جانا  
 ہو گا۔ ..... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
 نے اچھل کر دیوار پر دونوں ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے وہ تھوڑا سا  
 اہٹ کر اندر کود گیا۔

”عمران صاحب۔ دروازہ کھول دیں۔ ..... صفدر کی آواز سنائی  
 دی۔

”اب یہ دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ ..... عمران نے  
 جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا سلمنے کے رخ  
 پر آیا۔ یہاں گیٹ کے ساتھ ہی ایک کین بنا ہوا تھا۔ اس کین کے  
 باہر سیدھیوں پر وہی آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا جو چھوٹی کھڑکی کھول کر  
 باہر آیا تھا اور پھر واپس اندر چلا گیا تھا۔ پورچ میں وہی کار موجود تھی  
 جس میں مارتھا راسکن آئی تھی۔ عمران اندر کی طرف بڑھ گیا اور  
 تھوڑی دیر بعد ہی اس نے پوری کوٹھی کو چیک کر لیا۔ وہاں چار مرد  
 ملازم اور دو عورتیں تھیں جبکہ ایک بیڈ روم میں ہاتھ روم کے  
 دروازے کے سلمنے وہ عورت بے ہوش پڑی ہوئی تھی جو کار میں آئی  
 تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے  
 ہاتھ ہی وہ مڑا اور اس نے ایک دروازے کا پردہ اتارا۔ اسے پھاڑ کر  
 اس نے اس کی رسی بنائی اور پھر مڑ کر اس نے رسی سے خود ہی اس  
 عورت کو کرسی سے باندھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے اپنی جیب

”ٹھیک ہے۔ اس مشن کے بعد اس سیکرٹ سروس میں  
 تبدیلیاں لانا پڑیں گی۔ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ  
 دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ سیاہ رنگ کی ایک کار تیزی سے  
 کارلیک ہاؤس کے بند گیٹ کے سامنے آکر رکی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر  
 ڈرائیور تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈرائیور  
 نے ہارن دیا تو گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ  
 گیا اور پھر وہ تیزی سے سلام کر کے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد  
 پھاٹک کھل گیا اور کار اندر جانے کے بعد پھاٹک دوبارہ بند ہو گیا۔  
 وہ سمجھ گیا تھا کہ یہی مارتھا راسکن ہو گی اور اب کلب سے واپس آئی  
 ہے۔ وہ تیزی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مڑ کر اس کے سائیڈ  
 گلی میں گھسٹا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک گیس پستل نکالا اور  
 سائیڈ سے اس نے زود اثر گیس کے چار کیپول اندر فائر کر دیئے اور  
 پھر گیس پستل جیب میں ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔ عقبی طرف بھی  
 ایک گلی تھی جس میں کوڑا کرکٹ کے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ اس گلی  
 میں بھی عقبی دروازہ موجود تھا جو بند تھا۔ اسی لمحے قدموں کی آوازیں  
 سائیڈ گلی سے ہو کر عقبی طرف آتی سنائی دینے لگیں اور پھر جولیا  
 سمیت باقی ساتھی بھی عقبی طرف آگئے۔ جولیا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا  
 جبکہ تنویر اور صفدر دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی تھی البتہ  
 کیپٹن شکیل کے چہرے پر حسب دستور کسی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا۔

”عمران صاحب۔ یہ عورت جو کار میں آئی ہے یہی مارتھا

"صفدر - تمہاری جیب میں اینٹی گیس ہے اس سے اسے ہوش میں لے آؤ..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیا کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو جولیا خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تو اس لئے آپ کو ہماری ضرورت پڑی ہے۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب کیا کرتا۔ مار تھا خاتون ہے اور اس کے بھرے پر تھپ مارنا انتہا درجے کی بد اخلاقی ہے۔" عمران نے جواب دیا۔  
"اور کسی کے جذبات سے کھیلنا کیا یہ اخلاق ہے۔" جولیا نے اذیت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سچ کہہ دیتا سب سے بڑی اخلاقی جرأت ہے۔" عمران نے جواب دیا تو جولیا نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے بھرے پر یقیناً انتہائی سرد مہری کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ صفدر نے اس دوران جیب سے شیشی نکالی، اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی مار تھا ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال دیا۔

"اب میں باہر نمبروں عمران صاحب..... صفدر نے کہا۔  
"تم یہاں بیٹھو۔ میں باہر جا رہی ہوں۔" جولیا نے یقیناً انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

میں ہاتھ ڈالتا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ گیس کا اینٹی تو صفدر کی جیب میں تھا۔

"اب کیا کیا جائے۔ دروازہ کھولنا ہی بڑے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر وہ عقبی گلی کی طرف پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو ایک ڈرم کی اوٹ سے کیپٹن تشکیل باہر آگیا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں..... عمران نے پوچھا۔  
"آپ نے سب کو منع کر دیا تھا اس لئے وہ تینوں فرنٹ کی طرف چلے گئے ہیں۔" کیپٹن تشکیل نے کہا۔

"اچھا۔ جا کر انہیں بلا لاؤ۔ بہت بڑی کوٹھی ہے اور مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے۔" عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو کیپٹن تشکیل مسکراتا ہوا سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، تنویر، کیپٹن تشکیل اور جولیا سائیڈ گلی سے ہو کر سامنے کے رخ پر پہنچ گئے۔

"کیا ہوا ہے جو تمہیں ڈر لگتا ہے۔" جولیا نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں کیا اور میری بساط کیا۔ آؤ صفدر میرے ساتھ۔ جولیا تم بھی آؤ۔ تنویر تم فرنٹ پر پہرہ دو گے اور کیپٹن تشکیل عقبی طرف۔" عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور جولیا اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس ہیڈ روم میں پہنچ گئے جہاں مار تھا راسکس کرسی پر موجود تھی۔

نوفزدہ سے لےجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب خوف کے تاثرات ابھرنے لگے تھے۔

تم نے ڈاکٹر اسکن کو لیبارٹری فون کیا تھا..... عمران نے براہ راست فون نمبر کے بارے میں پوچھنے کی بجائے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا....." مارتھانے بے تک اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران زیر لب مسکرا دیا کیونکہ اس کا اندھیرے میں پھینکا ہوا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔  
"تمہیں معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کے خلاف دشمن ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود تم نے وہاں فون کر دیا۔ کیوں۔" عمران کا لہجہ یقیناً سرد ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ مگر میں نے تو ڈاکٹر اسکن کو فون کیا تھا۔ اس نے یہ نمبر مجھے خود دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ نمبر صرف اسرائیل کے صدر کے پاس ہے یا پھر میرے پاس اور میں نے تو کمرہ بند کر کے ہال کی تھی۔ کسی کو معلوم تو نہیں ہو سکتا....." مارتھانے جواب دیا تو عمران اس کے بھولپن پر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چونکہ عام دھرت تھی اس لئے اسے معلوم ہی نہ تھا کہ اس نے کیا کہنا ہے اور کیا نہیں۔

"کیا نمبر ہے....." عمران نے کہا۔  
"نمبر۔ کس کا نمبر....." مارتھانے کہا۔

"عمران صاحب۔ لگتا ہے کہ آپ نے کسی خاص مقصد کے لئے مس جو لیا کو خصوصی طور پر ناراض کیا ہے....." صفدر نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کمال ہے۔ ناراضگی کی کون سی بات ہے۔ میں نے تو جو لیا کے فائدے کی بات کی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر لڑکی کو اس کا آئیڈیل مل جائے....." عمران نے کہا تو صفدر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ اسی لمحے مارتھانے چونک کر کر لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر آنکھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"تمہارا نام مارتھانہ ہے اور تم ڈاکٹر اسکن کی بیوی ہو۔" عمران نے کہا تو مارتھانہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں یقیناً شعور کی چمک ابھر آئی۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے کیوں باندھا ہے۔ کون ہو تم۔ یہ میرا بیڈ روم ہے۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب....." اس نے اس انداز میں چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا جیسے اب اسے احساس ہوا ہو کہ وہ اس حالت میں ہے۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو....." عمران کا لہجہ یقیناً سرد ہو گیا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ کیا ڈاکٹر ہو۔ مگر۔ مگر ہمارے پاس تو رقم نہیں ہے۔ میں تو یہاں مہمان ہوں....." مارتھانے اس بار قدرے

اگر مارتھا تعاون نہ کرے تو اس کا مطلب ہو گا کہ مارتھا اسرائیل کے مفادات کے حق میں نہیں ہے اس لئے اس کی ایک ایک کر کے دونوں آنکھیں نکال دی جائیں۔ اس کی ناک اور اس کے دونوں کان کاٹ دیئے جائیں تاکہ اس کی باقی عمر سسک سسک کر گزرے اور تم تعاون نہیں کر رہی ہو۔..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تنت - تعاون کروں گی۔ پپ - پلین رک جاؤ۔ مت کرو ایسا۔..... مارتھانے رو دینے والے لہجے میں کہا جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا خنجر والا ہاتھ اس نے اس طرح سیدھا کر لیا جیسے ایک ہی لمحے میں خنجر مارتھا کی آنکھ میں مار دے گا اور مارتھا کی حالت انتہائی دگرگوں ہو گئی تھی۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"تعاون کرو اور نمبر بتاؤ۔ ورنہ۔..... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو مارتھانے کانپتے ہوئے لہجے میں نمبر بتا دیا۔ اور نمبر سننے ہی عمران نے اس انداز میں منہ بنالیا جیسے کوئی نئی اکٹھی دس بارہ گولیاں اس کے حلق میں انڈیل دی گئی ہوں۔ اس نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر کے اس نے رسیور لے جا کر مارتھا کے کان سے لگا دیا۔

"بات کرو ڈاکٹر اسکن سے۔..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ییس۔..... اسی لمحے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران نے نمبر

"لیبارٹری کا جہاں تم نے ڈاکٹر اسکن کو فون کیا تھا۔" عمران نے کہا۔

"میں نہیں بتا سکتی کیونکہ ڈاکٹر اسکن نے کہا تھا کہ اس نمبر کی سختی سے حفاظت کرنی ہے۔ کسی دوسرے کو پتہ نہ چلے ورنہ وہ بھی ماری جا سکتی ہے اور میں بھی۔..... مارتھانے کہا۔

"ہم صرف چیک کرنا چاہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں نہیں بتا سکتی۔ مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔"

مارتھانے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہم کون ہیں۔..... عمران نے سخت لہجے

میں کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ تم مجھے کھول دو ورنہ میں پولیس کو کال کر لوں گی۔..... مارتھانے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رنگنے لگی۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو۔..... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے، صفدر سے کہا تو صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ نہیں۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ یہ تو غیر قانونی بات ہے۔ یہ تو ظلم ہے۔..... مارتھانے یکھت انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق حکومت اسرائیل سے ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ

ایا تو میں بھی یہاں قبرص آگئی..... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر راسکن یہاں آتا رہتا ہے..... عمران نے کہا۔  
ایک بار آیا تھا۔ صرف چند گھنٹوں کے لئے۔ پھر نہیں آیا۔  
مارتھا نے جواب دیا۔

تم اس کے پاس کتنی بار لیبارٹری گئی ہو..... عمران نے کہا۔  
ایک بار بھی نہیں گئی۔ میں نے بہت شور مچایا کہ وہ مجھے  
لیبارٹری میں لے جائے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا..... مارتھا  
نے جواب دیا۔ اس کا بچہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔  
اس نے تمہیں بتایا تھا کہ لیبارٹری کہاں ہے..... عمران نے  
کہا۔

اس نے کہا تھا کہ سڑک پر میں ہے لیکن وہ مجھے وہاں نہیں لے جا  
سکتا کیونکہ وہاں کسی کا بھی داخلہ سختی سے ممنوع ہے..... مارتھا  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سڑک پر تو بہت وسیع علاقہ ہے..... عمران نے کہا۔  
مجھے نہیں معلوم۔ میں تو پہلی بار قبرص آئی ہوں..... مارتھا  
نے جواب دیا۔

ڈاکٹر راسکن یہاں کس پر آیا تھا۔ کیا کارپر..... عمران نے  
کہا۔

لیبارٹری کی کار تھی سرخ رنگ کی۔ اس پر لیبارٹری کا نام لکھا

پر لیس کر کے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پر لیس کر دیا تھا۔

"مارتھا بول رہی ہوں"..... ڈاکٹر راسکن سے بات کراؤ۔  
مارتھا نے رک رک کر کہا۔

"سوری میڈم۔ ڈاکٹر راسکن بے حد مصروف ہیں اور آپ آئندہ  
کال مت کریں..... دوسری طرف سے انتہائی خشک لہجے میں  
جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مڑ کر  
رسیور کر بیڈل پر رکھ دیا۔ مارتھا کا چہرہ دوسری طرف سے جواب سن کر  
بے اختیار سرخ ہو گیا تھا۔

"تم نے پہلے فون کیا تھا تو تمہاری بات ہوئی تھی ڈاکٹر راسکن  
سے..... عمران نے کہا۔

"ہاں..... مارتھا نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا یہ فارملیک ہاؤس تمہاری ملکیت ہے..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے اسے کرایہ پر حاصل کیا ہے۔ میں ڈاکٹر  
راسکن کی نگرانی کرنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ عورتوں  
کے پاس جاتا رہتا ہے..... مارتھا نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

"کیا تم اور ڈاکٹر راسکن اکٹھے قبرص آئے تھے..... عمران نے  
کہا۔

"نہیں۔ پہلے یہ لاپاز کی لیبارٹری میں تھے۔ میں بھی لاپاز میں  
تھی۔ پھر اچانک وہ یہاں قبرص آگئے اور اس نے مجھے فون کر کے بتا



"سوری سر۔ انسٹی ٹیوٹ تو دو ماہ کے لئے بند ہے۔ صرف انتظامی انس میں چند افراد ہیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکو ائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"انکو ائری پلیر۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے انسٹی ٹیوٹ کا نمبر بتایا تھا۔

"پولیس چیف آفس۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔"..... عمران نے سخت اور تھکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ نمبر بتا دیا جو مارٹھا نے لیبارٹری کا بتایا تھا۔

"اوہ سر۔ یہ نمبر تو اسرائیلی خلائی سیارے کا ہے۔ جناب۔ اس کا تعلق قبرص ایکس چینج سے نہیں ہے۔"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اس نمبر کا آغاز زبرد ڈبل تھری سے ہو رہا ہے اور یہ اسرائیلی خلائی سیارے کا کوڈ نمبر ہے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس خلائی سیارے کے نمبروں کے بارے میں کہاں سے معلومات مل سکتی ہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ ہمارا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

ہوا تھا۔ سکاپر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ..... مارٹھا نے از خود جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکو ائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکو ائری پلیر۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاپر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا نمبر دیں۔"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کر دیئے جو انکو ائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"سکاپر انسٹی ٹیوٹ۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن سے بات کرائیں۔"..... عمران نے کہا۔

"کون ڈاکٹر راسکن۔ ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں تو کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہے۔"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کون ہے انچارج۔"..... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر رابرٹ انچارج ہیں۔ مگر آپ کون ہیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق حکومت سے ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ سے بات کرائیں۔"..... عمران نے کہا۔

ملٹی سیکرٹری ٹوپریڈنٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”جی میں نے سن لیا ہے لیکن یہاں کوئی ڈاکٹر اسکن نہیں ہے۔ تو ڈرائی کلینز شاپ ہے جتاپ۔ یہاں کسی ڈاکٹر اسکن کا کیا اتفاق۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نمبر کو باقاعدہ خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا نمبریں کھیلا جا رہا ہے۔ اس دوران صفدر بھی باہر آ گیا تھا۔ عمران اٹھ کر لمبرے سے باہر آ گیا۔

”یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دو اور اب ہم نے واپس جانا ہے۔“ عمران نے کہا اور سیڑھیاں اتر کر وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا نقبی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس نہیں کر سکتے۔“ کوٹھی سے باہر آتے ہی صفدر نے کہا۔

”یہ خلائی سیارے سے لنکڈ فون ہے اس لئے اسے اس وقت تک ٹریس نہیں کیا جاسکتا جب تک خلائی سیارے میں موجود خصوصی مشینری کی پاور اور ریج کا علم نہ ہو سکے۔“ عمران نے کہا۔

”پھر تو صرف وہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ والا کلیو ہی رہ جاتا ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”اوکے۔ تھینک یو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”اسے آف کر دو۔“ عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر برآمدے میں تنویر اور جولیا دونوں موجود تھے۔ عمران کے قدموں کی آواز سن کر وہ مڑے اور پھر عمران کو دیکھ کر جولیا نے یکنگھٹ منہ موڑ لیا جبکہ تنویر کے ہونٹ اس طرح بھنج گئے جیسے وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا ہو۔ عمران سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں فون موجود تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ٹریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وہی نمبر تھے جو لیبارٹری کے تھے۔

”یس۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ملٹری سیکرٹری ٹوپریڈنٹ بول رہا ہوں اسرائیل سے۔“ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔“ دوسری طرف سے چونک کر جواب دیا گیا۔

”جتاپ صدر صاحب ڈاکٹر اسکن سے بات کرنا چاہتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”سوری سر۔ یہاں کوئی ڈاکٹر اسکن نہیں ہیں۔“ دوسری طرف سے خشک لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں

”ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بھی صرف ڈاج دینے کے لئے  
ایسا کیا گیا ہو گا۔ بہر حال تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور اسے  
چمک کرو اور تنویر اور جولیا تم نیا میک اپ کر کے اس کو ٹھکی کی  
نگرانی کرو۔ مارتھا کی موت کی خبر جیسے ہی ڈاکٹر اسکن تک پہنچے گی  
وہ لامحالہ یہاں آئے گا اور اگر وہ ہاتھ لگ جائے تو لیبارٹری تک پہنچنا  
آسان ہو جائے گا“..... عمران نے کہا۔

ڈاکٹر اسکن اپنے کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون  
لی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر اسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
”یس“..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”جواب۔ میں فون انڈنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ پہلے آپ کی  
سز کا فون آیا تو میں نے انہیں بتا دیا کہ آپ بے حد مصروف ہیں  
ان لئے فون پر بات نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ دوبارہ فون کریں۔“  
فون انڈنٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے پھر“..... ڈاکٹر اسکن نے قدرے غصیلے لہجے میں  
کہا کیونکہ ان کے خیال کے مطابق فون انڈنٹ نے خواہ مخواہ اسے  
ڈسٹرب کیا تھا۔

”جواب۔ کچھ دیر پہلے ایک کال آئی اور بولنے والے نے کہا کہ وہ  
اسرائیل کے صدر کا ملٹری سیکرٹری بول رہا ہے اور صدر صاحب آپ  
سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ہدایت کے مطابق کہہ دیا کہ یہ  
ذرائع کلینز کی دکان ہے یہاں کوئی ڈاکٹر اسکن نہیں ہوتا کیونکہ

”اور آپ کا کیا پروگرام ہے“..... صفدر نے کہا۔  
”میں واپس اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ میں کوشش کروں گا  
کہ کسی طرح اسرائیلی خلائی سیارے کے بارے میں معلومات حاصل  
کر کے اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر سکوں۔“  
عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی اس نے  
قدم آہستہ کر لئے تاکہ اپنے پیچھے آنے والے دوسرے ساتھیوں کو اس  
بارے میں بتا سکے۔ وہ سب اس وقت کو ٹھکی کی سائیٹ گلی سے گزر کر  
سامنے کے رخ کی طرف جا رہے تھے۔

"تشریف رکھیں جناب۔ میں بتاتا ہوں۔" جیکب نے کہا تو ڈاکٹر اسکن ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور جیکب نے مشین کے نچلے حصے میں موجود چند بٹن پریس کئے تو سائیڈ سکرین پر ایک نمبر ابھر آیا۔  
 "یہ نمبر ہے جہاں سے پہلے کال کی گئی ہے اور یہ نمبر کارلیک ہاؤس کا ہے۔" جیکب نے کہا تو ڈاکٹر اسکن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں آپ کو ٹیپ سنواتا ہوں جناب"..... جیکب نے کہا اور پھر مشین کے چند بٹن اور پریس کر دیئے۔ دوسرے لمحے مار تھا کی آواز سنائی دی۔ جیکب اور مار تھا کے درمیان ہونے والی بات چیت ڈاکٹر اسکن سن رہا۔ پھر گفتگو ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ساف ہو گئی۔

"اب دوسری کال ٹیپ سنیں"..... جیکب نے کہا اور ایک بار پھر بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ بولنے والا اپنے آپ کو ملٹری سیکرٹری ٹوپریڈنٹ کہہ رہا تھا۔ ڈاکٹر اسکن خاموش بیٹھا سنتا رہا اور پھر جیسے ہی ٹیپ ختم ہوئی سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر سکرین پر نظر آنے لگ گیا اور ڈاکٹر اسکن یہ نمبر دیکھ کر اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ آگیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو وہی نمبر ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ نمبر ملاؤ اور میری بات کراؤ مار تھا سے"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا تو جیکب نے

جناب صدر صاحب کا حکم ہے کہ وہ براہ راست بات کریں گے اور وہ براہ راست بات کرتے رہے ہیں اس لئے میں نے ایسا کہہ دیا اور جناب۔ کال ختم ہونے پر میں نے ویسے ہی چیکنگ کی تو جناب انتہائی حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ دوسری کال بھی کارلیک ہاؤس سے ہی کی جا رہی تھی۔ یہاں قبرص سے ہی جناب..... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر اسکن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کارلیک ہاؤس سے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"..... ڈاکٹر اسکن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ دونوں کالیں کارلیک ہاؤس سے ہی کی گئی ہیں۔ آپ آکر بے شک چیک کر لیں"..... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر اسکن کے چہرے پر یکھٹ زلزلے کے سے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"میں آ رہا ہوں"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچا جہاں ایک خاصی بڑی مشین موجود تھی اور جس کے پیچھے ایک نوجوان موجود تھا۔ یہ فون انڈنٹ جیکب تھا۔ ڈاکٹر اسکن کے اندر داخل ہوتے ہی جیکب اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو اور مجھے دکھاؤ۔ کیسے چیک کیا ہے تم نے"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

اداز سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں نہ رچرڈ سے بات کراؤ"..... مارگن نے رسیور لے کر کہا۔

"ییس سر۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
"ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ  
اداز سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں رچرڈ"..... مارگن نے کہا۔  
"اوہ آپ۔ کیا حکم ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
"کارلیک ہاؤس تمہارے کلب کے نزدیک ہے۔ کیا تم نے دیکھا  
ہوا ہے"..... مارگن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
"تم خود وہاں جاؤ اور اندر جا کر چیک کرو کہ وہاں کیا ہوا ہے اور  
کون کون موجود ہے۔ کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گے وہاں"..... مارگن  
نے کہا۔

"دس منٹ میں"..... رچرڈ نے کہا۔  
"اوکے۔ میں وہیں دس منٹ بعد فون کروں گا"..... مارگن نے  
کہا اور فون آف کر کے رسیور جیکب کی طرف بڑھا دیا جس نے اسے  
ہک میں لٹکا دیا۔ ڈاکٹر اسکن خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہونٹ  
بھینچے ہوئے تھے۔

"آخر یہ سب کیا ہوا ہے۔ کارلیک ہاؤس سے یہ کال کیوں کی

مشین کی سائیڈ سے لٹکا ہوا رسیور علیحدہ کیا اور اس پر موجود نمبر  
پریس کرنے شروع کر دیے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی  
نے کال انڈنڈ کی تو جیکب نے فون آف کر دیا۔

"جواب۔ میں نے پہلے خود بھی ٹرائی کی ہے لیکن دوسری طرف  
سے کال ہی انڈنڈ نہیں کی جا رہی"..... جیکب نے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ مارتھا کے نمبر  
سے کون کال کر رہا تھا اور اب کال کیوں انڈنڈ نہیں کی جا رہی"۔  
ڈاکٹر اسکن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کمرے کا  
دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔  
یہ لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج مارگن تھا۔

"آپ یہاں ڈاکٹر اسکن۔ خیریت"..... مارگن نے حیرت  
بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر اسکن نے اسے ساری بات بتا دی۔  
"اوہ۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ میں چیک کراتا ہوں"۔  
مارگن نے کہا۔

"کیسے چیک کراؤ گے"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔  
"جیکب۔ میں فون نمبر بتاتا ہوں تم اس نمبر پر میری بات  
کراؤ"..... مارگن نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔ جیکب نے  
اثبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور ہک سے علیحدہ کیا اور تیزی سے نمبر  
پریس کرنے شروع کر دیے۔

"ییس۔ ریڈ سٹار کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ

باغیوں سے منہ چھپاتے ہوئے کہا۔

”رچرڈ تم واپس چلے جاؤ۔“ مارگن نے کہا اور فون آف کر دیا۔  
 ”اس کا مطلب ہے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچی  
 اور ان لوگوں نے مار تھما سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہو  
 لی۔ چونکہ مسز مار تھما صرف یہاں کا فون نمبر جانتی تھی اس لئے انہوں  
 نے نمبر بتا دیا ہو گا اس پر ان کے کسی آدمی نے ملٹری سیکرٹری بن کر  
 بات کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہ ہو سکی اور مسز مار تھما اور ان  
 کے تمام ملازموں کو ہلاک کر کے وہ لوگ واپس چلے گئے ہوں  
 گے۔“ مارگن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”صدر صاحب سے میری بات کراؤ۔“ یلکھت ڈاکٹر راسکن نے  
 ندرے چیتے ہوئے کہا تو جیکب نے رسیور ہک سے نکال کر تیزی سے  
 نمبر پر بس کرنے شروع کر دیئے۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز  
 سنائی دی۔

”میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔ سپیشل لیبارٹری قبرس سے۔“  
 صدر صاحب سے میری بات کرائیں۔“ ڈاکٹر راسکن نے رسیور  
 لے کر کہا۔

”ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“ چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں جناب۔“ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

گئی۔“ ڈاکٹر راسکن نے کچھ دیر بعد کہا لیکن ظاہر ہے کہ نہ جیکب  
 کے پاس اس کے سوال کا جواب تھا اور نہ ہی مارگن کے پاس۔ اس  
 لئے وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ پھر دس منٹ بعد مارگن کے کہنے پر  
 جیکب نے کارلیک ہاؤس کا نمبر ملایا تو چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف  
 سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

”ییس۔“ دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

”کون بول رہا ہے۔“ مارگن نے رسیور لے کر کہا۔

”رچرڈ بول رہا ہوں جناب یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ تمام  
 افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ایک کمرے میں مار تھما راسکن کرسی پر  
 پردے سے بنی ہوئی رسی سے بندھی ہوئی موجود ہے۔ اس کو گولی مار  
 کر ہلاک کیا گیا ہے۔“ رچرڈ نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہلاک ہوا ہے۔ کیا تم مار تھما کو  
 پہچانتے ہو۔“ ڈاکٹر راسکن نے یلکھت رسیور مارگن کے ہاتھ سے  
 چھٹ کر چیتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کوٹھی مسز مار تھما راسکن نے لی  
 ہوئی ہے۔ وہ میرے کلب میں بھی کئی بار آئی ہیں اور میں انہیں  
 پہچانتا ہوں۔“ دوسری طرف سے رچرڈ نے جواب دیا تو ڈاکٹر راسکن  
 کے ہاتھ سے رسیور چھوٹ گیا۔ اس کا چہرہ یلکھت مسخ سا ہو گیا تھا۔

”وہ۔ وہ۔ مار تھما کو ہلاک کر دیا گیا۔ اوہ۔ مار تھما۔ یہ کیا کیا ہو  
 گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے۔“ ڈاکٹر راسکن نے یلکھت دونوں

نے گی۔ آپ اپنا کام مکمل کریں۔..... صدر نے کہا۔

”لیکن جناب۔ میرا تل ایب پہنچنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر میں مار تھا کی آخری رسومات میں شریک نہ ہوا تو میرا تمام خاندان میرے خلاف ہو جائے گا اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں یہاں سے براہ راست تل ایب پہنچ جاؤں۔ آپ مار تھا کی لاش وہاں منگوالیں۔ یہاں تو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ میں آخری رسومات میں شریک ہو کر ناشوشی سے واپس آ جاؤں گا“..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میں کسی کو لیبارٹری نہیں بھیجنا چاہتا آپ ایسا کریں کہ لیبارٹری سے نکل کر قبرص میں موجود اسرائیلی غارت خانے پہنچ جائیں۔ وہاں فرسٹ سیکرٹری مارٹن آپ کے تل ایب پہنچنے کے تمام انتظامات کرے گا۔ مار تھا کی لاش بھی تل ایب پہنچ جائے گی لیکن آپ نے ہر ممکن احتیاط کرنی ہے۔“ صدر نے کہا۔

”یس سر“..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”اوکے۔ آپ فوراً سفارت خانے پہنچ جائیں۔ میں وہاں احکامات دے رہا ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر اسکن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے جیکب کی طرف بڑھا دیا۔

”میں ساتیس دانوں کو احکامات دے دوں مارگن۔ تم میرے لئے کار تیار کراؤ اور سپیشل دے کھول کر مجھے سفارت خانے پہنچا دو“..... ڈاکٹر اسکن نے کہا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اوہ آپ۔ کیسے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات“..... صدر نے چونک کر پوچھا تو ڈاکٹر اسکن نے کالیں آنے اور پھر وہاں چیکنگ کرنے اور مار تھا کی ہلاکت کی ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا آپ کی مسز کو لیبارٹری کے محل وقوع کا علم تھا“..... صدر نے اس انداز میں چچ کر پوچھا جیسے وہ اپنا وقار وغیرہ سب بھول چکا ہو۔

”نہیں جناب۔ اسے صرف فون نمبر کا علم تھا اور فون نمبر چونکہ آپ نے ہر لحاظ سے محفوظ کر رکھا ہے اس لئے فون نمبر سے وہ کسی صورت کچھ معلوم نہیں کر سکتے۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ میری بیوی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب مجھے اپنی بیوی کی لاش لے کر تل ایب پہنچنا ہو گا اور وہاں آخری رسومات تک ٹھہرنا ہو گا۔ تب تک ریسرچ کا کام میرے ساتھی کرتے رہیں گے“..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”ہمیں آپ کی بیوی کی موت پر بے حد افسوس ہے ڈاکٹر اسکن لیکن یہ آلہ پوری دنیا کے یہودیوں کے مفادات اور گریٹ اسرائیل کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہی اس لئے ہے کہ اس طرح وہ آپ کو کور کرنا چاہتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ آپ اپنی بیوی کی لاش پر پہنچیں گے اور آپ کو بہر حال لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں آپ کی بیوی کی تمام رسومات حکومت اسرائیل خود سرانجام

لی آواز سنائی دی۔

”ہیں۔ مائیکل بول رہا ہوں“..... عمران نے چونک کر کہا۔  
 ”مسٹر مائیکل۔ باوجود شدید ترین کوشش کے ہم اسرائیلی  
 اصطلاحی خلائی سیاروں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے۔ البتہ  
 ایک فپ ملی ہے لیکن یہ فپ اسرائیل کی ہے اور ہمارا وہاں رابطہ  
 نہیں ہے“..... گراہم نے جواب دیا۔  
 ”کیا فپ ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”اسرائیل کی وزارت ساتس میں خلائی سیاروں کا باقاعدہ علیحدہ  
 سیکشن ہے جس کا انچارج ڈاکٹر ولیم ہے۔ ڈاکٹر ولیم کے چھوٹے بھائی  
 ہیر کو قتل ایب میں ہیر بار ہے اور ڈاکٹر ولیم اس مار میں روزانہ  
 رات کو جاتا رہتا ہے۔ اگر کسی طرح اس ہیر کو کور کیا جاسکے تو  
 ڈاکٹر ولیم سے خلائی سیاروں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کی  
 جاسکتی ہیں“..... دوسری طرف سے گراہم نے جواب دیتے ہوئے  
 کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا“..... عمران نے کہا اور رسیور  
 رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے باہر سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر  
 ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”پھانک بند کر دو تنویر“..... اس کے کانوں میں جولیا کی آواز  
 بڑی تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند  
 لمحوں بعد تنویر اور جولیا کمرے میں داخل ہوئے۔

عمران اپنی رہائش گاہ پر اکیلا موجود تھا۔ تنویر اور جولیا کارلیک  
 ہاؤس کی نگرانی پر مامور تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن تشکیل ریسرچ انسٹی  
 ٹیوٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے گئے ہوئے تھے۔ عمران  
 کے سامنے قبرص کا تفصیلی نقشہ پھیلا ہوا تھا۔ ساتھ ہی کاغذوں کا  
 ایک دستہ اور ایک جدید کیلکولیٹر بھی موجود تھا۔ عمران یہ سب  
 چیزیں کارلیک ہاؤس سے واپسی پر بازار سے خرید کر لایا تھا۔ نقشے پر  
 سکاپر کے غلاتے کے گرد ایک دائرہ لگا ہوا تھا اور عمران مسلسل اس  
 دائرے میں موجود علاقے پر جھکا ہوا اسے انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا  
 کہ اپنا تک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ  
 بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہیں“..... عمران نے کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں ناراک سے“..... دوسری طرف سے گراہم



"میں ایک خاتون اور ایک مرد کو یہاں سے پاکیشیا فوری طور پر  
بھجوانا چاہتا ہوں آپ اس سلسلے میں تمام انتظامات کر کے مجھے فون  
کریں"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہو جائے گا انتظام"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو  
عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی  
دی تو تنویر تیزی سے اٹھا اور قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ  
عمران رسیور رکھ کر دوبارہ نقشے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد  
صفدر اور کیپٹن تشکیل اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے سلام کیا اور پھر  
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا رپورٹ ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ دشمن روڈ پر ایک چھوٹی سی عمارت ہے جس پر  
ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا بورڈ موجود ہے۔ عمارت خالی ہے البتہ اندر  
ایک آفس کھلا ہوا ہے جس میں فون سیکرٹری اور دو افراد موجود ہیں  
اور ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ  
ریسرچ انسٹی ٹیوٹ گورنمنٹ نے شروع کیا ہے لیکن پھر اس کے فنڈز  
پاس نہ ہو سکے اور انسٹی ٹیوٹ بند کر دیا گیا۔ البتہ چونکہ آئندہ بجٹ  
میں اس کے فنڈز منظور ہونے کا حکومت کو یقین ہے اس لئے تھوڑا  
ساحملہ موجود ہے"..... صفدر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اس انسٹی ٹیوٹ کی کارلے کر ڈاکٹر اسکن مار تھا کے پاس آیا  
تھا۔ اس پہلو کو سامنے رکھ کر تم نے کیا چیکنگ کی ہے"..... عمران

"کیا ہوا۔ کیوں نگرانی ختم کر دی"..... عمران نے چونک کر  
پوچھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس فضول کام کی۔ ہمیں تم نے فالتو  
سمجھ رکھا ہے کہ وہاں کھڑا کر دیا ہے اور خود یہاں آکر بیٹھ گئے ہو"۔  
جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران چند لمحوں تک اس طرح غور سے  
جولیا کو دیکھتا رہا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے  
ایک طویل سانس لیا۔

"تم کیوں واپس آئے ہو تنویر ڈیوٹی چھوڑ کر"..... عمران نے  
تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس جولیا کا حکم تھا اور مس جولیا ڈپٹی چیف ہیں"..... تنویر  
نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بغیر  
کچھ کہے سر جھکایا اور دوبارہ نقشے کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔ جولیا  
اور تنویر ساتھ پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران کافی دیر تک غور سے  
دیکھتا رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور  
اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"ریزے بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ  
آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"..... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں  
کہا۔

"یس۔ حکم فرمائیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

بواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مس جو لیانا فٹز وائر۔ تم اور تنویر واپس پاکیشیا جانے کی تیاری کرو۔ چار گھنٹے بعد جہاز فلائٹ یہاں سے روانہ ہو جائے گی۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جو لیانا اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔  
"کیوں۔ وجہ؟"..... جو لیانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ صفدر اور لیبینٹن تشکیل بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے تھے جبکہ تنویر نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کر رہا ہو۔

"تم دونوں نے میرے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے۔ میں نے ابھی تمہارے ساتھ رعایت کی ہے کہ تمہارے چیف کو رپورٹ نہیں دی۔ اگر میں اسے رپورٹ دے دوں تو شاید تم دونوں دوسرا سانس بھی نہ لے سکو لیکن اب ان حالات میں تم دونوں میرے ساتھ مزید کام نہیں کر سکتے اس لئے میں نے تمہاری واپسی کے انتظامات کرا دیئے ہیں۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ میں تمہارے چیف کو خود ہی کچالوں گا کہ مشن میں تمہاری مزید ضرورت نہیں رہی تھی اس لئے میں نے تمہیں واپس بھجوا دیا ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے جان بوجھ کر ہم دونوں کو وہاں روکا تاکہ ہم وہاں

نے کہا۔

"انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر چنڈ تھا جو ڈاکٹر راسکن کا گہرا دوست تھا اور ڈاکٹر راسکن اس سے ملنے آتا رہتا تھا اور اکثر اس کی کار میں شہر گھومتا رہتا تھا لیکن کچھ روز پہلے یہ سلسلہ بند ہو گیا اور ڈائریکٹر چنڈ بھی اسرائیل چلا گیا"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"اس عمارت کی ساخت ایسی تو نہیں کہ اس کے نیچے لیبارٹری موجود ہو یا اس عمارت سے راستہ لیبارٹری کو جاتا ہو؟"..... عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ ہم نے اس پہلو کو بھی مد نظر رکھ کر چیکنگ کی ہے لیکن ایسا نہیں ہے"..... صفدر نے جواب دیا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔  
"یس"..... عمران نے کہا۔

"ریزے بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ریزے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا ہوا ہے؟"..... عمران نے کہا۔  
"انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اب سے چار گھنٹے بعد ایئر فلورٹ کی ناراک فلائٹ پر دو ٹکٹیں کنفرم ہو گئی ہیں۔ ناراک سے آگے ایئر فلورٹ والے تمام بندوبست کر دیں گے۔ آپ کے آدمی ایئر پورٹ پر پہنچ کر ایئر فلورٹ کے آفس میں رپورٹ کریں۔ ریزے کلب کا حوالہ دینے سے باقی کام بھی مکمل کر دیا جائے گا"..... ریزے نے

راسکن تک اطلاع پہنچ بھی گئی تب بھی میرا خیال ہے کہ اسے شاید کھلے عام یہاں نہ آنے دیا جائے کیونکہ اتنی بات وہ بھی سمجھتے ہیں کہ مارتھا اور اس کے ملازمین کی اس انداز میں ہلاکت کے پیچھے یقیناً باکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کا ہاتھ ہے اور یقیناً وہاں ان کی نگرانی ہو رہی ہو گی۔..... کیپٹن شکیل نے مزید تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو صفدر، تنویر اور جولیا تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس کو ٹھی سے دو فون کالیں لیبارٹری میں کی ہیں۔ ایک کال میں مارتھا نے خود بات کی تھی اور دوسری کال میں نے اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری بن کر کی ہے لیکن لیبارٹری والوں نے صدر کے ملٹری سیکرٹری کو بھی صاف جواب دے دیا۔ کیوں۔ اس لئے کہ یقیناً وہاں فون چیکنگ مشین رکھی گئی ہو گی اور اس مشین نے انہیں بتا دیا ہو گا کہ دوسری کال اسرائیل سے نہیں بلکہ یہاں قبرص سے کی گئی ہے بلکہ دونوں کالیں ایک ہی نمبر سے کی گئی ہیں اور یہ نمبر یقیناً وہ جانتے ہوں گے کہ کارلیک ہاؤس کا ہے اس لئے لامحالہ وہ وہاں فون کر کے مارتھا سے وضاحت طلب کریں گے لیکن جب وہاں فون ہی انڈ نہ کیا جائے گا تو وہ لیبارٹری کا کوئی آدمی کارلیک ہاؤس بھیجیں گے۔ یہ صورت حال کو چیک کر کے واپس فون پر اطلاع دے گا تو دو صورتیں سامنے آ سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس آدمی کو واپس بلایا جائے اور حکومت

فصول وقت ضائع کرتے رہیں۔ جب مارتھا اور اس کے تمام ملازمین ہلاک ہو گئے تو اب ہم نے وہاں رک کر کیا کرنا تھا۔ کیا اب مارتھا کی لاش اٹھوائی تھی۔..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ مس جولیا کی بات درست ہے۔ اب وہاں نگرانی کے لئے کیا رہ گیا تھا۔..... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کیپٹن شکیل۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ وہاں نگرانی کی ضرورت تھی یا نہیں۔..... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”عمران صاحب۔ میرے خیال کے مطابق نہیں تھی کیونکہ جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں ویسا ان حالات میں ممکن نہیں ہے۔..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”میں کیا سوچ رہا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”آپ سوچ رہے ہیں کہ مارتھا کی موت کی خبر ڈاکٹر راسکن تک پہنچ جائے گی اور چونکہ مارتھا ڈاکٹر راسکن کی بیوی ہے اس لئے ڈاکٹر راسکن لیبارٹری چھوڑ کر یہاں پہنچے گا اور اس طرح ڈاکٹر راسکن کو کور کر کے اس سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کیا جاسکے گا اور اس لئے آپ نے مس جولیا اور تنویر کی وہاں ڈیوٹی لگائی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ ان حالات میں ایسا نہیں ہو گا کیونکہ اول تو لیبارٹری تک اس کی اطلاع ہی نہیں پہنچے گی۔ زیادہ سے زیادہ اطلاع پولیس تک پہنچے گی اور پولیس لاشیں اٹھا کر لے جائے گی اور اگر کسی طرح ڈاکٹر

مسٹر تنویر دونوں نگرانی چھوڑ کر اپنی مرضی سے واپس آگئے اور یقیناً اب وہاں صورت حال تبدیل ہو چکی ہو گی۔ ایسی صورت حال میں ان دونوں کی کم سے کم سزا یہی ہو سکتی ہے کہ ان دونوں کو واپس پاکیشیا بھجوا دیا جائے۔..... عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری عمران۔ ریٹیلی ویری سوری“..... جولیانے کہا۔  
 ”یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے مس جولیانافر وائر۔ یہ پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام اور پوری دنیا کے مسلم ممالک کے اربوں مسلمانوں کی زندگی موت کا مسئلہ ہے اس لئے صرف سوری کہہ دینے سے معاملات ایڈجسٹ نہیں ہو سکتے اس لئے اب تمہیں اور تنویر دونوں کو واپس جانا ہو گا ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میں چیف کو فون کر کے سب کچھ بتا دوں۔ پھر جو فیصلہ وہ کرے تجھے منظور ہو گا۔..... عمران نے اسی طرح خشتک لہجے میں کہا۔  
 ”عمران صاحب پلیز۔ مس جولیانے سوری کہہ دیا ہے۔“ صفدر نے شاید بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے بتایا ہے صفدر کہ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پرنس کرنے شروع کر دیئے۔

”تو تم ہم دونوں کو اب موت کے گھاٹ اتروانا چاہتے ہو۔ کیوں.....“ لیکٹ جولیانے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر لیکٹ انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اسرائیل کو اطلاع کر دی جائے۔ دوسری صورت یہ کہ ڈاکٹر اسکن خود وہاں پہنچ جائے۔ پہلی صورت میں اس آدمی کی لیبارٹری واپسی سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کیا جاسکتا ہے اور دوسری صورت میں ڈاکٹر اسکن کو روک دیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔  
 ”ہاں۔ آپ کی بات بھی درست ہے۔.....“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تم یہ باتیں ہمیں پہلے بھی تو بتا سکتے تھے۔“ جولیانے کہا۔  
 ”مس جولیانافر وائر مشن کے دوران ہر امکان پر کام کیا جاتا ہے اس لئے صرف ہدایات دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہدایت سے پہلے اس کی پوری وضاحت کر دی جائے تو پھر مشن شاید آئندہ صدی تک بھی مکمل نہ ہو سکے۔ میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو انسٹی ٹیوٹ کی چیکنگ کے لئے اس لئے بھیجا تھا کہ وہاں ارد گرد سے معلومات حاصل کی جانی تھیں اس لئے کسی خاتون کی موجودگی مشکوک پیدا کر سکتی تھی اور تمہیں اور مسٹر تنویر کو وہاں کوٹھی کی نگرانی پر اس لئے چھوڑا تھا کہ رہائشی کالونی میں کسی خاتون کی موجودگی میں کسی کو شک نہیں پڑ سکتا تھا اور میں خود یہاں اس لئے آیا تھا کہ میں اس دوران فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کرنے کی کوشش کروں اور اس کے ساتھ ہی میں نے ناراک میں گراہم کو فون کر کے کہا کہ وہ اسرائیلی خلائی سیاروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن مس جولیانافر وائر اور

”کیوں کال کی ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ بوجہ بے حد  
برہ تھا۔

”جناب میں مس جوئیانا فز وائر اور مسٹ تنویر دونوں کو واپس  
بجوا رہا ہوں۔ دونوں نے میرے احکامات تسلیم کرنے سے انکار کر  
دیا ہے اور ان حالات میں وہ میرے ساتھ مزید نہیں چل سکتے۔“  
عمران نے اہتائی خشک لہجے میں کہا۔

”تفصیل بتاؤ.....“ دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے  
میں کہا گیا تو عمران نے پوری تفصیل بتا دی۔

”جولیا نے جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے اور تم نے جس طرح  
جولیا کو ٹریٹ کیا ہے وہ غلط ہے اور میں تمہیں لاسٹ وار تنگ دے  
رہا ہوں کہ آئندہ جولیا کے ساتھ اگر تم نے ایسا سلوک کرنے کی  
لوشش کی تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا۔ جولیا اور تنویر کی واپسی کے  
بعد وہاں کوٹھی میں پولیس پہنچ گئی ہے اور پولیس کو خاص طور پر  
ہدایت کی گئی ہے کہ کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہو گی اس لئے نگرانی  
کرنے والوں کو پکڑا جائے تاکہ ان کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس  
کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔ اگر جولیا اور تنویر وہاں سے  
واپس نہ آجاتے تو اب تک تم سب ہلاک ہو چکے ہوتے۔“... چیف  
نے اٹا عمران پر چڑھائی کر دی تو جولیا کا چہرہ یکھت کھل اٹھا جبکہ  
صفدر اور تنویر دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے  
جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کی پرچھائیاں ابھر آئی تھیں۔

”خاموش رہو ورنہ.....“ عمران نے یکھت عزاتے ہوئے کہا تو  
جولیا شاید نہ چاہتے ہوئے بھی ایک جھٹکے سے واپس بیٹھ گئی۔ تنویر  
کی حالت دیکھنے والی تھی لیکن وہ بیٹھا صرف مسلسل ہونٹ کاٹنے  
میں مصروف تھا۔

”انکو انری پلیز.....“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

”یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ  
نمبر بتا دیں.....“ عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں.....“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران خاموش ہو  
گیا۔

”سر.....“ چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”یس.....“ عمران نے کہا۔

”نمبر نوٹ کریں جناب.....“ انکو انری آپریٹر نے کہا اور پھر اس  
نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر  
اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
ماحول میں عجیب سا تناؤ موجود تھا۔ جولیا کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ اس کا  
چہرہ دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی ہو۔  
”ایکسٹو.....“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ قبرص سے.....“ عمران نے  
کہا۔

یہ ناکامی کی جھلک میں مبتلا ہو گیا ہے۔ جب کوئی شخص مسلسل کامیابیاں حاصل کرتا رہے اور پھر اسے اچانک ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو وہ ایسی ہی ذہنی جھلک کا شکار ہو جاتا ہے۔ تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو کوشش کی تھی کہ تنویر کے رستے سے ہٹ جاؤں لیکن تنویر ابھی سے فلاسفر بن گیا ہے تو میں جو لیا کو جانتے بوجھتے آگ میں نہیں جھونک سکتا اس لئے سابقہ معاملہ ختم"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ فون کر کے معلوم تو کریں کہ کیا واقعی کارلیک ہاؤس میں پولیس پہنچ چکی ہے یا نہیں"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا چیف جھوٹ نہیں بول سکتا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر دیکھ کر شروع کر دیئے چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف بیچنے والی گھنٹی کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"یس"..... اچانک رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"مہربان! تمہارا اسکن سے بات کرائیں"..... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں اور کہاں سے بات کر رہے ہیں"..... دوسری

"جواب۔ میں نے تو ڈاکٹر اسکن کو چیک کرنے کے لئے آئیں وہاں چھوڑا تھا"..... عمران نے مسکے سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم نے جان بوجھ کر ان دونوں کو چارہ بنانے کی کوشش کی ہے اس لئے آئندہ محتاط رہنا۔ ورنہ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف کو کیسے معلوم ہو گیا کہ کارلیک ہاؤس پر پولیس پہنچ چکی ہے"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ اسے کیسے وہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ شاید اس کے قبضے میں کوئی جن بھوت ہیں۔ بہر حال اب چونکہ ہمارے درمیان رفت پیدا ہو چکی ہے اس لئے اب یہ مشن مکمل ہوتا نظر نہیں آتا اور چونکہ مشن مکمل کرنے کی ذمہ داری میری ہے اس لئے اس کی ناکامی کا تمام تر ملہ بھی مجھ پر ہی گرے گا اور میں یہ ملہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں خود واپس چلا جاؤں اور تم لوگ اپنی ڈپٹی چیف کی سرکردگی میں مشن مکمل کرو۔ مجھے جو سزا ملے گی اسے میں خود ہی بھگت لوں گا"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ تم اچانک کیوں اس طرہ بدل گئے ہو۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا" جو دیا نے کہا۔

بیوی ہے اس لئے وہ کارلیک ہاؤس آسکتا ہے ورنہ میں وہاں سے واپس نہ آتی۔..... جولیانے کہا۔

”اسی لئے تو میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ بیوی کیا حیثیت رکھتی ہے اور تم الٹا ناراض ہو گئی۔“ عمران نے کہا تو اس بار جولیانے اختیار ہنس پڑی۔

”کیا یہ مشورہ میں تمہیں نہیں دے سکتی“ جولیانے کہا۔ اس کا موڈ اب واقعی کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔ شاید اس کے ذہن سے یہ بوجھ ہٹ گیا تھا کہ اس کی عمران کے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے ڈاکٹر راسکن کو کور کیا جاسکتا تھا اور شاید اس لئے بھی کہ چیف ایکسٹرنل نے خلاف توقع اس کی کھل کر حمایت کر دی تھی۔

”تنویر سے پوچھ لو۔ کیا وہ بھی میرے جیسا دل رکھتا ہے یا نہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کوئی اور بات کرو عمران۔ فضول باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ بھی کان کھول کر سن لو کہ میں یہ دل رکھنے اور نہ رکھنے کا سرے سے قائل ہی نہیں ہوں۔“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں اسرائیل جانا ہو گا۔“ صفدر نے اپنی عادت کے مطابق موضوع بدلنے کے لئے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

”اسرائیل۔ کیوں۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

طرف سے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

”میرا نام ہنری ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ مسز مارٹھا میری عزیزہ ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”مسز مارٹھا راسکن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میرا تعلق پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ تو پھر ڈاکٹر راسکن سے بات کر دیجئے۔ وہ تو یہاں ان حالات میں لازماً موجود ہوں گے۔“ عمران نے کہا۔

”مسز مارٹھا راسکن کی ڈیڈ باڈی اسرائیل بھجوائی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر راسکن بھی وہاں ہوں گے یہاں نہیں ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسور رکھ دیا۔

”آئی ایم سوری۔ میرا اندازہ واقعی درست ثابت نہیں ہوا۔ میں سمجھا تھا کہ ڈاکٹر راسکن لازماً کارلیک ہاؤس آئے گا اس لئے مجھے جولیانے اور تنویر کے واپس آجانے پر غصہ آیا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ اوگ حد سے زیادہ محتاط ہیں۔ ڈاکٹر راسکن کارلیک ہاؤس آنے کی بجائے یہاں سے براہ راست اسرائیل جا رہا ہے یا پہنچ گیا ہو گا اور پولیس یہاں سے مارٹھا کی لاش اسرائیل بھجوا دے گی اس طرح اس کا ردوائی کا اصل مقصد ہی ختم ہو گیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری عمران۔ تم واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہو۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ چونکہ مارٹھا ڈاکٹر راسکن کی

کیا کرنا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکو اس مت کرو۔ اس لیبارٹری کے بارے میں سوچو۔ وقت واقعی انتہائی تیزی سے گزر رہا ہے اور ہم ابھی تک اتنی بھاگ دوڑ کے باوجود اب بھی اندھیرے میں کھڑے ہیں"..... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اس بار واقعی غیب سورتمال ہے کہ مقابل میں کوئی تنظیم بھی نہیں ہے لیکن ٹارگٹ بھی سامنے نہیں آ رہا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس بار اسرائیل کے صدر نے واقعی ایسا انتظام کیا ہے کہ ہمیں نھلی چھوٹ دے دی ہے لیکن ٹارگٹ کو اس طرح کیونکر فلاح کر دیا ہے کہ باوجود کوشش کے وہ کسی طرح بھی سامنے نہیں آ رہا۔ اب تو واقعی میرے ذہن کی بیڑی فیل ہوتی جا رہی ہے"..... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف سے پوچھا جائے"..... جولیا نے کہا۔

"وہ کیا بتا سکے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں بتا سکے گا۔ اسے ہمارے بارے میں تمام صورت حال ساتھ ساتھ معلوم ہوتی رہتی ہے تو اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... جولیا نے کہا تو عمران دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑا۔ اب وہ جولیا یا دوسرے ساتھیوں کو کیا بتاتا کہ ان کی عدم موجودگی میں وہ بلیک زیرو سے فون پر تفصیلی بات کر چکا تھا

"کیونکہ ڈاکٹر اسکن تو اسرائیل جا چکا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی کھینچ نہیں ہے"..... صفدر نے کہا۔

"جنہوں نے اس قدر احتیاط کی ہے کہ ڈاکٹر اسکن کو یہاں کارلیک ہاؤس نہیں بھیجا وہ وہاں اسے کھلا کیسے چھوڑ دیں گے۔ اس کی سختی سے نگرانی کی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں بھی یہ بات ہو کہ ہم اس کے پیچھے وہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہماری تلاش کی جارہی ہوگی اور چونکہ ڈاکٹر اسکن وہاں کسی علاقے تک محدود رہے گا اس لئے ہم چیک بھی ہو سکتے ہیں اور مارے بھی جا سکتے ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب اس لیبارٹری کو کیسے تلاش کیا جائے۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ فون نمبر سے اسے ٹریس نہیں کر سکتے حالانکہ لگتا ہے کہ آپ نے خاصا کام کیا ہے اس پر"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں میں نے کوشش کی ہے لیکن جب تک خلائی سیاروں میں نصب مشین کی ریج اور قوت کا علم نہ ہو یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا اور معمولی سی غلطی بھی ہمارے لئے بھیانک ثابت ہو سکتی ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"..... جولیا نے زچہ ہوتے ہوئے کہا۔

"شادی کرنی ہے۔ ویسے کھانا ہے اور پھر ہنی مون منانا ہے اور



جاتا..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تو پھر تم سوچو۔ بہر حال اب آگے تو بڑھنا ہی ہے“..... جولیا نے کہا۔

”صفدر نے میری جگہ سمجھا لی ہے۔ پہلے بھی اس کے سوچنے کی وجہ سے ہم قبرص میں مار تھا کے پاس پہنچ سکے تھے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ اسرائیل کے صدر سے فون پر اس انداز میں بات کریں کہ اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کوئی اشارہ مل سکے“..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ سب پلاننگ اسرائیل کے صدر کی ہے کہ ہم یہاں خوار ہوتے پھر رہے ہیں۔ اس کے باوجود تمہارا خیال ہے کہ وہ اشارہ دے گا“..... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

”عمران صاحب۔ اگر کسی چیز کو کیو فلاج کر دیا جائے تو اسے اوپن کرنے کے لئے کیا کیا جاتا ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اسے ٹریس کرنا پڑتا ہے“..... عمران نے کہا۔  
”اور ٹریس کیسے کیا جائے گا۔ کیا اخبار میں اشتہار دیا جائے گا“..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب تو واقعی یہ نوبت آگئی ہے کہ اخبار میں اشتہار دیا جائے کہ

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے جولیا کو جس انداز میں ٹریس کیا تھا اس کے بعد لامحالہ معاملات بگڑتے جائیں گے اور انہیں سدھارنے کا یہی طریقہ ہے کہ بلیک زیرو بطور ایکسٹو عمران کے مقابلے میں جولیا کی کھلے عام حمایت کر دے۔ اصل میں عمران نے دانستہ جولیا کے ساتھ ایسی بات کی تھی جس سے اسے شدید غصہ آجائے کیونکہ اس وقت اس کے ذہن میں یہ منصوبہ بھی تھا کہ وہ مار تھا کو اپنے مخصوص انداز میں ٹریس کر کے اور اسے پچکار کر اس کو مجبور کر دے گا کہ وہ ڈاکٹر اسکن کو کارلیک ہاؤس میں بلا لے یا لیبارٹری کا محل وقوع بتا دے اور ایسی ٹریسمنٹ کے دوران ظاہر ہے جولیا جب موجود ہوتی تو وہ واقعی اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گی اس لئے اس نے جان بوجھ کر اسے شدید غصے میں مبتلا کر دیا تھا لیکن بعد میں حالات ایسے ہوتے چلے گئے کہ اس کی ضرورت ہی باقی نہ رہی اس لئے عمران اکیلا رہائش گاہ پر واپس آیا تھا تاکہ بلیک زیرو کو فون کر کے معاملات کو دوبارہ نارمل کر سکے اور وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ اب جولیا کا موڈ نارمل ہو گیا تھا۔

”چیف بھی کیپٹن شکیل کے انداز کا نجومی ہے۔ جو کچھ میں سوچتا ہوں وہی کچھ وہ بھی سوچتا ہے۔ اب چونکہ میں نے اس بارے میں تو کچھ سوچا نہیں اس لئے نہ ہی کیپٹن شکیل کچھ بتا سکے گا اور نہ ہی تمہارا چیف۔ بے شک پوچھ لو۔ ورنہ وہ تجھے لیڈر بنا کر کیوں بھیجتا۔ ویس بیٹھے بیٹھے تمہیں ہدایات دیتا رہتا اور میرا چھوٹا سا چیک صاف بچالے

نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ - اوہ - ہاں واقعی - ویری گڈ - ویری گڈ گراہم - تم نے اتنی ذہانت سے کام لیا ہے - اوکے - میں چٹیک کرتا ہوں -" عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہے کہ اب تمہارا ذہن کام کرنا ہی چھوڑ گیا ہے -" جو نیا نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب سے میں نے تنویر کے راستے سے ہٹنے کی بات کی ہے سب پتہ ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے - نہ دماغ کام کرتا ہے اور نہ ہی دل - بس اندہ لاش بن کر رہ گیا ہوں -" عمران نے کہا تو جو نیا کے پیچھے پیچھے جگمگاہٹ سی ابھر آئی۔

"عمران صاحب - یہ سیکرٹری مارٹن کیا اس لیبارٹری کے محل وقوع سے واقف ہو گا -" صفدر نے شاید ایک بار پھر موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"اب یہ تو وہ خود ہی بتا سکے گا - صفدر تم تنویر کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس سیکرٹری مارٹن کو یہاں لے آؤ تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے -" عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ایک جیسے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

جو کوئی اسرائیل کی اس کیمر فلاج لیبارٹری کا پتہ بتائے گا اسے نقد انعام دیا جائے گا -" عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے - اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس -" عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں -" دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس - مائیکل بول رہا ہوں - کوئی خاص بات - کیوں فون کیا ہے -" عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل - اسرائیل سے ایک اطلاع ملی ہے کہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر اسکن قبرص میں اسرائیل کے فرسٹ سیکرٹری مارٹن کے ساتھ اسرائیل پہنچا ہے اور پھر وہ ایرپورٹ سے سیدھا پریذیڈنٹ ہاؤس گیا - وہاں اس کی ملاقات صدر سے ہوئی - اس ملاقات کے بعد ڈاکٹر اسکن اپنے آبائی شہر تاریت چلا گیا ہے اور اس کی انتہائی کڑی حفاظت اور نگرانی کی جا رہی ہے جبکہ مارٹن دوسری فلاح سے ہی واپس قبرص چلا گیا ہے -" گراہم نے کہا۔

"تو اس میں اہم بات کیا ہے -" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل - اس سیکرٹری مارٹن کو یقیناً اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو گا یا اس سے کوئی اشارہ مل سکتا ہے -" گراہم

بہنچانے کے لئے اسے سپیشل دے کھلوانا پڑا تھا لیکن واپس آکر اس نے بہر حال سب سے پہلے نہ صرف یہ سپیشل دے بند کر دیا تھا بلکہ اس نے لیبارٹری کو مکمل طور پر ریڈ الرٹ کر دیا تھا۔ اس کے باوجود ایک نامعلوم سی بے چینی اور اضطراب اس کے ذہن پر سوار تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”چیف سکیورٹی آفیسر مارگن بول رہا ہوں“..... مارگن نے کہا۔  
 ”ڈاکٹر ریمینڈ بول رہا ہوں مارگن“..... دوسری طرف سے بے تکلف انداز میں کہا گیا تو مارگن بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ ڈاکٹر ریمینڈ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں“..... مارگن نے بے چین سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ریمینڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”کیسی گڑبڑ۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ بیوی تو ڈاکٹر راسکن کی فوت ہوئی ہے اور پریشان تم ہو گئے ہو“..... ڈاکٹر ریمینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر راسکن تو رسمی طور پر اپنی بیوی کی موت کی رسومات میں شامل ہو رہا ہو گا ورنہ ڈاکٹر راسکن کے لئے تو مارتھا کی موت سب سے بڑی خوشخبری ہے۔ وہ تو مارتھا کے خوف کی وجہ سے وہ سب کچھ نہ کر سکتا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا“..... مارگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جہاڑی بات درست ہے۔ مارتھا اس پر ہر وقت کڑی نگاہ رکھتی

مارگن ڈاکٹر راسکن کو قبرص میں اسرائیل سفارت خانے کے اندر فرسٹ سیکرٹری مارٹن تک پہنچا کر واپس آیا تھا اور جب سے وہ واپس آیا تھا وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر کس طرح مارتھا تک پہنچے ہوں گے اور مارتھا سے انہوں نے کیا معلوم کیا ہو گا۔ یہ تو اسے بہر حال پہلے سے معلوم تھا کہ مارتھا سے انہوں نے یہاں کا فون نمبر معلوم کر لیا تھا تب ہی انہوں نے یہاں کالیں کی تھیں لیکن اسے بہر حال اس بات کا اطمینان تھا کہ خلائی سیارے سے منسلک ہونے کی وجہ سے وہ کسی صورت فون نمبر کے ذریعے لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکیں گے۔ ویسے وہ شروع سے ہی اس لیبارٹری سے متعلق تھا اس لئے ڈاکٹر راسکن اور اس کے ساتھیوں کی آمد سے قبل بھی وہ یہاں رہتا تھا لیکن اب بہر حال لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا اور ڈاکٹر راسکن کو سفارت خانے تک

”کیوں دل جلانے والی باتیں کر رہے ہو۔ یہاں تو سب بوڑھے  
 مائیس دان ہیں۔ ایک میں اور تم ان بوڑھوں میں پھنس گئے ہیں  
 آپ بھی کسی کو کیا معلوم ہو گا۔ پھر ڈاکٹر راسکن بھی یہاں موجود  
 نہیں ہے اور تم چیف سیکورٹی آفیسر ہو۔ کیا فرق پڑتا ہے۔“ ڈاکٹر  
 ریمینڈ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے۔“ مارگن نے مسکراتے  
 دئے کہا۔

”ارے تم رضامند ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری تمام شرطیں بغیر سنے  
 منظور ہیں۔“ ڈاکٹر ریمینڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”شرط یہ کہ خرچ تمہارا ہو گا۔“ مارگن نے کہا۔

”منظور ہے۔ بالکل منظور ہے۔“ ڈاکٹر ریمینڈ نے کہا۔  
 ”اوکے۔ پھر تیار ہو کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ میں سپیشل وے  
 ایلوٹا ہوں۔ اپنے اسسٹنٹ جیکب کو میں خود ہی ہدایات دے  
 گا۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں دشمن ایجنٹ تو سرے سے  
 پہچانتے ہی نہیں اور ہم گھوم پھر کر واپس بہر حال آ ہی جائیں گے۔“  
 مارگن نے کہا۔

”زندہ باد۔ تم واقعی بے حد اچھے دوست ہو۔ میں آ رہا  
 ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگن نے ہنستے ہوئے اوکے  
 لیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ ڈاکٹر ریمینڈ سے گفتگو کے بعد اس کی تمام  
 بے چینی اور اضطراب ختم ہو گیا تھا کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ

تھی۔ اسے دراصل ڈاکٹر راسکن کی فطرت کا علم تھا۔ بہر حال اب  
 ڈاکٹر راسکن ایک ہفتے بعد آئے گا اور یہاں لیبارٹری میں بھی کام اس  
 وقت شروع ہو گا۔ اس وقت تک کیا کریں یہ بتاؤ۔“ ڈاکٹر ریمینڈ  
 نے کہا۔

”کارڈ کھیلو، شراب پیو اور جی بھر کر سوؤ اور کیا کرنا ہے۔“ مارگن  
 نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

”کیا شراب پینے کے لئے ساتھی کا بندوبست نہیں ہو سکتا۔“ ڈاکٹر  
 ریمینڈ نے کہا تو مارگن ایک بار پھر زور سے ہنس پڑا۔

”کسیے ہو سکتا ہے۔ ہنگامی حالات ہیں۔ ریڈ الرٹ ہو چکا ہے۔  
 لیبارٹری کو کیو فلاج کر دیا گیا ہے اس کے باوجود تم ایسی بات کر  
 رہے ہو۔“ مارگن نے کہا۔

”چھوڑو مارگن۔ اگر تم چاہو تو یہ سب کچھ خاموشی سے ہو سکتا  
 ہے۔“ ڈاکٹر ریمینڈ نے کہا۔

”اوہ۔ نہیں ڈاکٹر ریمینڈ۔ ایسا تو سوچنا بھی غلط ہے۔ ایسا ممکن  
 ہی نہیں ہے۔“ ڈاکٹر ریمینڈ نے کہا۔

”چلو ساتھی اگر یہاں نہیں آ سکتا تو ہم دونوں چند گھنٹوں کے لئے  
 باہر تو جا سکتے ہیں۔ کہیں بیٹھ کر شراب پیئیں گے، گپ شپ کریں  
 گے اور پھر خاموشی سے واپس آ جائیں گے۔“ ڈاکٹر ریمینڈ نے کہا۔

”نہیں ڈاکٹر ریمینڈ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔“ مارگن نے  
 مسکراتے ہوئے کہا۔

لیبارٹری تو مکمل طور پر زیر زمین ہے اور کیمو فلارج کر دی گئی ہے اور دشمن ایجنٹ لاکھ کوشش کر لیں یہاں کا پتہ کسی طرح بھی معلوم نہیں کر سکتے اس لئے وہ خواہ مخواہ پریشان اور مضطرب ہو رہا ہے۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر کے اپنے اسسٹنٹ جیکب کو کال کیا تاکہ اسے سپیشل دے۔ کھلوانے کے ساتھ ساتھ مزید ہدایات دے سکے۔

رہائش گاہ کے تہ خانے میں کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی رسیوں سے بندھا ہوا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ یہ قبرص میں اسرائیلی سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری مارٹن تھا جسے اس کی رہائش گاہ سے صفدر اور تنویر بے ہوش کر کے اغوا کر لائے تھے۔ سفارت خانے کے قریب ہی ایک کالونی میں اس کی رہائش گاہ تھی اور یہ چونکہ آج ہی اسرائیل سے واپس آیا تھا اس لئے آج آفس سے اس کی چھٹی تھی اور یہ اپنی رہائش گاہ میں تھا کہ صفدر اور تنویر نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اندر بیڈ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے مارٹن کو وہ کار میں ڈال کر اس انداز سے نکال لائے تھے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا تھا۔ اس کی رہائش گاہ میں صرف دو ملازم تھے جو ظاہر ہے ہوش میں آنے کے باوجود صفدر اور تنویر کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتا سکتے تھے۔ عمران اور جولیا سامنے کرسیوں

نے کہا۔

"اچھا۔ میرا تو خیال ہے کہ روح کو فنا ہی نہیں کیا جاسکتا۔"  
عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ  
مزید کوئی بات ہوتی مارٹن کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے  
کیوں باندھا گیا ہے۔ تم کون ہو؟..... مارٹن نے ہوش میں آتے  
ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی  
لوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا  
ل رہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام مارٹن ہے اور تم قبرص میں اسرائیلی سفارت خانے  
کے سیکرٹری ہو؟..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔  
"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں۔"  
مارٹن نے کہا۔

"ایسی جگہ پر ہو جہاں تمہاری چیخیں بھی سننے والا کوئی نہیں ہے  
اس لئے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہارے جسم پر زخم ڈال کر ان میں  
ننگ بھر دیا جائے تو میرے سوالوں کے درست جواب دے دو۔  
ایسی صورت میں تمہیں خاموشی سے واپس تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا  
دیا جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی ورنہ دوسری صورت  
میں تمہاری لاش کسی گٹر میں تیرتی پھرے گی اور وہیں گل سڑ کر  
لپڑوں کی خوراک بن جائے گی۔..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں

پر موجود تھے جبکہ صفدر نے ایک شیشی کا دہانہ مارٹن کی ناک سے  
لگایا ہوا تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل باہر موجود تھے۔ چند لمحوں بعد  
صفدر نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب  
میں ڈالا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

"اب آپ دونوں اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کریں۔ میں باہر  
کا خیال رکھتا ہوں۔..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران  
کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تہہ خانے سے باہر  
چلا گیا۔

"کیا تم اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہو؟..... عمران نے جولیا  
سے کہا تو جولیا چونک پڑی۔  
"کیا تمہیں یقین ہے کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں علم ہو  
گا؟..... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اسے قطعاً علم نہیں ہو گا۔ اگر اسے علم ہو سکتا تو پھر  
اُدھے قبرص کو معلوم ہوتا۔..... عمران نے کہا۔  
"تو پھر تم اس سے کیا پوچھو گے؟..... جولیا نے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

"اب چونکہ تمہارا موڈ خوشگوار ہو گیا ہے اس لئے اب میرا ذہن  
بھی کام کرنے لگ گیا ہے۔ اب دیکھنا میں اس سے کیا پوچھتا  
ہوں۔..... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔  
"تم روح کو فنا کر دینے والی ایسی باتیں ہی نہ کیا کرو۔" جولیا

"اوہ - اوہ - ایکریمیا کے خلاف کچھ نہیں ہو رہا۔ ایکریمیا اور اسرائیل میں تو گہری دوستی ہے۔"..... مارٹن نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"ڈاکٹر اسکن کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن نے جلدی جلدی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"ڈاکٹر اسکن کس کے ساتھ سفارت خانے آیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

"ایک آدمی مارگن کے ساتھ - وہ اسے میرے پاس چھوڑ کر واپس چلا گیا اور میرے پوچھنے پر ڈاکٹر اسکن نے بتایا تھا کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔"..... مارٹن نے کہا۔

"اس مارگن کا حلیہ اور قد و قامت تفصیل سے بتاؤ۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن نے اس کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"کس چیز پر آئے تھے یہ دونوں۔"..... عمران نے پوچھا۔

"کارپر۔"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو آفس کے اندر ہو گے۔"..... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر اسکن کو اچانک اسے کوئی ہدایت دینے کا خیال آ گیا تو وہ باہر گیا۔ مجھے بھی اس کے ساتھ حفاظت کے لئے جانا پڑا اس لئے مجھے معلوم ہے۔"..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ کوئی ڈرائیور بھی تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

کہا۔

"اوہ - اوہ - تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ سب بتا دوں گا۔"..... مارٹن نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران نے جو تصویر کشی کی تھی اس نے شاید اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"تم ڈاکٹر اسکن کے ساتھ اسرائیل گئے تھے۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"تم - تم کون ہو۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔"..... مارٹن نے رک رک کر کہا۔

"ہم تمہیں ایشیائی نظر آ رہے ہیں۔ کیوں۔"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ - اوہ - مگر ڈاکٹر اسکن تو کہہ رہا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خوف کا۔ جب سے چھپ کر اسرائیل جا رہا ہے اور صدر صاحب نے بھی یہی کہا تھا۔ مگر تم تو ایکریمین ہو اور تمہارا لہجہ بھی ایکریمین ہے۔"..... مارٹن نے کہا۔

"ہم قبرص میں ایکریمین مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم سائنس دان ڈاکٹر اسکن کو انتہائی خفیہ طور پر اسرائیل چھوڑ کر دوسری فلاح سے ہی واپس آ گئے ہو تو ہم چونک پڑے اور ہم نے تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اس لئے اغوا کیا ہے کہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ یہ چھپ کر آخر کار روائی کیوں کی جا رہی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم ہی نہیں تو میں بتاؤں کیا“..... مارٹن نے کہا۔

”سوچ لو اچھی طرح۔ ہمیں تو کوئی جلدی نہیں ہے۔ تم نے ہم سے تعاون کیا ہے اس لئے تم زندہ بھی نظر آ رہے ہو اور اگر اسی طرح تعاون کرتے رہے تو زندہ بھی رہو گے ورنہ دوسری صورت میں جیسے میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ گٹھ کے کپڑے تمہاری لاش کھا جائیں گے اور دنیا بھول جائے گی کہ کوئی مارٹن بھی تھا“..... عمران نے کہا۔

”جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے لیکن تم کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک نہیں آیا“..... مارٹن نے کہا۔

”ڈاکٹر راسکن کی واپسی کب ہے“..... عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ رسومات مکمل ہوتے ہی واپس آجائیں گے۔ انہیں ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور اس سے زیادہ بھی“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر راسکن اس وقت کہاں ہو گا۔“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ میں تو انہیں بحفاظت پہنچا کر واپس آگیا تھا“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اب تم آرام کرو“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ مارگن خود کار ڈرائیو کر کے ڈاکٹر راسکن کو لے آیا تھا کیونکہ جب ہم آفس سے باہر آئے تو وہ کار میں اکیلا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا“..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کار کی تفصیل بتاؤ“..... عمران نے کہا تو مارٹن نے کار کی تفصیل بتا دی۔

”کار کار جسٹیشن نمبر کیا تھا“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو دیکھا ہی نہیں“..... مارٹن نے جواب دیا تو عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ اس نے صرف کار کارنگ، میک اور ماڈل بتایا تھا اور یہ عام سی کار تھی جو قبرص کی خاصی مقبول کار تھی اور شاید قبرص کی سڑکوں پر موجود ڈریفٹک میں پچھتر فیصد سے زیادہ تعداد اس کار کی تھی۔

”کوئی ایسی نشانی بتاؤ اس کار کی کہ اسے فوری اور یقینی طور پر پہچانا جاسکے“..... عمران نے کہا تو مارٹن نے انکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چونک کر انکھیں کھول دیں۔

”مجھے یاد آگیا ہے۔ اس کی فرنٹ سکرین کے کونے میں ایک خوبصورت عورت کی تصویر کا سنیکر لگا ہوا تھا۔ اس تصویر میں وہ عورت ایک سیاہ رنگ کے سانپ کو پکڑے ہوئے تھی اور عقب میں کسی دوا کا نام تھا جو مجھے یاد نہیں“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”دیکھو۔ ہم نے لیبارٹری کو چیک کرنا ہے اس لئے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کوئی ٹپ دے دو“..... عمران نے کہا۔



"نہیں۔ مارٹن کو تو وہ گھاس بھی نہیں ڈالے گا۔ ڈاکٹر اسکن

بن کر بات کروں گا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر اسکن اسے پہلے ہی اسرائیل سے کال

کر چکا ہو"..... جو لیا نے کہا۔

"دیکھو۔ بہر حال کوئی نہ کوئی نتیجہ شاید نکل ہی آئے۔" عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز قدم اٹھاتا کوٹھی سے باہر آگیا۔

قریب ہی ایک مینی مارکیٹ تھی اور وہاں پبلک فون بوتھ موجود

تھے۔ عمران کو کوٹھی کے فون سے کال کرتے ہوئے اچانک خیال آ

گیا تھا کہ لیبارٹری میں ایسا آلہ موجود ہو سکتا ہے جس سے کال

کرنے کی وجہ سے یہ چمیک بھی ہو سکتا ہے کہ کال کہاں سے کی جا

رہی ہے۔ ایسی صورت میں ان کے لئے مسہ بن سکتا ہے۔ اس

خیال کے تحت اس نے پبلک فون بوتھ سے بات کرنے کا سوچا تھا۔

مینی مارکیٹ پہنچ کر وہ پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھا اور اس نے

جیب سے سکے نکال کر مشین میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر اس نے

تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر اسکن بول رہا ہوں"..... عمران نے ڈاکٹر اسکن کی

آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفسر جیکب بول رہا ہوں

سر"..... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے آزاد کر دو"..... مارٹن نے کہا۔

"میرے ساتھی آکر تمہیں آزاد کر دیں گے اور چھوڑ بھی آئیں

گے"..... عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ جو لیا

بھی خاموشی سے اٹھی اور باہر چل پڑی۔ اس کے پھرے پر قدرے

مایوسی لگی جھلکیاں موجود تھیں کیونکہ ظاہر ہے عمران مارٹن سے کوئی

کام کی بات معلوم نہ کر سکا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہوا۔"

باہر موجود صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے۔ بہر حال تنویر سے کہو کہ اسے

آف کر دے اور اس کی لاش یہاں سے کچھ دور پھینک آئے۔ اس نے

ہمیں دیکھ لیا ہے اور یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا

ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرے میں داخل ہو

کر ایک کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز پر موجود فون کارسیور اٹھایا ہی

تھا کہ پھر واپس رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم سب یہیں رکو۔ میں باہر جا کر پبلک فون بوتھ سے کال کر

لوں"..... عمران نے کہا۔

"کہاں کال کرنی ہے تم نے"..... جو لیا نے کہا۔

"اس مارگن سے بات کرتا ہوں۔ وہ یقیناً لیبارٹری میں موجود ہو

گا۔ شاید کوئی بات بن جائے"..... عمران نے کہا۔

"مارٹن بن کر بات کرو گے"..... جو لیا نے کہا۔

"عام طور پر وہ کہاں جاتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔  
 "جی مجھے نہیں معلوم"..... جیکب نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں کل فون کروں گا"..... عمران نے کہا اور اس نے رسیور ہک میں ڈالا اور پھر فون بوتھ سے نکل کر واپس رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ تنویر مارٹن کو ہلاک کر کے اس کی لاش کہیں پھینکنے گیا ہوا تھا۔

"کیا ہوا۔ فون سے کچھ کام بنا"..... جولیانے کہا۔  
 "ہاں۔ لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر مارگن کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ لیبارٹری کے کسی ڈاکٹر ریمینڈ کے ساتھ شہر گیا ہوا ہے اور اگر یہ ہمارے ہاتھ لگ جائے تو پھر نہ صرف لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے گا بلکہ پوری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی اور یہ قدرت کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے"..... عمران نے کہا۔

"کہاں ہو گا وہ"..... جولیانے پوچھا۔  
 "یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ صرف اتنی ٹپ ملی ہے کہ وہ کسی کلب میں ہو گا اس لئے ہمیں کلب چیک کرنے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے حلیئے اور قد و قامت کے بارے میں کنفرمیشن کر لی ہے تم نے"..... جولیانے کہا۔

"یہ بات میں نے اس لئے نہیں پوچھی کہ جیکب ظاہر ہے انتہائی

"چیف سیکورٹی آفیسر مارگن سے بات کراؤ"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ - وہ - سر - وہ تو شہر گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"شہر گئے ہیں۔ کیوں اور کہاں گئے ہیں"..... عمران نے کہا۔  
 "یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب۔ البتہ وہ ڈاکٹر ریمینڈ کے ساتھ شہر گئے ہیں اور رات گئے ان کی واپسی ہو گی سر"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس چیز پر گئے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔  
 "کار پر جناب"..... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں جواب دیا گیا جیسے جیکب کو عمران کے اس سوال کی سمجھ نہ آئی ہو۔  
 "احتمق آدمی اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ کس کار پر گئے ہیں سیکورٹی کار پر یا"..... عمران نے کہا۔

"جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایک ہی کار ہے جناب۔ اس پر گئے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "جہاں وہ گئے ہیں وہاں کا فون نمبر بتاؤ تاکہ اس سے رابطہ ہو سکے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب۔ کسی کلب میں ہی گئے ہوں گے"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

بلیک ہو جائے گی۔..... جو لیا نے کہا اور پھر تنویر کی واپسی پر وہ سب ۱۵ میں سوار ہوئے اور اپنی رہائش گاہ سے نکل پڑے۔ عمران نے دانگی سے پہلے نقشے کی مدد سے کلبوں کو چیک کر لیا تھا اور سکا پر میں آکر بیٹا دو درجن کلب تھے۔ عمران نے رہائش گاہ سے ان کے فاصلوں کے مطابق انہیں باقاعدہ نمبر دیئے تھے تاکہ باری باری ان کو چیک لیا جاسکے۔

"عمران صاحب۔ صرف ماڈل اور میک سے کیسے چیکنگ ہوگی۔ اس ماڈل، میک اور رنگ کی تو بے شمار کاریں ہوں گی۔" عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ جو لیا اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

"اس پر موجود سنیکر کی مدد سے"..... عمران نے کہا اور پھر واقعی ان کی چیکنگ کا کام شروع ہو گیا۔ وہ کلب سے باہر اپنی کار روکتے اور پھر عمران اور جو لیا نیچے اتر کر کلب کی پارکنگ کی طرف بڑھ جاتے اور وہاں موجود کاروں کو چیک کر کے وہ باہر آ جاتے جبکہ کسی کلب میں عمران اور جو لیا کی بجائے صفدر اور کیپٹن شکیل جاتے اور کسی کیپٹن شکیل اور تنویر جاتے۔ اسی طرح باری باری سب ہی چیکنگ کر رہے تھے لیکن ابھی تک وہ مخصوص سنیکر انہیں کہیں نظر نہ آیا تھا۔ البتہ دو گھنٹوں کی محنت کے بعد جیسے ہی ان کی کار راسٹر

مشکوک ہو جاتا۔ میں نے ڈاکٹر راسکن بن کر بات کی تھی اور ڈاکٹر راسکن ظاہر ہے مارگن سے اچھی طرح واقف ہے۔ البتہ مارٹن سے اس کا حلیہ اور قد و قامت معلوم ہوا ہے۔ وہ تم نے بھی سن لیا تھا"..... عمران نے کہا تو جو لیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہاں سکا پر میں تو سینکڑوں کلب ہوں گے۔ ہم کس کس کو چیک کرتے رہیں گے" جو لیا نے کہا۔

"ہم نے انہیں چیک نہیں کرنا کیونکہ اس طرح وہ کیسے مل سکتے ہیں کیونکہ اس کے لئے کلب میں داخل ہو کر ہال میں موجود ہر آدمی کو چیک کرنا پڑے گا اور کلبوں میں سپیشل روم بھی ہوتے ہیں اور بقول تمہارے سینکڑوں کلبوں میں چیکنگ تو مہینوں مکمل نہیں ہو سکتی اور انہوں نے چند گھنٹوں بعد واپس چلے جانا ہے۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسے چیکنگ ہوگی"..... جو لیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم ان کی کار چیک کریں گے اور جس کلب میں بھی وہ کار نظر آئے اسے نگرانی میں رکھیں گے۔ اس کے بعد اس کار کا تعاقب کرتے ہوئے ہم اس کیو فلاں لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے اور اس طرح یہ لائنل مسئلہ حل ہو جائے گا"..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ ویری گڈ واقعی۔ یہ واقعی انتہائی بہترین طریقہ ہے۔ کار

لطف آنے والے دونوں آدمی اس کار میں بیٹھ چکے تھے اور چند لمحوں  
اس کار سٹارٹ ہو کر ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

”علیئے کے مطابق تو ڈرائیور مارگن تھا“..... جولیانے کہا۔

”ہاں۔ ڈرائیونگ کرنے والا مارگن ہے۔ میں نے اسے دیکھتے  
ہی پہچان لیا ہے۔ ہم بروقت پہنچے ہیں۔ اگر ہمیں تھوڑی سی بھی دیر ہو  
جاتی تو یہ کلیو بھی ہاتھ سے گیا تھا“..... عمران نے کہا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ یہ لیبارٹری ہی جائیں گے؟“..... عقبی  
سیٹ پر بیٹھے صفدر نے کہا۔

”کہیں نہ کہیں تو جائیں گے۔ ٹیلی ویو بنن کی وجہ سے اب کار  
ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتی“..... عمران نے جواب دیا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کے ڈیش بورڈ کو کھول کر اس میں  
سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے کار کے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔

اس آلے کے نچلے حصے میں ایسا مواد موجود تھا کہ وہ ڈیش بورڈ سے  
نہ خود چمٹ گیا تھا۔ عمران نے اس پر موجود ایک بنن پریس کیا تو

اس کی چوڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک چھوٹا سا نقشہ  
اُبھر آیا۔ اس پر ایک کونے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ چمک رہا تھا

وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ عمران نے یہ مخصوص ڈیسکٹو اور اس  
کار سیونگ آپریشن یہاں سے ہی خرید ا تھا اس لئے اس رسیونگ

سیٹ میں یہاں کا نقشہ ہی فیڈ کیا گیا تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی  
اور پھر وہ کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ اس علاقے سے نکل کر

ناٹ کلب کے قریب جا کر رکی تو عمران اچانک چونک پڑا کیونکہ

ان کے آگے وہی ماڈل اور اسی میک اور کھر کی کار موجود تھی جس کی  
انہیں تلاش تھی۔ کار روک کر عمران تیزی سے نیچے اترا اور تیزی سے

کار کے فرنٹ کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں یہ  
دیکھ کر سبے اختیار چمک اٹھیں کہ کار کی فرنٹ سکرین پر ایک کونے

میں وہ مخصوص سنٹیکر موجود تھا جس میں ایک عورت ہاتھ میں سیاہ  
رنگ کا سانپ پکڑے کھڑی تھی اور پیچھے کسی دوا کا نام لکھا ہوا تھا

عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس  
لیا اور اس کار کی طرف آگیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بنن

نکالا اور اس پر انگلی پھیر کر اس نے اسے اس کار کے عقبی بمر کے نچلے  
حصے میں لگا دیا اور پھر مڑ کر اپنی کار کی طرف آگیا۔

”یہ سامنے والی کار ہماری مطلوبہ کار ہے۔ میں نے اس کے عقبی  
بمر کے نیچے ٹیلی ویو بنن لگا دیا ہے اس لئے اب یہ کم نہیں ہو سکتی

البتہ اب اندر جا کر اس مارگن کو چیک کر لیں“..... عمران نے کہا  
تو جولیانے نیچے اترا آئی۔

”میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں“..... جولیانے کہا اور پھر اس  
سے پہلے کہ وہ کوئی قدم اٹھاتے اچانک سامنے سے دو آدمی تیز تیز قدم

اٹھاتے اس کار کی طرف آتے دکھائی دیئے تو عمران نے جولیانے کو کار  
میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ

گیا۔ جولیانے خاموشی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ سامنے والی کار کی

سائن موجود تھا اور کھلے ہوئے پھانگ سے بے شمار نو عمر نوجوان آجا رہے تھے۔

"یہ ہاسٹل ہے یہاں نقطہ بکھا ہے"..... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو وہاں رکنے کا کہہ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر ایک مسلح چوکیدار موجود تھا۔

"کیا یہ ہاسٹل پرائیویٹ ہے یا حکومت کا ہے"..... عمران نے چوکیدار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی پرائیویٹ ہے یہاں قبرص میں پرائیویٹ ہاسٹلوں کی تعداد حکومتی ہاسٹلوں سے زیادہ ہے۔ آپ نے بچے داخل کرانے ہیں۔ آپ بے شک کرا دیں یہاں بچوں کے لئے ہر سہولت کا خیال رکھا جاتا ہے"..... چوکیدار نے باقاعدہ سلیز شروع کر دی۔

"کتنی تعداد ہو گی بچوں کی اس وقت ہاسٹل میں"۔ عمران نے کہا۔

"جی بہت بڑا ہاسٹل ہے۔ یہ قبرص کا دوسرا بڑا ہاسٹل ہے۔ سب سے بڑا ہاسٹل تو لائنگ فیلڈ ہے لیکن پرنسٹن ہاسٹل بھی کم نہیں ہے۔ اس میں اس وقت ہر کلاس کے پانچ سو سے زائد بچے داخل ہیں"۔ چوکیدار نے بڑے فخر سے کہا۔

"کیا اس عمارت کے نیچے تہہ خانے بھی ہیں"۔ عمران نے کہا۔  
 "تہہ خانے۔ کیوں۔ تہہ خانوں کی ہاسٹل میں کیا ضرورت ہے"۔ چوکیدار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

ایک لمبا چکر کاٹ کر ایک اور کمرشل علاقے میں پہنچ گئے لیکن اچانک عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اچانک نقطہ چلنا بند ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا"..... عمران نے کار سائیڈ میں کر کے روکی اور پھر آگے کی طرف جھک کر نقشے کو غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر وہ حصہ پھیلتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ نقطہ وے برج روڈ کے آخر میں بند ہوا ہے۔" عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کچھ کیوں گیا ہے۔ اسے بکھنا تو نہیں چاہئے۔ چاہے کار کہیں بھی ہو۔ یہ تو آن رہے گا"۔ جو لیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "میرے خیال میں کار لیبارٹری کے اندر پہنچ گئی ہے اور وہاں موجود سائنسی انتظامات نے ڈیٹکنو کو خود بخود آف کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو جو لیا اور عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پھر اب کہاں تلاش کیا جائے اسے۔ اور کیسے"۔ صفدر نے کہا۔  
 "یہ نقطہ جہاں جا کر بکھا ہے وہ وے برج روڈ کا آخری حصہ ہے اور نقشے میں اس حصے پر سنوڈنٹس کا ہاسٹل دکھایا گیا ہے۔ آؤ دیکھتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ اس پر پرنسٹن سنوڈنٹس ہاسٹل کا کافی بڑا نیون

"وہی ہی پوچھ رہا تھا"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جتنا سہاں کمرے ہیں اور بس"۔ چوکیدار نے کہا۔

"اوکے۔ کل دن میں آکر وارڈن سے ملوں گا"..... عمران نے

کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر انہوں نے اس عمارت کے گرد چکر لگایا۔ اس

کے چاروں طرف سڑکیں تھیں۔ آگے چوک کے بعد دوسرا ایریا شروع

ہو جاتا تھا۔

"اس عمارت کے نیچے تو لیبارٹری نہیں ہو سکتی کیونکہ اوپر

نوجوان لڑکوں کا ہاسٹل ہے اور لڑکوں کی حیات بے حد تیز ہوتی

ہیں۔ کیمیکلز کی بویا مشینری کی دھمک انہیں بہر حال محسوس ہو

جاتی"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"..... جو لیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب واپس چلا جائے۔ کل پھر ٹرائی کریں

گے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آگے کاراؤنڈ لگالیں۔ ہو سکتا ہے کسی تکنیکی

غرابی کی وجہ سے لنک ختم ہو گیا ہو"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے لیکن اس طرح راؤنڈ سے تو ظاہر ہے یہ

لیبارٹری نظر نہیں آ سکتی۔ بہر حال یہ ایریا اب خصوصی طور پر چیک

کرنا پڑے گا"..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب واپس آکر کار میں

بیٹھ گئے۔ عمران نے ڈیش بورڈ پر موجود رسیونگ سیٹ اٹھا کر اسے

واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار موڑ کر واپس اپنی رہائش گاہ کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہونٹ پیچھے ہوئے تھے کیونکہ ایک لحاظ

سے وہ عین آخری لمحے میں ناکام ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس مارگن کو اب ہم نے بھی دیکھ لیا ہے۔ ہم

کل یہاں آکر اس کے علیحدہ کی مدد سے یہاں چیننگ کریں گے۔ مجھے

یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں سے بہر حال اس کا نشان مل جائے

گا"..... صفدر نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ جس کلب کے پاس اس کی کار موجود تھی

وہاں سے معلومات حاصل کی جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا وہاں کوئی

جاننے والا مل جائے اور اس کی وجہ سے اس کا کھوج بھی لگایا جا

سکے"..... کیپٹن ٹنکھیل نے کہا۔

"عمران کو شوق ہے تعاقب کا اور پیچھے بھاگنے کا۔ وہیں سڑک پر

ہی اس کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ معلوم کیا جاسکتا تھا"۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں کی پولیس انتہائی تیز ہے۔ وہ چند لمحوں میں ہی ہماری

گردنیں دبا لیتی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوتا۔ ان سے تو جان چھوڑا لیتے لیکن اس فصول بھاگ

دوڑ سے تو جان چھوٹ جاتی"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو

سب اس کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑے۔

پہلے مشین روم میں گئے جہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور وہ سب کام کر رہی تھیں۔ ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی سٹول پر چڑھا بیٹھا تھا جبکہ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا کین تھا جس میں ایک بہت بڑی کنٹرولنگ مشین تھی۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی میز اور اس کے پیچھے چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ مارگن اور جیکب دونوں تیز قدم اٹھاتے اس شیشے والے کین میں داخل ہوئے تو ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام ڈینس تھا بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ ساری مشینیں لیبارٹری کے حفاظتی نظام سے متعلق تھیں اور ڈینس اس کا انچارج تھا۔

"یہ جیکب کیا کہہ رہا ہے ڈینس؟"..... مارگن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"جیکب درست کہہ رہا ہے باس۔ میں نے انٹرکام پر اسے اطلاع دی ہے اور پھر اس نے خود یہاں آکر چیکنگ کی ہے اور اس کے بعد ہی آپ کو بتانے گیا تھا"..... ڈینس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک کونے میں موجود سکرین جھمکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک کار نظر آرہی تھی اور یہ وہی کار تھی جس میں مارگن اور ڈاکٹر ریمینڈ شہر گئے تھے اور ابھی واپس آئے تھے۔ اس کار کے عقبی بمر کے نیچے سکرین پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل

مارگن ڈاکٹر ریمینڈ کو راہداری میں چھوڑ کر واپس اپنے آفس میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور جیکب اندر داخل ہوا۔  
"کیا ہوا جیکب؟"..... مارگن نے اس کا متوحش چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کی کار کے عقبی بمر کے نیچے ایون زیردہیلی ویو ڈیٹیکٹو موجود ہے"..... جیکب نے کہا تو مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے سرخ سا ہو گیا تھا۔  
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟"..... مارگن نے رک رک کر کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ریڈ الرٹ کی وجہ سے وہ نہ صرف خود بخود آف ہو گیا بلکہ اسے جیکب کر لیا گیا۔ آئیے"..... جیکب نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر وہ

ڈینس نے کہا۔

"کیا وہ رسیونگ سیٹ آن ہے جو اس سے رابطہ ہو گیا ہے۔"  
مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
"نہیں باس۔ رابطہ اس کے اندر موجود مخصوص طاقتور بیٹری سے ہوا ہے۔" ڈینس نے جواب دیا۔  
"پھر تو وہ یہاں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔"..... مارگن نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں باس۔ ان کے پاس ہماری طرح انتہائی طاقتور مشین موجود نہیں ہے۔"..... ڈینس نے جواب دیا تو مارگن نے اشبات میں سر ہلادیا پھر وہ مسلسل اس حرکت کرتے ہوئے نقطے کو دیکھتے رہے۔  
"باس۔ راسٹر کلب کے سامنے کار رک گئی ہے۔"..... نقطہ کے اچانک رک جانے پر ڈینس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ وہاں سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے لیکن انہیں وہاں سے ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ میں ڈاکٹر ریمینڈ کو لے کر اسی لئے اس کلب میں گیا تھا کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ہم دونوں پہلی بار وہاں گئے تھے۔"..... مارگن نے کہا تو جیکب نے اشبات میں سر ہلادیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد نقطہ ایک بار پھر حرکت میں آگیا۔

"لیکن انہیں ہماری کار کے بارے میں کیسے معلوم ہوا اور یہ

بجھ رہا تھا۔

"یہ دیکھیں باس۔ مشین اس ایون زیرو ٹیلی ویو ڈیسکٹو کو ظاہر کر رہی ہے۔ ویسے یہ ریڈ الرٹ کی وجہ سے اس وقت آف ہو گیا تھا جب آپ سپیشل وے میں داخل ہوئے۔"..... ڈینس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ مارک کیا گیا ہے اور اگر یہاں ریڈ الرٹ نہ ہوتا تو یہ لوگ ہمارے پیچھے یہاں پہنچ چکے ہوتے۔ ویری بیڈ۔"..... مارگن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔  
"باس۔ آپ ان لوگوں کو اس بٹن سے ٹریس کر سکتے ہیں۔"  
ڈینس نے کہا تو مارگن بے اختیار چونک پڑا۔  
"اوہ۔ وہ کیسے۔"..... مارگن نے کہا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے سامنے انہیں ٹریس کرتا ہوں۔"  
ڈینس نے کہا تو مارگن اور جیکب دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو ڈینس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور سکریں جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکریں پر سکا پر کا نقشہ پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا اور ایک کونے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ نہ صرف جل بجھ رہا تھا بلکہ آہستہ آہستہ حرکت بھی کر رہا تھا۔

"یہ اس ایون زیرو ٹیلی ویو ڈیسکٹو کا رسیونگ سیٹ ہے جو کاشن دے رہا ہے اور حرکت کرنے کا مطلب ہے کہ یہ کسی کار میں موجود ہے اور کار حرکت میں ہے۔ یہ کار اس وقت پارک روڈ پر موجود ہے۔"



Scanned & PDF Copy by RFI

کس طرح راسٹر کلب پہنچ گئے۔..... چند لمحوں بعد مارگن نے کہا لیکن ظاہر ہے جیکب اور ڈینس دونوں خاموش رہے۔

”جیکب۔ کیا میری عدم موجودگی میں کسی کا فون آیا تھا۔“  
 اچانک مارگن نے ساتھ بیٹھے ہوئے جیکب سے چونک کر پوچھا۔  
 ”یس باس۔ ڈاکٹر راسکن کی کال آئی تھی اسرائیل سے۔“ جیکب نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر راسکن کی کال اسرائیل سے۔ کیا کہہ رہے تھے وہ۔“  
 مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیکب نے ڈاکٹر راسکن سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا تم نے جیکب کیا تھا کہ کال واقعی اسرائیل سے کی جا رہی تھی۔“..... مارگن نے کہا۔

”میں نے جیکب تو نہیں کی تھی لیکن ڈاکٹر راسکن بہر حال اسرائیل میں موجود ہیں۔“..... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”جا کر جیکب کر کے آؤ۔ کال ابھی مشین کی میموری میں موجود ہو

گی۔ جاؤ۔..... مارگن نے کہا تو جیکب تیزی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا شیشے والے کبین سے نکل کر ہال سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا۔

”باس۔ یہ لوگ ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں گئے ہیں۔“..... اچانک ڈینس نے کہا۔

”ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک۔“..... مارگن نے کہا اور ہونٹ بھیچ لئے۔ نقطہ اب ایک جگہ مسلسل چمک رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جیکب واپس آیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے

”باس۔ میں نے جیکب کیا ہے۔ حیرت انگیز رزلٹ ہے۔ کال ہمیں سکاپر سے ہی کی جا رہی تھی اور کال پوائنٹ ویسٹ کالونی کے قریب مٹی مارکیٹ کا ایک پبلک فون بوتھ ہے۔“..... جیکب نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور انہوں نے ڈاکٹر راسکن کی آواز اور لہجے میں بات کی ہے۔ اوہ۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔ انہوں نے ہماری عدم موجودگی میں یہاں تم سے بات کی اور تم نے انہیں بتایا کہ ہم شہر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کسی طرح کار کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس طرح انہوں نے راسٹر کلب کے سامنے موجود ہماری کار میں ایون زبرد ٹیلی ویو ڈیسکٹوٹ کر دیا اور چونکہ سپیشل وے میں داخل ہوتے ہی ٹیلی ویو بشن آف ہو گیا اس لئے یہ لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکے اور واپس راسٹر کلب گئے اور وہاں سے اس کو ٹھی میں چلے گئے۔“..... مارگن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس۔ انہیں محل وقوع کا تو علم نہیں ہوا ہو گا۔ اب یہ یہاں کا جائزہ لیں گے۔“..... جیکب نے کہا۔

”ہاں۔ یقیناً یہ صبح یہاں آئیں گے لیکن میں اس سے پہلے ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ڈینس تم نے انہیں مسلسل

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک فوری کام آن پڑا ہے اور کام بھی تمہارے مطلب کا ہے۔ حکومت اسرائیل کا کام ہے اور معاوضہ منہ مانگا لے گا۔" مارگن نے کہا۔

"حکومت اسرائیل کا کام۔ اودہ۔ کیا کام ہے۔ بتاؤ۔" بلسن نے کہا۔

"ایک رہائش گاہ میں چند افراد موجود ہیں۔ ان کا خاتمہ کرنا ہے۔" مارگن نے کہا۔

"اودہ۔ یہ تو انتہائی معمولی کام ہے۔ میں سمجھا کہ تم نے حکومت کی بات کی ہے اس لئے کوئی بڑا کام ہو گا۔" بلسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم معاوضہ بڑے کام کالے لینا۔" مارگن نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ دس لاکھ ڈالر بھجوا دو۔ کام ہو جائے گا۔" بلسن نے کہا۔

"پانچ لاکھ ڈالر ملیں گے بلسن اور یہ بھی بہت ہیں۔ اس سے بھی بہت کم رقم پر یہ کام ہو سکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ بلسن انتہائی ذمہ دار ہے اس لئے میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دوں گا لیکن کام حتمی طور پر اور فوری طور پر ہونا چاہئے۔" مارگن نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ بولو کہاں ہیں یہ لوگ۔" بلسن نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

چیک کرتے رہنا ہے۔ اگر کار کو ٹھکی سے باہر آئے تو اسے چیک کرتے رہنا اور مجھے انٹرکام پر اطلاع دینا۔ میں اب آفس میں رہوں گا۔" مارگن نے کہا۔

"میں باس۔" ڈینس نے کہا تو مارگن اٹھ کر تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیکب اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد مارگن اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر ریڈارٹ کو چیک کرتے رہو۔" اچانک مارگن نے جیکب سے کہا تو جیکب سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا۔ مارگن نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سر کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی

لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"مارگن بول رہا ہوں۔ ماسٹر بلسن سے بات کراؤ۔" مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کرو۔" دوسری طرف سے اسی طرح خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ بلسن بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا گیا لیکن آواز مختلف تھی۔

"مارگن بول رہا ہوں بلسن۔" مارگن نے کہا۔

"اودہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی کام۔" دوسری طرف سے

”ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ الے بلاک میں یہ سن  
لو کہ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ اور انہیں  
پوری دنیا میں سب سے خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ چار پانچ افراد ہوں  
گے۔ تم نے انہیں اچانک اور یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے۔“ مارگن  
نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں۔“  
بلسن نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ اس طرح ان کے بچ نکلنے کا سکوپ رہ جائے گا کیونکہ  
یہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں۔“..... مارگن نے کہا۔  
”تو پھر ایسا ہے کہ پہلے اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے  
والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دوں گا اور پھر انہیں ہلاک  
کر دوں گا اس طرح کام یقینی اور محتاط انداز میں ہو جائے گا۔“ بلسن  
نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن انہیں ہلاک کر کے تم نے ان کی لاشیں اٹھا کر اپنے  
کسی اڈے پر لے جانی ہیں تاکہ میں وہاں پہنچ کر خود انہیں چیک کر  
سکوں۔“..... مارگن نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔“..... بلسن نے  
اس بار عصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ بات نہیں ہے۔ یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں کہ ان کی  
لاشیں اسرائیلی حکمرانوں کے پاس بھجوانا پڑیں گی تاکہ انہیں یقین آ

گئے کہ یہ لوگ واقعی ہلاک ہو گئے ہیں اور ابھی صرف اطلاع ہے کہ  
یہ وہی لوگ ہیں اس لئے انہیں اسرائیل بھجوانے سے پہلے میں خود  
دیکھنا چاہتا ہوں۔“..... مارگن نے کہا۔  
”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لیکن وہ رقم..... بلسن نے کہا۔  
”رقم میں خود لے کر آؤں گا۔ تم بے فکر رہو۔“..... مارگن نے  
کہا۔

”تم اپنا فون نمبر بتا دو تاکہ میں تمہیں اطلاع کر دوں۔“ بلسن  
نے کہا تو مارگن نے اسے نمبر بتا دیا۔  
”اوکے۔ میں جلد ہی تمہیں اطلاع دوں گا۔“..... بلسن نے جواب  
دیا تو مارگن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر  
گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بلسن  
سکا پر کا سب سے خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پاس پیشہ ور  
قاتلوں کا بڑا گروپ ہے اور یہ کام اس کے لئے اتنا ہی آسان ہو گا جتنا  
کہ کسی عام آدمی کے لئے لباس تبدیل کرنا اس لئے اس نے بلسن کا  
بی انتخاب کیا تھا کہ کام سو فیصد یقینی اور انتہائی محفوظ انداز میں ہو  
جائے گا۔

ہزار ہویں حصے میں اس کے ذہن میں گھوم گیا۔ اس نے بے اختیار مانول کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک تہہ خانے میں لکڑی کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو بھی کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی طرح عام سی کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے لیکن ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آگیا ہے۔ تہہ خانے کا دروازہ بند تھا اور تہہ خانے میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ عمران نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکنا شروع کر دیا تاکہ ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر آجائیں اور وہ ان کی مدد سے رسیوں کو کاٹ کر ان سے نجات حاصل کر سکے۔ ویسے اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ انہیں اس طرح بے ہوش کرنے والے کون ہیں اور وہ کیسے ان کی رہائش گاہ تک پہنچ گئے۔ ابھی وہ رسیاں کاٹنے میں مصروف تھا کہ اچانک تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی اندر داخل ہوا لیکن اس کا انداز اور چہرے ہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا کا عام سا بد معاش اور غنڈہ ہے۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔

"تم ہوش میں ہو۔ کیسے۔ کیوں۔۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے اور کیوں کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ بس اچانک میری

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ کے بڑے کمرے میں موجود تھا اور وہ سب لیبارٹری کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کیونکہ واپسی پر انہوں نے راسٹر کلب کو بھی چیک کر لیا تھا لیکن وہاں کوئی بھی مارگن سے واقف نہیں تھا اس لئے وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے۔ ان سب کا خیال تھا کہ جہاں نقطہ جلنے بجھنے سے آف ہوا تھا وہیں اس علاقے میں ہی لیبارٹری کا کوئی ایسا راستہ ہے جس میں حفاظتی سائنسی آلات نصب ہیں اس لئے ٹیلی ویو ڈیسکوں وہاں پہنچتے ہیں خود بخود آف ہو گیا اس لئے اب وہ سب بیٹھے اسے ٹریس کرنے کے متعلق بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک ان کی ناک سے نامانوس سی بو نکل آئی اور عمران نے لاشعوری طور پر سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن فوراً ہی گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ یہ سارا منظر ایک لمحے کے

ایجنٹ جو انتہائی خطرناک لوگ ہیں، موجود ہیں اس لئے میں وہاں جا کر پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی کس فائر کروں اور پھر تم لوگوں کو اٹھا کر یہاں لے آؤں اور کرسیوں پر باندھ کر اسے اطلاع دوں۔ پھر باس بلسن یہاں آئے گا اور تمہیں اپنے سامنے ہلاک کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اب چونکہ باس بلسن آنے والا ہے اس لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ باس بلسن کہیں ناراض نہ ہو جائے کہ تم بسے خطرناک لوگوں کو اکیلے کیوں چھوڑا ہے۔..... برا سکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لفظ خطرناک تمہارے ذہن پر سوار ہو گیا ہے ورنہ ہم تو بڑے معصوم سے لوگ ہیں اور دوسری بات یہ کہ ہمارا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے۔ یہ تو شاید کوئی ایشیائی ملک ہے مگر ہم تو افریقین ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"ماسٹر بلسن نے جو کچھ بتایا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اب یہ ماسٹر بلسن جانتا ہو گا کہ وہ کیوں تمہیں پاکیشیائی کہہ رہا ہے۔" برا سکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا باس بلسن یہاں آکر ہم سے کیا باتیں کرے گا۔" عمران نے کہا۔

"باتیں بھی شاید کرے ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ یہاں آتے ہی مجھے تم پر فائر کھولنے کا کہہ دے گا اور میں فائر کھول دوں گا۔" برا سکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آنکھیں کھل گئیں اور دماغ میں روشنی آگئی لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں کیوں باندھا گیا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر درست کہہ رہا تھا کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو اور پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ میں پہلے تمہیں چیک کر لوں۔..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے باقاعدہ ہاتھوں سے کھینچ کھینچ کر کرسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ ابھی تو وہ اپنے ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے میں مصروف تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم جادوگر ہیں کہ یوں بیٹھے بیٹھے رسیاں اپنے آپ کھل جائیں گی۔" عمران نے اس کے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"باس نے کہا تھا کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو اس لئے چیک کر رہا تھا۔..... اس آدمی نے کہا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس اعلیٰ شخصیت سے مخاطب ہوں۔" عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار تہقہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی اچھی باتیں کرتے ہو۔ بہر حال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میرا نام برا سکی ہے۔ میں سپر کلب کے ماسٹر بلسن کا آدمی ہوں یہ ماسٹر بلسن کا خاص اڈا ہے۔ ماسٹر بلسن نے اچانک مجھے حکم دیا کہ ویسٹ کا اوٹی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے ہلاک میں پاکیشیائی سیکرٹ

انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔ پیشانی کی سائید پر باقاعدہ ایک سانپ کی تصویر گندھی ہوئی تھی جو کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بڑے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا اس کرسی پر آکر بیٹھ گیا جس پر کچھ دیر پہلے براسکی بیٹھا ہوا تھا۔ براسکی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا لیکن اب وہ اس کی کرسی کے ساتھ کھڑا تھا۔ عمران اس بلسن کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عام سا پیشہ ور بد معاش ہے۔ اس کا کوئی تعلق سیکرٹ ریجنسی سے نہیں ہے۔

”یہ آدمی کیوں ہوش میں ہے براسکی؟“ بلسن نے بڑے کراخت بچے میں کہا۔

”اسے خود بخود ہوش آیا ہے ماسٹر۔“ براسکی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا نام ہے تمہارا؟“ بلسن نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مائیکل۔“ عمران نے جواب دیا۔ اس کے ناخنوں سے ٹکے ہوئے بلیڈ البتہ مسلسل اپنے کام میں مصروف تھے کیونکہ بلسن کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ اس شخص کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ کسی بھی لمحے وہ ان پر فائر کھولنے کا حکم دے سکتا تھا۔

”کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو؟“ بلسن نے کہا۔

”ہم تو اکیمرینین ہیں اور اکیمرینیا کے ریڈ ڈیٹھ سینڈیکٹ کا نام تم نے بھی ضرور سنا ہوگا۔“ عمران نے کہا تو بلسن بے اختیار اچھل پڑا۔

”لیکن یہ کام تو وہ فون پر بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے سپر کلب سے جہاں آنے کی کیا ضرورت ہے؟“ عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ اس بات کا تو مجھے واقعی خیال نہیں رہا۔ بہر حال ہوگی کوئی بات۔“ براسکی نے کہا۔

”تمہارا یہ ماسٹر بلسن یہودی ہے؟“ عمران نے کہا۔

”یہودی۔ نہیں۔ وہ تو عیسائی ہے۔“ براسکی نے جواب دیا۔

”اس کا کوئی تعلق اسرائیل سے ہے؟“ عمران نے پوچھا۔

”اوہ نہیں۔ باس کا اسرائیل سے کیا تعلق۔“ براسکی نے منہ

بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ویسے کام کیا کرتا ہے تمہارا ماسٹر بلسن؟“ عمران نے کہا۔

”پورے قبرص میں اس کے پیشہ ور قاتلوں کا گروپ سب سے بڑا ہے اور سب سے خطرناک گروپ سمجھا جاتا ہے۔“ براسکی نے

جواب دیا۔ اسی لمحے اسے دور سے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی

سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران اس کے اس طرح

دوڑنے پر حیران رہ گیا تھا۔ اس کا تو مطلب تھا کہ وہ جہاں اکیلا ہے

اس لئے ہارن کی آواز سن کر وہ پھانک کھولنے گیا ہے لیکن اب عمران

نے اپنے ہاتھوں کی حرکت میں تیزی پیدا کر دی لیکن وہ صرف اپنے

ہاتھوں کو آزاد کر سکا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک

لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بڑے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا اندر

داخل ہوا۔ اس کی گردن بھینسے کی طرح موٹی تھی اور اس کا سر

"جس پارٹی نے ہمیں یہ کام دیا ہے اس کا کہنا ہے کہ تم انتہائی خطرناک پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ہو اس لئے تمہاری موت سو فیصد یقینی اور محفوظ انداز میں ہونی چاہئے اس لئے میں نے تمہیں وہاں بے ہوش کر کے یہاں لانے کا حکم دیا تھا کیونکہ یہاں پہنچنے کے بعد یہ کام سو فیصد یقینی اور محفوظ انداز میں ہو جائے گا"..... بلسن نے کہا۔

"تو پھر انتظار کس کا کر رہے ہو۔ چلاؤ گولیاں اور ہمیں ہلاک کر دو"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم اپنی موت کی بات اس طرح کر رہے ہو جس طرح تم نے نہیں بلکہ کسی اور نے مرنا ہے"..... بلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بہت چھوٹی مچھلی ہو بلسن اور جس پارٹی نے تمہیں یہ کام دیا ہے اصل میں اس نے تم سے کوئی پرانا انتقام لیا ہے۔ ریڈ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کے آدمیوں پر ہاتھ ڈالنے والا آج تک دوسرا سانس نہیں لے سکا"..... عمران نے کہا تو بلسن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم بار بار مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو لیکن تمہیں نہیں معلوم کہ میرا اپنا تعلق ریڈ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ سے ہے۔ اگر تمہارا تعلق اس سے ہوتا تو تم قبرص میں پہنچ کر سب سے پہلے مجھ سے رابطہ کرتے اور ہیڈ کوارٹر سے بھی مجھے اطلاع مل جاتی۔ بہر حال اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی خطرناک لوگ ہو اس لئے اب تم سب کو لاشوں میں تبدیل ہو جانا چاہئے"..... بلسن نے کہا اور ایک جھٹکے

اس کے چہرے پر حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ریڈ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ۔ ہاں۔ کیوں"..... بلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق اس سے ہے اور ہم ایک خاص مشن پر یہاں آئے ہیں۔ نجانے تم نے کیوں یہ حرکت کی ہے کہ ہمیں اغوا کر کے یہاں باندھ رکھا ہے حالانکہ ریڈ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جیسے ہی یہ اطلاع ریڈ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ تک پہنچی کہ تم نے ہمیں اس طرح اغوا کرایا ہے تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر ہو گا"..... عمران نے کہا تو بلسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مجھے احق سمجھتے ہو مائیکل۔ کون اطلاع دے گا۔ کسی کو علم تک نہیں ہو سکا کہ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے۔"..... بلسن نے کہا۔

"جس کو ٹھی سے ہمیں لایا گیا ہے وہاں خصوصی خفیہ آلات موجود ہیں اور تم ریڈ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کو کیا سمجھتے ہو۔ کیا وہ اپنے آدمیوں سے بے خبر رہتا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں غائب کر دیں گے۔"..... بلسن نے کہا۔

"تو پھر اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو تم وہیں ہماری رہائش گاہ پر بھی کر سکتے تھے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ہمارا بزنس سیکٹ ہوتا ہے"..... بلسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب جبکہ ہم نے بہر حال ہلاک ہو جانا ہے پھر تمہارا یہ سیکٹ کیسے آؤٹ ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پھر بھی میں نہیں بتا سکتا"..... بلسن نے کہا۔ اسی لمحے براسکی نے بے ہوش جو لیا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تو بلسن ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"براسکی کو تو آ جانے دو۔ آخر تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے؟" عمران نے کہا۔

"تمہیں براسکی سے کیا دلچسپی ہے"..... بلسن نے چونک کر کہا۔

"مجھے براسکی کی موجودگی میں مرتے ہوئے کوئی تکلیف نہ ہوگی"..... عمران نے جواب دیا تو بلسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"دلچسپی میں نے اپنی زندگی میں تم سے زیادہ موت سے بے خوف آدمی نہیں دیکھا۔ بہر حال اب تم مر جاؤ"..... بلسن نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران نے پیروں پر زور دیا تو اس کی کرسی الٹ گئی اور ایک دھماکے سے پیچھے جا گری۔ اس طرح گرنے سے رسیاں ایک جھٹکے سے ٹوٹ گئیں۔ دوسرے لمحے عمران نے کلابازی دکھائی اور اس کے ساتھ ہی کرسی ہوا میں اڑتی ہوئی توپ کے گولے کی طرح سامنے حیرت سے بت بنے کھڑے بلسن سے ٹکرائی اور بلسن چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا۔ پھر اس سے

سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"براسکی گن مجھے دو"..... بلسن نے مڑ کر براسکی سے کہا۔

"ماسٹر ایک درخواست ہے"..... اچانک براسکی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن بھی بلسن کو دے دی۔

"کیا"..... بلسن نے گن لیتے ہوئے چونک کر کہا۔

"یہ لڑکی مجھے بخش دیں"..... براسکی نے بڑے شیطانی لہجے میں کہا تو بلسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پارٹی کو کہہ دوں گا کہ لڑکی ان کے ساتھ نہیں تھی۔ تم اسے کھول کر اٹھا کر لے جاؤ ورنہ یہ درمیان میں ہے اس لئے گولیوں کی زد میں آ جائے گی"..... بلسن نے بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو ماسٹر"۔ براسکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے جو لیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلسن دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے اپنے گھٹنوں پر رکھ لی تھی۔ عمران اب مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ اسے بہت تھوڑا سا وقت چاہئے تھا اور وہ اسے مل گیا تھا۔ رسیاں آدھی سے زیادہ کٹ چکی تھیں اور اب صرف ایک جھٹکے سے وہ انہیں کھول سکتا تھا۔ اس کے جسم کے گرد صرف تین رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور اب اسے براسکی کے باہر جانے کا انتظار تھا۔

"کیا تم بتاؤ گے کہ تمہاری پارٹی کون ہے"..... عمران نے کہا تو بلسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔



اس نے اسے فرش پر لٹا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے براسکی کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے براسکی کی ایک جیب سے نیلے رنگ کی بوتل نکال لی جس کی لمبی گردن ہی بتا رہی تھی کہ یہ اینٹی گیس کی بوتل ہے کیونکہ اینٹی گیس کی بوتلوں کی یہ مخصوص شناخت ہوتی ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ بوتل کو ہلانے کی وجہ سے جو گیس بنے وہ بوتل کی لمبی گردن کی وجہ سے باہر نکلے تک اپنی مطلوبہ طاقت پوری کر لے۔ عمران نے بوتل کو ہلایا اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ جو لیا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کے بعد اس نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ کی اور آخر میں اس نے ڈھکن بند کر کے بوتل واپس جیب میں ڈال لی۔ اسی لمحے جو لیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

”یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔“..... جو لیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہاں جہاں سے اپنی خبر بھی نہیں ملا کرتی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ باقی سامھی تو کرسیوں پر پڑے ہیں مگر میں فرش پر۔ کیا مطلب“..... جو لیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے

پہلے کہ وہ اٹھتا عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور اس کی سائیڈ پر آ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور کمرہ بلسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی ٹانگیں کسی مشین کی طرح چل رہی تھیں کیونکہ اسے براسکی کی واپسی کا خطرہ تھا۔ بلسن خاصے طاقتور جسم کا مالک تھا اس لئے اسے بے ہوش ہونے میں بہر حال چند منٹ لگ ہی گئے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھٹک کر اسے لات سے پکڑا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر اچھال دیا تاکہ سامنے کھلے ہوئے دروازے کی وجہ سے راہداری میں سے آتے ہوئے براسکی کو وہ نظر نہ آ سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑی کرسی اٹھا کر سائیڈ پر کر دی اور مشن گن اٹھا کر وہ دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔ اسی لمحے اسے راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے مشین گن کو نال سے پکڑ لیا اور پھر براسکی جیسے ہی اندر داخل ہوا عمران کے بازو گھومے اور مشین گن کا بٹ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر پڑا اور براسکی چیختا ہوا اچھل کر گرا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر دوسرا وار کیا اور اس بار براسکی جھٹکا کھا کر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران مشین گن پکڑے تیزی سے دروازہ کر اس کر کے راہداری میں داخل ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت کا راؤنڈ لگالیا۔ وہاں ایک کمرے میں جو لیا بیٹھ پر اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران نے جو لیا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس اس کمرے میں آ کر

شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتا دی۔ جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ وہ اب فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے براہِ سکی کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے وہ اسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گی۔

"تم نے اسے ابھی تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ کیوں؟..... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر باری باری سب ساتھی ہوش میں آگئے تو عمران نے ان کی رسیاں کھول دیں اور عمران کو ایک بار پھر انہیں سارے حالات بتانے پڑے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسرائیلی صدر نے اس بد معاش کو ہمارے خلاف میدان میں اتارا ہے..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ براہِ راست اسرائیلی صدر نے ایسا نہیں کیا۔ درمیان میں کوئی اور پارٹی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر مارگن ہو..... عمران نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے بے ہوش پڑے ہوئے بلسن اور براہِ سکی دونوں کو فرش سے اٹھا کر کرسیوں پر ڈالا اور رسیوں سے باندھ دیا۔

"اب تم لوگ باہر جا کر چیکنگ کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ البتہ باہر پڑا ہوا کارڈ لیس فون پیس مجھے یہاں لا دو۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ اب اس کمرے

میں عمران اور جولیا رہ گئے تھے۔ عمران نے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے پہلے بلسن اور پھر براہِ سکی کا ناک اور منہ بند کر دیا اور جب باری باری ان دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پہلے بلسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر چند لمحوں بعد براہِ سکی نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم آزاد ہو گئے۔ کیا مطلب..... بلسن نے یقیناً چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کی جسامت کے مطابق اسے اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ وہ سوائے کسمانے کے اور کچھ بھی نہ کر سکتا تھا اور پھر براہِ سکی نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کا ردِ عمل بھی بلسن جیسا ہی تھا اور اب وہ سامنے بیٹھی جولیا سے اس طرح نظریں چرا رہا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا جرم کر لیا ہو۔ جولیا بھی اسے کھا جانے والی نظروں سے بار بار دیکھ رہی تھی اور وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم تم جیسے گھٹیا درجے کے بد معاش کے سامنے خاموشی سے مرجائیں گے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو؟۔ بلسن نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم ہمیں اس پارٹی کا نام بتاؤ جس

"وہی مارگن جو اسرائیلی لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو صرف یہی معلوم ہے کہ وہ یہودیوں کی کسی بڑی تنظیم کا آدمی ہے"..... بلسن نے جواب دیا۔

"تم نے اسے رپورٹ دی ہے ہمارے بارے میں"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے جہاری رہائش گاہ سے اغوا کر کے یہاں میرے پوائنٹ پر لایا گیا ہے تو اس نے کہا ہے کہ تم سب کو ہلاک کر کے لاشیں رکھی جائیں اس لئے میں خود یہاں آیا تھا"..... بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے رپورٹ دی تھی تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ذریعہ۔ کیا مطلب"..... بلسن نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اطلاع فون پر دی تھی یا ٹرانسمیٹر پر یا کوئی آدمی بھیجا تھا"..... عمران نے کہا۔

"فون پر"..... بلسن نے جواب دیا۔

"ہماری لاشیں لینے کون آئے گا۔ کیا وہ خود آئے گا یا آدمی بھیجے گا"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے پوچھا تھا۔ البتہ اس نے مجھے رقم دینی ہے پانچ لاکھ ڈالر اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ خود آئے۔"

نے تمہیں ہمارے خلاف ہار کیا ہے اور یہ سن لو کہ صرف نام بتانے سے بات مکمل نہیں ہوگی بلکہ تمہیں اسے کنفرم بھی کرانا ہوگا۔" عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں نہیں بتا سکتا۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے"۔ بلسن نے کہا۔

"تم بتاؤ براہِ اسکی"۔ عمران نے براہِ اسکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ یہ تو باس کا کام ہے"..... براہِ اسکی نے کہا۔

"تو پھر تم دونوں فالتو ہو اس لئے تمہیں زندہ رکھنے کا ہمیں کیا فائدہ۔ ویسے بھی تم نے ہماری ساتھی خاتون پر بری نظریں ڈالی ہیں اس لئے جہاری سزا موت ہی ہو سکتی ہے"..... عمران نے اہتائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ براہِ اسکی کچھ کہتا عمران نے گھٹنوں پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی تہہ خانہ براہِ اسکی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے براہِ اسکی کو گولیوں سے پھلنی کر کے رکھ دیا تھا اور جو لیا کے چہرے پر یکت جگمگاہٹ سی ابھرتی تھی۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں بلسن۔ اس کے بعد میں نہیں بلکہ تم خود ہی بولو گے"..... عمران نے یکت بلسن سے مخاطب ہو کر اہتائی سرد لہجے میں کہا۔ براہِ اسکی کی اس انداز کی موت نے بلسن کو واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ مارگن ہے پارٹی۔ مارگن"..... بلسن نے کہا۔

بلسن نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری اس سے بات کراتا ہوں اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اسے یہاں بلواؤ۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ یہ اسی لیبارٹری کا نمبر تھا۔ عمران نے ساتھ رکھا ہوا کارڈ لیس فون پیس اٹھایا اور اس کو آن کر کے اس پر نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے اس نے اٹھ کر فون پیس کر سی پر بندھے ہوئے بلسن کے کان سے لگا دیا۔

"ہیس۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلسن بول رہا ہوں۔" بلسن نے کہا۔

"اوہ ہیس۔ مارگن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔" دوسری

طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں اپنے زیرو پوائنٹ سے بول رہا ہوں۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے فائرنگ کر کے ان سب کو لاشوں میں تبدیل کر دیا ہے۔" بلسن نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں۔" مارگن نے کہا۔

"ایک عورت اور چار مرد۔" بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی لاشیں وہیں چھوڑ دو۔ میرے آدمی انہیں لے جائیں گے اور اسرائیل بھجوا دیں گے۔" دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"نہیں۔ تم رقم لے کر خود یہاں آؤ اور انہیں چیک کر لو تاکہ یہ معاملہ مکمل طور پر فنش ہو سکے۔" بلسن نے کہا۔

"سوری بلسن۔ میں جس پوزیشن میں ہوں اس پوزیشن میں فی الحال میں نہیں آ سکتا البتہ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دی جائے گی اور یہ لاشیں میرے آدمی لے جائیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ زیرو پوائنٹ پر تمہارا آدمی براسکی مستقل طور پر رہتا ہے۔ تم اسے ہدایت دے رہنا۔ میرے آدمی وہاں جا کر میرا نام لیں گے اور لاشیں لے جائیں گے۔ تم اس معاملے کو فنش ہی سمجھو۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون ہٹا کر اسے آف کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مارگن بے حد محتاط آدمی ہے۔

"کیا مارگن نے تمہیں ہماری رہائش گاہ کی نشاندہی کی تھی یا تم نے خود ہمیں ٹریس کیا ہے۔" عمران نے واپس جا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس نے خود ہی کوٹھی کا نمبر اور ایڈریس بتایا تھا۔" بلسن نے کہا۔

"تم اسے بلانے میں ناکام رہے ہو اس لئے اب تمہارے زندہ رہنے کا میرا وعدہ ختم۔" عمران نے فون رکھ کر مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

مطابق مارگن اور کرنسی دونوں کلب کے سپیشل روم میں ہی ملاقات کرتے رہے ہیں جبکہ مارشیا تو مارگن کے پاس جا کر ایک ایک ہفتہ گزارہ کرتی تھی..... بلسن نے جواب دیا۔

"اب یہ مارشیا کہاں ہے؟..... عمران نے پوچھا۔

"اس کا فلیٹ کئی پلازہ میں ہے۔ مجھے نمبر معلوم نہیں ہے۔"

بلسن نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں؟..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ میرے کلب کے ملازمین کو معلوم ہو گا۔" بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کلب کا نمبر کیا ہے۔ میں تمہاری بات کراتا ہوں۔ تم مارشیا کا نمبر معلوم کرو اور پھر اس سے بات کرو اور اسے یہاں بلاؤ۔" عمران نے کہا تو بلسن نے اثبات میں سر ہلادیا اور نمبر بتا دیا۔ عمران نے فون اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر بلسن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا اور اٹھ کر اس نے فون پیس بلسن کے کان سے لگا دیا۔

"سپر کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پچھ خاصا کراخت تھا۔

"بلسن بول رہا ہوں؟..... بلسن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس؟..... دوسری طرف سے یکجہت بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا گیا۔

"مارشیا کے فلیٹ کا فون نمبر کیا ہے؟..... بلسن نے پوچھا تو

"سنو۔ سنو۔ رک جاؤ۔ مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہیں جتنی دولت کہو گے دوں گا۔"..... بلسن نے کہا۔

"ایک صورت میں زندہ رہ سکتے ہو کہ تم ہمیں اس مارگن کے بارے میں بتاؤ کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے اور پھر اسے کنفرم کرا دو۔"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ البتہ مارشیا کو معلوم ہو گا۔ ان کے بڑے طویل عرصے سے تعلقات رہے ہیں۔ مارگن اس کا دیوانہ رہا ہے۔" بلسن نے کہا۔

"کون ہے یہ مارشیا؟..... عمران نے کہا۔

"میری کلب کی ڈانسر ہے۔ اس کی وجہ سے تو مارگن سے میرے تعلقات بنے تھے۔"..... بلسن نے کہا۔

"کیا یہ تعلقات اب بھی ہیں؟..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ گزشتہ چھ ماہ سے ان کے درمیان تعلقات نہیں رہے۔

مارشیا نے مارگن کی بجائے ایک اور آدمی میں دلچسپی لینا شروع کر دی اور مارگن کو دھتکار دیا تو مارگن نے بھی عورت بدل لی۔ اس نے رابرٹ کلب کی میٹر کرنسی سے تعلقات قائم کر لئے۔"..... بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب بھی یہ تعلقات قائم ہیں؟..... عمران نے پوچھا۔

"ہوں گے لیکن وہ یقیناً مارگن کی رہائش یا آفس کے بارے میں

کچھ نہیں جانتی ہو گی کیونکہ مجھے جو رپورٹ ملتی رہی ہے اس کے

ابھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باہر چلی گئی۔

”اب مجھے تو آزاد کر دو“..... بلسن نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ ابھی اس مارشیا سے گفتگو ہو جائے پھر تمہارے بارے میں بھی فیصلہ ہو جائے گا“..... عمران نے کہا۔

”کاش میں تمہیں ہوش میں لانے کے چکر میں نہ پڑتا“..... بلسن نے یقین بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں تو خود بخود ہوش میں آیا ہوں۔ برا سکی نے تمہیں بتایا تو تھا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا مطلب تھا کہ وہیں کوٹھی میں ہی تمہارا خاتمہ کر دیا جاتا۔“..... بلسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس کاش نے ہی تو لاکھوں بار ہماری زندگیاں بچانی ہیں بلسن۔ ویسے مجھے یہ توقع تک نہ تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ شاید

تمہارے آدمی اتنی آسانی سے ہم پر ہاتھ نہ ڈال سکتے۔ بہر حال ابھی تک تم زندہ ہو اسے ہی غنیمت سمجھو..... عمران نے کہا تو بلسن

نے ہونٹ ہنسنے لگے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جو لیا تھی۔ صفدر کے کاندھے پر ایک لڑکی بے ہوشی کے

عالم میں لدی ہوئی تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اسے ایک خالی کرسی پر ڈالا اور پھر جولیا کی مدد سے اسے رسی سے باندھ دیا۔

”یہی مارشیا ہے“..... عمران نے بلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں یہی ہے“..... بلسن نے جواب دیا۔

دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

”کیا اس وقت وہ اپنے فلیٹ پر ہو گی“..... بلسن نے کہا۔

”یس ہاس“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون آف کر کے وہ نمبر پریس کر دیا جو کلب کے آدمی نے بتایا تھا۔ دوسری

طرف گھسنی بجھنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا تو عمران نے فون پیس بلسن کے کان سے لگا دیا۔

”یس۔ مارشیا بول رہی ہوں“..... نیند میں ڈوبی ہوئی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بلسن بول رہا ہوں“..... بلسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ ہاس آپ۔ خیریت۔ اس وقت آپ کا یہاں فون۔ کیا مجھ سے کوئی قصور ہو گیا ہے“۔ مارشیا نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

”تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے مارشیا۔ جس کے بعد تمہیں انعام ملے گا۔ ایک آدمی کو پہچاننے کے لئے تمہاری ضرورت ہے۔ تم

راکس روڈ پر بلڈنگ نمبر آٹھ میں پہنچ جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت“۔ بلسن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس ہاس۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں ہاس“..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو

گیا تو عمران نے فون آف کیا اور واپس کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

”جا کر اس لڑکی کو لے آؤ یہاں۔ ہاں آف کر کے“..... عمران نے جولیا کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا سر ہلائی ہوئی

"وہ لاشیں کہاں ہیں جن کے بارے میں بات ہوئی تھی۔"  
مارگن نے کہا۔

"جہاں موجود ہیں۔ ماسٹر نے مجھے کہا تھا کہ جب آپ کے آدمی لاشیں لینے آئیں تو میں لاشیں انہیں دے دوں لیکن ابھی تک تو آپ کی طرف سے کوئی آدمی نہیں آیا۔"..... عمران نے کہا۔  
"کتنی لاشیں ہیں"..... مارگن نے پوچھا۔

"پانچ ہیں ایک عورت اور چار مردوں کی۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ان کے میک اپ واش کر دیئے گئے ہیں یا نہیں؟"۔ مارگن نے کہا۔

"میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن واش نہیں ہو سکے۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میرے آدمی صبح کو آئیں گے۔ تم نے خیال رکھنا ہے لاشیں ضائع نہیں ہونی چاہئیں۔"..... مارگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اس فون کال کا مقصد شاید کنفرمیشن تھا۔"..... جولیانے کہا۔

"ہاں۔ مارگن بے حد احتیاط سے کام لے رہا ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کو اشارہ کیا کہ وہ بلسن کے منہ سے ہاتھ ہٹا دے تو صفدر نے بلسن کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"کیسے بے ہوش کیا ہے اسے اور کس چیز پر آئی ہے یہاں۔"  
عمران نے صفدر سے پوچھا۔

"یہ شاید ٹیکسی پر آئی ہے۔ اس نے کال بیل دی تو جولیانہ باہر گئی اور پھر وہ اسے لے کر اندر آئی۔ میں نے اس کی کنپٹی پر وار کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔"..... صفدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔

"صفدر۔ بلسن کا منہ بند کر دو۔"..... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے بلسن کا منہ بند کر دیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"یس۔"..... عمران نے جان بوجھ کر صرف یس کہا تھا کیونکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ کس کا فون ہے۔

"کون بول رہا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"میں مارگن بول رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے مارگن کی آواز سنائی دی۔

"براہی بول رہا ہوں۔"..... عمران نے براہی کی آواز اور نیچے میں کہا۔

"ماسٹر بلسن ہے یہاں۔"..... مارگن نے کہا۔  
"نہیں۔ وہ تو آپ سے فون پر بات کر کے چلے گئے ہیں۔"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مارشیا ایک بار پھر چونک پڑی۔  
 "کون مارگن۔ کیا کہہ رہے ہو۔" مارشیا نے چونکتے ہوئے کہا۔  
 "اگر تم مارگن کو نہیں جانتی تو تمہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔"  
 عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
 مشین گن کو یقینت سیدھا کر لیا۔ اس کے چہرے پر مسفاکی کے  
 تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جانتی ہوں۔ جانتی ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک  
 جاؤ۔" مارشیا نے یقینت ہڈیانی لہجے میں کہا۔

"سنو مارشیا۔ یہ تمہارے ساتھ کرسی پر لاش پڑی ہوئی تمہیں نظر آ  
 رہی ہے۔ اس نے بھی جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی اس لئے اگر  
 تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو تمہارا حشر اس سے بھی زیادہ  
 عبرتناک ہو گا۔ تمہاری لاش گڑ میں تیرتی پھر رہی ہو گی اور گڑ کے  
 کنیرے اسے کھا جائیں گے۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا  
 تو مارشیا کا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا  
 بخار چڑھ آیا ہو۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گی۔ میں مارگن کو جانتی ہو۔ وہ میرا  
 دوست رہا ہے لیکن اب نہیں ہے۔" مارشیا نے کانپتے ہوئے لہجے  
 میں کہا۔

"اب میرے سوال کا سوچ کر جواب دینا اور اس سوال کا جواب  
 مجھے پہلے سے معلوم ہے لیکن میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم تعاون کر

"اسے ہاف آف کر دو۔" عمران نے کہا تو صفدر کا بازو بجلی کی  
 سی تیزی سے حرکت میں آیا تو بلسن جو شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھول  
 رہا تھا کہ اس کے حلق سے چیخ نکلی اور پھر کنپٹی پر پڑنے والی دوسری  
 ضرب نے اس کی گردن ڈھلکا دی۔

"اب اس مارشیا کو ہوش میں لے آؤ۔" عمران نے جو لیا سے  
 کہا تو جو لیا اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر مارشیا کا منہ اور ناک دونوں  
 ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب مارشیا کے جسم میں  
 حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جو لیا نے ہاتھ ہٹائے  
 اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں باہر جاؤں۔" صفدر نے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر وہ  
 تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے مارشیا نے کراہت  
 ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یقینت ایک  
 جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن قاہرہ بندھی ہونے کی وجہ سے  
 وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور خوف  
 کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اودہ۔ ماسٹر بلسن  
 اور یہ لاش۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو اور مجھے کیوں  
 باندھ رکھا ہے۔" مارشیا نے رک رک کر کئی ٹکڑوں میں بات  
 مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام مارشیا ہے اور تم مارگن کی دوست رہی ہو۔" عمران



”ہی ہو یا نہیں“..... عمران نے کہا۔  
 ”مم۔ مم۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گی“..... مارشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مارگن جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے وہ لیبارٹری کس عمارت میں ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیبارٹری۔ کون سی لیبارٹری۔ وہ تو اسپورٹ ایکسپورٹ کی ایک فرم میں اسسٹنٹ مینجر تھا۔ وہ فرم ختم ہو گئی اور وہ بے کار ہو گیا۔ پھر اس نے ایک کلب میں کام شروع کر دیا۔ اس کلب کا نام رچرڈ کلب تھا۔ وہ وہاں مینجر بن گیا اور کلب کا مینجر بننے کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور دوسری عورت کے ساتھ تعلقات قائم کئے۔

کرٹسی کے ساتھ“..... مارشیا نے تیز تیز لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ مارشیا سچ بول رہی ہے۔  
 ”بلسن نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس کے پاس ایک ایک ہفتہ رہ کر آتی تھی۔ کہاں رہتی تھی تم“..... عمران نے کہا۔

”اس کے رہائشی فلیٹ پر۔ سٹاگرا پلازہ میں اس کا رہائشی فلیٹ ہے دو سو دس نمبر۔ وہ میرے کہنے پر دفتر سے چھٹی لے لیتا اور پھر ہم ایک ایک ہفتہ اس فلیٹ میں اکٹھے رہتے تھے“۔ مارشیا نے جواب دیا۔

”کیا اب بھی وہ ہیں رہتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”اگر میں فون پر تمہاری بات مارگن سے کرا دوں تو کیا تم اسے اپنے ساتھ ملنے پر مجبور کر سکتی ہو“..... عمران نے کہا۔

”اس کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ تفصیل کے ساتھ“..... عمران نے کہا تو مارشیا نے فوراً ہی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”کیا تم کبھی اس کے ساتھ ویسٹ روڈ کے علاقے میں کسی عمارت میں بھی گئی ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”ویسٹ روڈ۔ ہاں۔ ایک بار گئی تھی صرف ایک بار“۔ مارشیا نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

”کس جگہ گئی تھی“..... عمران نے کہا۔

”نوجوان لڑکوں کا ہاسٹل تھا۔ اس کے عقب میں چوک ہے۔

اس چوک کی دوسری طرف ایک کافی قدیم سی بلڈنگ تھی۔ چھوٹی سی بلڈنگ۔ اس بلڈنگ کے اندر اس نے ایک آدمی سے ملنا تھا۔ وہ مجھے

ساتھ لے گیا تھا“..... مارشیا نے کہا۔

”کیا وہیں ملاقات ہوئی یا تمہیں وہیں چھوڑ کر وہ آگے کہیں چلا گیا

تھا“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے اس نے ایک کمرے میں چھوڑ دیا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ واپس آیا تھا اور پھر ہم دونوں واپس آگئے تھے“..... مارشیا

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر میں فون پر تمہاری بات مارگن سے کرا دوں تو کیا تم اسے

اپنے ساتھ ملنے پر مجبور کر سکتی ہو“..... عمران نے کہا۔

ذریعے تلاش کیا جائے۔..... عمران نے کہا۔

”برسٹل میٹرو اس وقت کام دے گا جب نیچے مشینز کام کر رہی ہو جبکہ میرے خیال میں ڈاکٹر اسکن کی عدم موجودگی میں وہاں کام ہی نہیں ہو رہا ہو گا ورنہ مارگن وغیرہ باہر آ ہی نہ سکتے تھے۔“ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن بہر حال اب وہاں ایک رینڈ لگانا ضروری ہے۔“ عمران نے کہا اور اسی لمحے جویا بھی تیز تیز قدم اٹھاتی باہر آ گئی۔

”کیا بہتر؟“ عمران نے پوچھا۔

”دونوں کو آف کر دیا ہے۔“ جویا نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ یہیں سے ویسٹ روڈ پر جائیں گے۔“ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ یہاں دونوں کاریں موجود ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ایکین بلسن کا گروپ شہر میں لازماً پھیلا ہوا ہو گا اور وہ یقیناً اپنی کاریں پہنچاتے ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور مسئلے میں پھنس جائیں۔“ صفدر نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ پھر ایسا ہے کہ دو دو کے گروپ کی صورت میں علیحدہ علیحدہ رہائش گاہ پر پہنچا جائے اور پھر وہاں سے اپنی کار لے کر دوبارہ ویسٹ روڈ پر پہنچا جائے۔“ عمران نے کہا تو سب کے سر ہلانے پر تنویر کو بھی کال کر لیا گیا اور وہ سب ایک ایک کر کے چھوٹے پھانگ سے باہر نکل گئے۔

”نہیں۔ اب میرے اور اس کے درمیان مکمل لا تعلقی ہو چکی ہے۔ اس نے مجھ پر انتہائی وحشیانہ انداز میں جسمانی طور پر تشدد کیا تھا جس کی میں نے پولیس کو رپورٹ کر دی تھی اور پولیس نے اسے دو روز حوالات میں رکھا اور پھر بھاری جرمانہ کر دیا تھا۔ اس وقت سے میری اور اس کی قطعاً کوئی بول چال نہیں ہے اور نہ ہی ہم ایک دوسرے سے بات کرنے کے روادار ہیں۔“..... مارشیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

اگر تم اپنی انا چھوڑ کر اسے دوبارہ ملنا چاہو تو کیا وہ ملنے پر تیار ہو جائے گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مرد اپنی پرانی دوستی ساری عمر نہیں بھولتے۔“ عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی جویا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔“..... مارشیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ جویا۔ اس کو آف کر دو۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔“..... باہر موجود صفدر اور کیپٹن شکیل نے عمران کے باہر آتے ہی کہا۔ تنویر شاید دوسری طرف موجود تھا۔

”نائیں نائیں فٹش۔ میں نے جتنی بھی کوشش کی ہے کہ کسی طرح لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے لیکن نہیں ہو سکا۔ بہر حال اب ایک ہی صورت ہے کہ وہاں پہنچ کر اسے برسٹل میٹرو کے

بھی۔ میں نے کال کا ماخذ دونوں بار چیک کیا ہے اور میں ان دونوں کی آوازیں بھی بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا۔..... مارگن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس وقت جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا کس کی کال ہو سکتی تھی۔ مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"ہی۔..... مارگن نے کہا۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس۔ مشین روم سے۔..... دوسری طرف سے ڈینس کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔" مارگن نے چونک کر کہا۔

"باس۔ اچانک ٹیلی ویو ڈیسکٹو کارسیونگ سیٹ دوبارہ حرکت میں آگیا ہے اور اس کا رخ ویسٹ روڈ کی طرف ہے۔..... ڈینس نے کہا تو مارگن بری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ابھی زندہ ہیں۔..... مارگن نے کہا۔

"باس۔ یہ چیکنگ تو آپ نے کرنی ہے۔ میں نے آپ کو اطلاع دی ہے۔..... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ اس وقت کہاں موجود ہیں۔..... مارگن نے پوچھا۔

"وہ مختلف سڑکوں سے گزر کر اب ویسٹ روڈ کی طرف آنے والی

"باس۔ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بلسن کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔..... جیکب نے سوالیہ لہجے میں مارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔

"مجھے یقین ہے۔ لیکن نہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہیں وہاں بھیجنا چاہتا ہوں۔..... مارگن نے کہا۔

"کیوں باس۔ جب وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر کس بات کا خطرہ ہے۔..... جیکب نے کہا۔

"میری چھٹی حس مسلسل الارم بج رہی ہے۔..... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب یہی ہے کہ آپ کو بلسن کی بات پر یقین نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ملازم براہی کی بات پر۔ لیکن کیوں۔ جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلسن بھی اپنے سپیشل پوائنٹ سے بات کر رہا تھا اور براہی

خاص گڑبڑ ہو چکی ہے۔..... مارگن نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلادیا جبکہ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھالیا۔  
 "یس۔..... مارگن نے کہا۔

"باس۔ کاشن اب رائل بلڈنگ کے قریب رک چکا ہے۔"  
 دوسری طرف سے ڈینس نے کہا۔

"رائل بلڈنگ کے قریب۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کہیں نہ کہیں سے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ لیبارٹری کا گیٹ رائل بلڈنگ میں ہے۔..... مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ اب تو یہ بند ہو چکا ہے۔..... ڈینس نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے تو ادھر سے ہی راستہ تھا۔ بہر حال ہوشیار رہنا۔..... مارگن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ بلسن کے اس سپیشل پوائنٹ کے ساتھ اس فیلڈ کلب ہے۔ وہاں سے کسی کو بھیج کر چیک کرایا جاسکتا ہے۔..... جیکب نے کہا۔

"اوہ وہاں۔ واقعی۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا۔..... مارگن نے کہا اور تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھالیا اور نمبر پریس

سڑک پر پہنچے ہیں تو میں نے آپ کو اطلاع دی ہے۔..... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں مسلسل چیک کرتے رہو اور سنو۔ ریڈ الرٹ تو قائم ہے ناں۔..... مارگن نے کہا۔

"یس باس۔..... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ کوئی خاص بات ہو تو مجھے فوری رپورٹ کرنا۔" مارگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹھا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھالیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلسن سے بات کراؤ۔ میں مارگن بول رہا ہوں۔..... مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس اپنے سپیشل پوائنٹ پر گیا ہوا ہے۔ ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون۔

آنے پر اس نے پہلے سے زیادہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھالیا۔  
 "دیکھا میری چھٹی حس درست الارم بجا رہی تھی۔ وہاں کوئی

ہے اور میں نے انکی لاشیں وہیں چھوڑ دینے کے لئے کہا لیکن اب وہاں سے کوئی فون ہی انڈ نہیں کر رہا۔ کیا تم وہاں خود جا کر چیکنگ کر سکتے ہو۔ پلیز۔ مارگن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اور اگر بلسن ناراض ہو گیا تو پھر میری جان تو خطرے میں پڑ جائے گی۔ بلسن اور اس کا گروپ تو انتہائی خطرناک ہے۔“..... رچرڈ نے کہا۔

”یہ میری ذمہ داری۔ تم وہاں کی صورت حال چیک کر دو۔ پلیز۔“ مارگن نے کہا۔

”تمہارا فون نمبر کیا ہے۔“..... رچرڈ نے پوچھا تو مارگن نے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔ میں تمہاری خاطر وہاں چلا جاتا ہوں۔“ رچرڈ نے کہا تو مارگن نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسکے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کارسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بین پریس کر دیئے۔

”ڈینس یول رہا ہوں۔“..... ڈینس کی آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے۔“..... مارگن نے کہا۔

”باس۔ رائل بلڈنگ کے پاس بدستور کاشن موجود ہے اور ساکت ہے۔ حرکت نہیں کر رہا۔“..... ڈینس نے کہا۔

”سپیشل وے کو بھی چیکنگ میں رکھنا۔“..... مارگن نے کہا۔

”میں باس۔ وہ مسلسل چیکنگ میں ہے۔“..... ڈینس نے

جواب دیا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

کرنے شروع کر دیئے۔

”راس فیلڈ کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مہذب نسوانی آواز سنائی دی۔

”اسسٹنٹ مینجر رچرڈ موجود ہے۔ میں اس کا دوست مارگن بول رہا ہوں۔“..... مارگن نے کہا۔

”میں سر۔ ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”رچرڈ۔ میں مارگن بول رہا ہوں۔“..... مارگن نے کہا۔

”ادہ تم۔ کیسے آج فون کیا ہے۔“..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”رچرڈ۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے کلب کے قریب سپر کلب کے ماسٹر بلسن کا سپیشل پوائنٹ ہے۔“..... مارگن نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔“..... رچرڈ نے چونک کر پوچھا۔

”وہاں بلسن خود گیا تھا اور اس کا آدمی براسکی بھی وہاں موجود تھا لیکن اب وہاں سے کوئی فون ہی انڈ نہیں کر رہا۔ کچھ غیر ملکی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے بلسن کے آدمی وہاں لے گئے تھے۔ انکی تعداد چار یا پانچ ہے۔ مجھے بلسن نے بتایا اور ابھی میں نے براسکی سے بھی کنفرم کیا کہ ان ایجنٹوں کو سپیشل پوائنٹ پر گولی مار دی گئی

میں اسے سینکڑوں بار تھمارے ساتھ دیکھ چکا ہوں۔ پھر بھی نہیں پہچانوں گا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ بہر حال میں جا رہا ہوں اور سنو۔ تم نے بلس کے کلب اطلاع دیتے وقت میرا نام نہیں لیتا ورنہ اس کا اسسٹنٹ روکر میرے گلے پڑ جائے گا۔" رچرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو البتہ وہاں اپنا کوئی نشان نہ چھوڑنا۔" مارگن نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا میری چھٹی حس درست کہہ رہی تھی۔ ان ہتھنوں نے الٹا بلس اور براہی کو ہی مار ڈالا ہے اور مارشیا کو بھی اغوا کر کے لے آئے اور اب میں سمجھا ہوں کہ یہ لوگ کیوں رائل بلڈنگ آئے ہیں کیونکہ جب پہلے رائل بلڈنگ سے لیبارٹری کا راستہ تھا تو میں ایک بار مارشیا کو ساتھ لے کر وہاں آیا تھا اور گو میں نے اسے وہیں رائل بلڈنگ میں ہی چھوڑ دیا تھا آگے نہیں لے گیا تھا اس لئے اس نے انہیں رائل بلڈنگ کی نشاندہی کر دی ہوگی۔" مارگن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ آپ نے خود بلس اور براہی سے بات کی تھی۔ وہ کون بول رہا تھا۔" جیکب نے کہا۔

"لازمی بات ہے کہ ان ہتھنوں میں کوئی دوسروں کی آواز اور

بجیب گورکھ دھند ہے۔ ایجنٹ ہلاک بھی کر دیئے گئے ہیں اور حرکت میں بھی ہیں۔ آخر اس کا کیا مطلب ہوا۔" مارگن نے انتہائی اچھے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ جیکب خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے مارگن کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیس۔" مارگن نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے رچرڈ کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی تو اس کا لہجہ سن کر ہی مارگن اور جیکب دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز جیکب کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

"ہیس۔ مارگن بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔" مارگن نے کہا۔

"مارگن یہاں تو قتل عام ہوا پڑا ہے۔ بلس اور براہی دونوں کی لاشیں کرسیوں پر رسیوں سے بندھی ہوئی پڑی ہیں اور تھماری دوست لڑکی مارشیا کی لاش بھی یہاں موجود ہے۔ وہ بھی رسی کی مدد سے کرسی پر بندھی ہوئی ہے اور ان تینوں کے علاوہ یہاں اور کوئی لاش نہیں ہے۔" رچرڈ نے متوحش سے لہجے میں کہا تو مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔ جیکب کا چہرہ بھی حیرت سے مسخ سا دکھائی دے رہا تھا۔

"بلس کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ کیا تم مارشیا کو پہچانتے ہو۔" مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا یہ وہاں پہنچ گئے ہیں؟" مارگن نے چونک کر پوچھا۔  
 "نہیں۔ لیکن ان کا رخ اسی طرف ہے۔" ڈینس نے جواب  
 دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم انہیں مسلسل چیکنگ میں رکھنا۔ جب یہ وہاں پہنچ  
 جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔" مارگن نے کہا اور انٹرکام کا سیور رکھ  
 کر اس نے فون کا سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع  
 کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری  
 سی آواز سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں لیبارٹری سے۔" مارگن نے کہا۔  
 "اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے؟" دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔  
 "پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو رابرٹ۔" مارگن  
 نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ یہ کون سے ایجنٹ ہیں؟" رابرٹ نے  
 چونک کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔" مارگن نے کہا۔  
 "اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی۔ کیا  
 وہ تمہاری لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں؟" رابرٹ نے بری  
 طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ باوجود مسلسل ٹکریں مارنے کے ابھی تک

بچے کی نقل کرنے کا ماہر ہو گا۔" مارگن نے کہا۔  
 "تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ  
 ہیں۔" جیکب نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ بلسن انہیں کور کر لے گا لیکن بلسن تو خود مارا  
 گبا۔ کاش میں اسے کہہ دیتا کہ وہ اس کو ٹھنی کو ہی میزائلوں سے اڑا  
 دے۔" مارگن نے کہا۔

"آپ اسرائیل کے صدر کو اطلاع دے دیں باس۔" جیکب  
 نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ کسی صورت بھی لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے  
 تم بے فکر رہو۔ اب میں ان کے خاتمے کا کوئی فول پروف منصوبہ  
 بناتا ہوں۔ میں ان کی لاشیں اب اسرائیل کے صدر کے سامنے رکھنا  
 چاہتا ہوں۔" مارگن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی  
 بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو مارگن نے جھپٹ  
 کر سیور اٹھا لیا۔

"ییس۔" مارگن نے کہا۔  
 "ڈینس بول رہا ہوں باس۔ کاشن حرکت میں آ گیا ہے۔ اب وہ  
 واپس جا رہے ہیں۔" ڈینس نے کہا۔

"کہاں۔ کس طرف؟" مارگن نے چونک کر پوچھا۔  
 "وہیں رہائش گاہ پر جہاں سے یہ لوگ روانہ ہوئے تھے۔" ڈینس  
 نے کہا۔

"ایسی صورت میں صرف چار لاکھ ڈالر کیونکہ کام آسانی سے ہو جائے گا"..... رابرٹ نے کہا۔

"میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دوں گا لیکن شرط یہی ہے کہ کام یقینی ہونا چاہئے اور ان کی لاشیں بھی صحیح سلامت رہیں تاکہ میں انہیں اسرائیلی حکام کے سامنے پیش کر سکوں"..... مارگن نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے منظور ہے۔ تم مجھے رہائش گاہ بتاؤ اور رقم تیار رکھو۔ لاشیں کہاں پہنچاؤں تمہاری لیبارٹری میں یا کسی اور جگہ پر"۔ رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ لیبارٹری میں اور نہ ہی کسی اور جگہ۔ تم نے انہیں اسی جگہ چھوڑ دینا ہے میں خود وہاں سے اٹھوا لوں گا۔ تم نے صرف مجھے فون پر اطلاع دینی ہے"..... مارگن نے کہا۔

"اوکے۔ رہائش گاہ کا پتہ بتا دو اور رقم کا کیا ہو گا"..... رابرٹ نے کہا۔

"رقم تمہاری اطلاع ملنے کے بعد تمہیں خود بخود مل جائے گی۔ بے فکر رہو۔ یہ حکومتی کام ہے اس لئے اس میں کوئی گھپلا نہیں ہو سکتا"..... مارگن نے کہا۔

"اوکے"..... رابرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو مارگن نے اسے پتہ بتا دیا جہاں کاشن جا کر رک گیا تھا اور جہاں سے بلسن نے انہیں اغوا کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم تیار کر لو۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے بعد تمہیں

لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکے جبکہ میں نے ان کی رہائش گاہ کو ٹریس کر لیا ہے۔ کیا تم ان کے خلاف کام کر سکتے ہو"۔ مارگن نے کہا۔

"کیا کرنا ہے ان کے خلاف"..... رابرٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"انہیں یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"..... مارگن نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں مارگن اور تم اس طرح کہہ رہے ہو کہ جیسے عام سے مجرموں کا خاتمہ کرنا ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"میں نے پہلے بلسن کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ بلسن نے انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر وہ انہیں سپیشل پوائنٹ پر لے گیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ خود اپنے آدمی براسکی سمیت ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے اس لئے اب میں نے تمہیں کال کی ہے"..... مارگن نے کہا۔

"بلسن نے ہلاک ہونا ہی تھا۔ کہاں بلسن جیسا عام سادہ معاش اور کہاں یہ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اب تم بتاؤ تم خود ناپ ایجنٹ رہے ہو۔ کیا خیال ہے۔ کتنی رقم لوگے"..... مارگن نے کہا۔

"تمہیں ان کی رہائش گاہ کا علم ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں"..... مارگن نے جواب دیا۔



فون کروں گا۔ فون نمبر بھی بتا دو..... رابرٹ نے کہا تو مارگن نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یس..... مارگن نے کہا۔

”ڈینس بول رہا ہوں باس۔ کاشن واپس اسی کوٹھی میں جا کر رک گیا ہے..... ڈینس نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مسلسل اسے چیک کرتے رہو..... مارگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”باس۔ کیا رابرٹ ان کو کور کر لے گا..... جیکب نے کہا۔

”ہاں۔ بلسن صرف بد معاش اور قاتل تھا جبکہ رابرٹ منجھا ہوا ایجنٹ ہے اور ان لوگوں سے پہلے ٹکرا بھی چکا ہے اس لئے وہ زیادہ اچھے انداز میں کام کر لے گا..... مارگن نے کہا۔

”لیکن باس۔ رابرٹ کی بات سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ الٹا اس سے لیبارٹری کے بارے میں ہی معلوم کر لیں..... جیکب نے کہا تو مارگن بے اختیار ہنس پڑا۔

”اے ابھی لیبارٹری کے بارے میں وہی کچھ معلوم ہے جو مارشیا کو معلوم تھا اس لئے بے فکر رہو..... مارگن نے ہنستے ہوئے کہا تو جیکب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

”اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ اس مارگن کو کسی طرح بل سے باہر نکالا جائے..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے.....“ جولیانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ سب ویسٹ روڈ علاقے کا مکمل سروے کر کے اور خاص طور پر رائل بلڈنگ کی مکمل چیکنگ کرنے کے بعد واپس آئے تھے لیکن عمران نے اس کو ٹھنی میں رہنے کی بجائے ساتھ والی خالی کوٹھی میں ڈیرہ جما دیا تھا جبکہ کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر تینوں اس کوٹھی کی ٹکرانی کر رہے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی۔ عمران کو دراصل خدشہ تھا کہ جس طرح بلسن کو اس کوٹھی کی نشاندہی کی گئی تھی اسی طرح مارگن کسی اور گروپ کو بھی بھیج سکتا ہے اور اب آخری صورت یہی ہے کہ اس نے والے گروپ کے لیڈر کے میک اپ میں مارگن کو

"اود اچھا۔ کون لوگ ہیں۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔  
اس کے اٹھتے ہی بولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"دو کاروں میں آٹھ افراد آئے ہیں اور وہ کوٹھی کے عقب میں اور  
سائیدوں میں پھیل گئے ہیں۔ لگتا ہے انہیں کسی کا انتظار ہے۔"  
صفدر نے کہا۔

"آؤ..... عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر وہ  
سیڑھیاں چڑھتا ہوا دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ کیپٹن شکیل وہاں پہلے  
سے موجود تھا۔

"کہاں ہیں یہ لوگ؟" عمران نے کھڑکی پر موجود پردے کو  
ذرا سا ہٹا کر ساتھ والی کوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ سامنے درخت کے نیچے دو آدمی موجود ہیں جبکہ تین سائیدو  
میں اور تین عقبی طرف گئے ہیں اور کاریں ذرا سا آگے پارکنگ میں  
روک دی گئی ہیں۔" صفدر نے کہا۔

"تنویر کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"وہ عقبی طرف ہے۔" صفدر نے کہا۔

"کوٹھی کے فون کو کنکٹ کیا تھا تم نے؟" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں زیروون لگا دیا گیا تھا اور یہ ہے اس کارسیونگ  
سیٹ۔" صفدر نے رسیونگ سیٹ جیب سے نکال کر عمران کی  
طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیونگ سیٹ لے کر جیب  
میں ڈال لیا۔

اس کے بل سے باہر نکالا جائے۔ یہ جانچو یہ بات اس نے جو نیا کو بتا  
دی تھی۔

"لیکن یہ مارگن بے حد محتاط اور ہوشیار آدمی لگ رہا ہے۔ یہ کسی  
صورت باہر نہیں آ رہا۔ پہلے بھی تم نے دیکھا کہ اس نے باوجود  
تمہاری کوشش کے باہر آنے سے انکار کر دیا تھا۔ جو ایسا نہ کہا۔  
"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر مارگن کو  
لیبارٹری میں بیٹھے بیٹھے کیسے ہماری رہائش گاہ کا علم ہو گیا۔ باوجود  
ٹکریں مارنے کے میں اس کی کوئی وجہ نہیں سمجھ سکا۔" عمران  
نے کہا۔

"تم نے کار وہیں کوٹھی میں کیوں چھوڑ دی ہے۔ کیا تمہارا خیال  
ہے کہ اس کار کی وجہ سے وہ ہمیں ٹریس کر لیتے ہیں؟" جو لیانے  
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تم واقعی سمجھ داری کی باتیں کر رہی ہو۔ گو میں نے کار کا  
مکمل جائزہ لیا ہے لیکن کار پر کوئی ٹیلی ویو ڈیٹکٹور یا کسی قسم کی کوئی  
ڈیوائس موجود نہیں ہے اس کے باوجود میری چھٹی حس کہہ رہی ہے  
کہ معاملہ اس کار سے ہی متعلق ہے اور میں اس بارے میں جانتا  
چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا تو جو لیانے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی  
لحظے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی کی نگرانی شروع ہو گئی ہے۔" صفدر  
نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی تو خالی پڑی ہوئی ہے۔ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ  
 ہی کوئی سامان ہے۔"..... رابرٹ نے کہا۔  
 "اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا کوٹھی میں کار موجود ہے؟" مارگن  
 نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ ایک کار پورچ میں موجود ہے۔"..... رابرٹ نے کہا۔  
 "اس میں چیک کرو ایون زیر ٹیلی ویو ڈیٹیکٹو کارسیونگ سیٹ  
 موجود ہے۔"..... مارگن نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار چونک  
 پڑا۔

"رسیونگ سیٹ۔ کیوں؟"..... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے  
 میں کہا۔

"اسی سے تو ہم نے اس کوٹھی کو پہلی بار ٹریس کیا تھا اور اب  
 بھی اس کا کاشن ہمیں مسلسل مل رہا ہے لیکن یہ لوگ ہو سکتا ہے  
 کہ نزدیک کہیں گئے ہوں ورنہ وہ کار لازماً لے جاتے۔"..... مارگن  
 نے کہا۔

"لیکن اب ہم کب تک یہاں کی نگرانی کریں گے۔ عمران  
 انتہائی تیز آدمی ہے۔ لازماً اسے کوئی شک پڑ گیا ہو گا اس لئے وہ کار  
 یہاں چھوڑ کر کہیں اور شفٹ ہو گیا ہو گا اور انہوں نے لازماً میک  
 اپ اور لباس بھی تبدیل کر لئے ہوں گے۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"تم کار چیک کر کے مجھے بتاؤ تو سہی۔"..... مارگن نے کہا۔  
 "اچھا۔ ہولڈ کرو۔"..... رابرٹ نے کہا اور پھر ایسی آواز سنائی دی

"تم نیچے جاؤ اور تنویر کو بھی بتا دینا کہ وہ خیال رکھے۔ یہ لوگ  
 لازماً پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے۔ ایسا نہ ہو  
 کہ وہ بے ہوش ہو جائے۔"..... عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ یہ خیال تو مجھے نہیں آیا تھا لیکن ان کا کرنا کیا ہے۔  
 کیا انہیں ختم کرنا ہے۔"..... صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بہر حال تم نے کچھ نہیں  
 کرنا۔ جو کچھ کروں گا میں ہی کروں گا۔"..... عمران نے کہا تو صفدر سر  
 ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"وہ۔ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر رہے ہیں۔" کیپٹن  
 تشکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد  
 ایک آدمی عقبی طرف سے سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا پھانک کی  
 طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ اس نے پھانک کھولا تو ایک ورزشی جسم کا  
 آدمی جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنچا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس  
 کے پیچھے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے۔ عمران خاموش کھڑا  
 انہیں دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں  
 ابھریں تو اس نے تیزی سے جیب سے رسیونگ سیٹ نکال لیا۔  
 "یس۔"..... ایک آواز ابھری۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مارگن۔"..... ایک دوسری آواز رسیونگ  
 سیٹ سے سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا ہوا؟"..... مارگن کی آواز سنائی دی۔

"لیکن وہ رقم۔ اس کا کیا ہوگا"..... رابرٹ نے کہا۔  
 "رقم تمہیں مل جائے گی۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں  
 ہے"..... مارگن نے جواب دیا۔

"اوکے"..... رابرٹ نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور پھر  
 رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار سانس لیتے ہوئے رسیونگ  
 سیٹ واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس جاتے  
 دکھائی دیے اور پھر ان کی کاریں بھی واپس چلی گئیں۔

"یہ رسیونگ سیٹ تم نے پہلے ہی ٹنک کر رکھا تھا۔ کیا تمہیں  
 یقین تھا کہ یہ لوگ کال کریں گے"..... جو لیانے حیرت بھرے  
 لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے جب ہم انہیں نہیں ملیں گے تو وہ مارگن کو  
 رپورٹ دیں گے اور میں مارگن کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس  
 انتظام نے ایک اور مسئلہ حل کر دیا ہے"..... عمران نے مسکراتے  
 ہوئے کہا۔

"کون سا مسئلہ"..... جو لیانے چونک کر کہا۔

"چوہے کو بل سے نکلنے والا مسئلہ"..... عمران نے کہا۔

"آؤ کیپٹن تشکیل اب تم بھی نیچے آ جاؤ۔ اب یہاں رہنے کی  
 ضرورت نہیں رہی"..... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ  
 تینوں نیچے آ گئے۔ صفدر اور تنویر بھی وہاں آ گئے۔

"اس بار تو سمجھ نہیں آ رہی کہ کیسے آگے بڑھا جائے"۔ صفدر نے

جیسے رسیور رکھا گیا ہو اور تھوڑی دیر بعد وہی براؤن سوٹ والا آدمی  
 برآمدے سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھا جہاں کار موجود تھی۔ اس  
 نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ عمران کی نظریں اس پر تہی  
 ہوئی تھیں۔ اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر ہاتھ ڈالا۔ دوسرے لمبے  
 اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹیلی ویو ڈیٹکٹو کا رسیونگ  
 سیٹ موجود تھا۔ وہ کچھ دیر اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے  
 واپس رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر دیا۔ کار سے اتر کر اس نے کار کا  
 دروازہ بند کیا اور پھر وہ اندرونی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہیں۔ کیا ہوا ہے"..... مارگن کی آواز سنائی دی۔

"رسیونگ سیٹ ڈیش بورڈ میں موجود ہے اور آف ہے۔ اس کے  
 باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے اس کے ذریعے اس کو ٹھنی کو ٹریس  
 کیا ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"تم اسے نہ سمجھ سکو گے۔ ہمارے پاس ایسی طاقتور مشینری  
 موجود ہے جو اس کے اندر موجود بیٹری سے ٹنکڑ کر دی گئی ہے اس  
 لئے یہ آف ہونے کے باوجود اس کا کاشن دے رہی ہے"..... مارگن  
 نے کہا۔

"ہوگی۔ لیکن اب کیا کرنا ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"تم واپس جاؤ۔ میں اب انہیں دوبارہ ٹریس کرتا ہوں۔ پھر  
 تمہیں کال کروں گا"..... مارگن نے کہا۔

روڈ علاقے کا تفصیلی نقشہ ابھرایا۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو نقشے پر ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے غور سے اس نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ لیبارٹری ہاسٹل کے نیچے بنی ہوئی ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہاسٹل کے نیچے۔ لیکن اس کا راستہ۔" صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ جلنے بجھنے والا پوائنٹ بتا رہا ہے کہ حفاظتی مشینری ہاسٹل کے انتہائی مغرب میں ہے اور ایسی مشینری ایسی جگہ نصب کی جاتی ہے جہاں سے راستہ قریب ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ راستہ مغرب کی طرف ہو گا اور اس پوائنٹ سے زیادہ سے زیادہ دو سو گز کے فاصلے پر ہو گا اور جو سروے ہم نے کیا ہے اس کے مطابق ہاسٹل سے مغرب کی طرف دو سو گز کے فاصلے پر چرچ ہے اس لئے لامحالہ یہ راستہ چرچ میں سے ہی جاتا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"لیکن چرچ میں راستہ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔" جویا نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ زیادہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ وہاں فادر ہو گا اور بس اور فادر ان کا اپنا آدمی بھی ہو سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"لیکن اب اسے ٹریس کیسے کیا جائے گا۔" صفدر نے کہا۔

"اب فکر نہ کرو۔ اب مقام سامنے آ گیا ہے تو راستہ بھی مل

انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"قدرت نے ایک راستہ بنا دیا ہے کیپٹن شکیل۔ تم جا کر کار کے ڈیش بورڈ سے وہ رسیونگ سیٹ لے آؤ۔" عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون سا رسیونگ سیٹ۔" صفدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے فون پر ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ تو اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے انہوں نے ہمیں ٹریس کیا تھا۔ حیرت ہے۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ان کے پاس اس قدر ایڈوانس اور طاقتور مشینری ہو گی کہ وہ بیٹری سے لنک کر کے ہمیں چیک کر لیں گے۔ بہر حال اب اس پوائنٹ کو میں ان پر ہی انٹارڈینا چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔" صفدر نے چونک کر کہا۔

"اب ہم اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے اس طاقتور مشینری کو چیک کریں گے اور اس طرح لیبارٹری کا محل وقوع خود بخود سامنے آ جائے گا۔" عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر یکجہت مسرت کے

تاثرات ابھرائے۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل رسیونگ سیٹ لے کر واپس آ گیا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیونگ سیٹ لیا اور پھر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی سکرین پر ویسٹ

جائے گا۔ چلو اٹھو۔ کار باہر نکالو اور اسلحہ بھی لے لو۔ اب اس کیمو فلاج لیبارٹری کا خاتمہ کر ہی دیں۔..... عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

”اس رسیونگ سیٹ کا کیا کریں گے۔ یہ تو انہیں کاشن دے دیا ہو گا۔..... جو نیانے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

”فکر مت کرو۔ میں نے اس کی بیڑی آف کر دی ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو نیانے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ لوگ کار چھوڑ کر کہاں چلے گئے ہیں جبکہ رسیونگ سیٹ بھی کار میں موجود تھا۔“..... مارگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے باس کہ انہیں کوئی شک پڑ گیا ہو۔“..... جیکب نے کہا۔

”ظاہر ہے ورنہ وہ لوگ وہاں سے کیوں جاتے۔ لیکن اب انہیں ٹریس کیسے کیا جائے۔“..... مارگن نے کہا۔

”باس۔ کیا ضرورت ہے انہیں ٹریس کرنے کی۔ یہ خود ہی فکریں مار کر واپس چلے جائیں گے۔“..... جیکب نے کہا۔

”یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے یہ آسانی سے واپس نہیں جائیں گے۔ مجھے اس سلسلے میں کوئی خاص منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔“..... مارگن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

نے کہا۔

"کیسا ٹرپ باس ..... ڈینس کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔  
"میں آ رہا ہوں وہاں۔ پھر بات ہو گی"..... مارگن نے کہا اور  
رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جیکب بھی اٹھ کھڑا  
ہوا۔

"باس۔ اگر وہ معلوم بھی کر لیں تب بھی سپیشل وے کو وہ  
کسی صورت بھی نہیں کھول سکتے اور چرچ میں اگر انہوں نے کوئی  
اسلحہ استعمال کیا تو پولیس انہیں دو قدم بھی آگے نہ بڑھنے دے  
گی"..... جیکب نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ آؤ میرے ساتھ۔"  
مارگن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔  
تھوڑی دیر بعد وہ مشین روم میں داخل ہو کر شیشے والے کین میں  
پہنچ چکے تھے جہاں ڈینس مونیو د تھا۔

"ڈینس۔ کیا تم سپیشل وے کے درمیان میں راسٹا ریز کا  
آٹومینک فائراڈ جسٹ کر سکتے ہو"..... مارگن نے کہا۔  
"یس باس۔ کیوں نہیں۔ مگر"..... ڈینس نے حیران ہو کر  
کہا۔

"مگر کیا"..... مارگن نے چونک کر پوچھا۔  
"مگر اس کا فائدہ باس۔ جب کوئی اندر ہی داخل نہ ہو سکے گا تو  
پھر"..... ڈینس نے کہا۔

"یس"..... مارگن نے کہا۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ڈینس کی  
آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا کاشن حرکت میں آ گیا ہے"..... مارگن نے  
چونک کر کہا۔

"نو باس۔ اس رسیونگ سیٹ سے ہماری مشینری کو چیک  
کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ٹریٹنگ کاشن مشین نے کافی دیر تک  
کاشن دیا ہے اور اس کے بعد کاشن آف کر دیا گیا اور اب کاشن آف  
ہے"..... ڈینس نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ہمارا حربہ ہم پر ہی  
الٹا دیا ہے۔ ویری بیڈ"..... مارگن نے کہا۔

"کیا مطلب باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"..... ڈینس نے  
کہا۔ جیکب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"انہوں نے لامحالہ اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے لیبارٹری کو  
ٹریس کر لیا ہو گا کیونکہ پہلے وہ یہاں کا تفصیلی سروے کر چکے ہیں۔  
اس کار میں لگے ہوئے ٹیلی ویو ڈیٹکٹو کی وجہ سے انہیں معلوم ہے کہ  
لیبارٹری ویسٹ روڈ کے علاقے میں ہے اور عمران جس طرح کا ڈین  
آدمی ہے وہ لامحالہ چرچ کو بھی چیک کر سکتا ہے اس لئے اب ہمیں  
ان کے خلاف ایسا ٹرپ بنانا پڑے گا کہ وہ اس ٹرپ میں پھنس کر  
ختم ہو جائیں ورنہ وہ واقعی لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے"..... مارگن

ریز کا آٹومینک فائر سپیشل وے کے درمیان میں ایڈجسٹ کرنے کا کام شروع کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے پاس زیادہ وقت نہ ہو کیونکہ ان پاکیشیائی ہتھیاروں کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں۔..... مارگن نے کہا تو ڈینس اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے کے کبین سے باہر چلا گیا۔ اس نے مشین روم میں موجود دو آدمیوں کو ساتھ لیا اور پھر مشین روم سے باہر چلا گیا۔

"باس۔ یہ راستا ریز کا فنکشن کیا ہوتا ہے جو آپ نے اس کا انتخاب کیا ہے۔..... جیکب نے کہا۔

"یہ آدمی کو کینچا بنادیتی ہے۔ مطلب ہے کہ آدمی حرکت کر سکتا ہے لیکن انتہائی سست اور اس کا کوئی توڑ بھی نہیں ہے۔"

مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے کیا فائدہ۔ آپ ایسی ریز نصب کرائیں جو انہیں فوری ہلاک کر دیں۔..... جیکب نے کہا۔

"یہ ہلاکت سے بھی زیادہ خطرناک چوٹیشن پیدا کر دیں گی۔ تم تماشہ دیکھنا۔ میں انہیں اپنے سامنے رینگتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔..... مارگن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈینس واپس آگیا۔

"باس۔ راستا ریز کا آٹومینک فائر میں نے نصب کر دیا ہے۔"

ڈینس نے واپس آکر کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب اس سپیشل وے کو سکریں پراپن کرو تا کہ ہم یہاں بیٹھے

"میں ایک امکانی صورت سامنے رکھ رہا ہوں۔ فرض کرو کہ وہ سپیشل وے کا راستہ کھول لیتے ہیں اور اندر داخل ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے راستے میں کیا رکاوٹ ہے۔..... مارگن نے کہا۔

"ریڈ الرٹ کی وجہ سے وہ کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے۔" ڈینس نے انتہائی حتمی لہجے میں کہا۔

"یہ اس قدر یقین کے ساتھ تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ تم نے ریڈ الرٹ کے لئے سکسٹی ہنڈرڈ پاور مشینز آن کی ہوئی ہے جو ہر قسم کی ریز کو خود بخود آف کر دیتی ہے۔..... مارگن نے کہا۔

"ییس۔ یس۔ لیکن آپ کو اس بارے میں سیسے معلوم ہوا۔"

ڈینس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سیکورٹی کی باقاعدہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ مجھے سیکورٹی کی تمام مشینز اور اس کے توڑ کا بھی بخوبی علم ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب ایسی مشینز بھی مارکیٹ میں آچکی ہے جو سکسٹی ہنڈرڈ پاور کو بھی زیر کر دیتی ہے اور عمران بذات خود سائنس دان ہے۔ اس نے جس طرح رسیونگ سیٹ کے ذریعے ہماری مشینز کو چیک کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کی پاور کو بھی سمجھ گیا ہو گا اس لئے وہ جب بھی آئے گا پوری تیاری سے آئے گا۔" مارگن نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی چیف۔ آپ بڑی دور کی بات پہلے سوچ لیتے ہیں۔..... ڈینس نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ تم فوراً راستا



والے آدمی کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول نالہ تھا اور وہ سب بے حد چوکنے اور خفا نظر آرہے تھے۔ وہ انتہائی پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے تھے۔ مارگن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کہاں راسٹاریز کا آٹومیٹک فائر نصب کیا ہے تم نے ڈینس۔" اچانک مارگن نے کہا۔

"باس۔ سپیشل وے کے آخری حصے میں"..... ڈینس نے جواب دیا۔

"گڈ۔ یہ تم نے عقلمندی کی ہے۔ یہ ابھی تو انتہائی محتاط دکھائی دے رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ ان کی احتیاط کم ہوتی چلی جائے گی اور ویسے بھی راسٹاریز کو کوئی نہیں روک سکتا"..... مارگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ آنے والے اسی طرح ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہوئے مسلسل آگے بڑھے چلے آ رہے تھے اور پھر جیسے ہی وہ آدھے سے زیادہ راستہ کر اس کر گئے تو اچانک مشین روم میں چٹک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی پورا سپیشل وے سرخ رنگ کی روشنی سے جیسے بھر سا گیا۔ یہ روشنی صرف ایک سیکنڈ کے لئے نظر آئی اور پھر غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ مارا۔ وکٹری"..... مارگن نے انتہائی مسرت سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ اب سپیشل وے کے فرش پر ایک عورت اور چار مرد بے حس اندکوت بڑے نظر آ رہے تھے۔

بیٹھے ان کا تماشہ دیکھ سکیں..... مارگن نے کہا تو ڈینس اثبات میں سر ملاتا ہوا مشین پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد مشین کے دائیں ہاتھ پر موجود ایک بڑی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اس پر سپیشل وے کا منظر ابھر آیا۔ یہ ایک طویل سرنگ مناراستہ تھا جس کے شروع میں بھی دیوار تھی اور آخر میں فولادی دروازہ تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین میں سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو ڈینس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ کوئی سپیشل وے کے بیرونی دروازے کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے"..... ڈینس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والی سرنگ کے شروع میں تیز روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔

"باس۔ باس"..... ڈینس نے ہذیبانی انداز میں کہا۔

"خاموش رہو"..... مارگن نے غراتے ہوئے کہا تو ڈینس ہونٹ بھیج کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیکب کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ مارگن سپاٹ چہرہ لئے سکرین کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس کی نظریں سکرین سے چپک گئی ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ بے حد محتاط نظر آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک عورت تھی اور اس عورت کے پیچھے تین مرد تھے۔ سب سے آگے

"باس۔ آپ واقعی گریٹ ہیں۔ اب انہیں گولیوں سے چھلنی کیا جاسکتا ہے۔..... جیکب نے بھی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "اب یہ کیچڑوں سے بھی زیادہ بے ضرر ہو چکے ہیں۔ تم آدمی لے جاؤ اور انہیں سپیشل وے سے اٹھا کر بلیک روم میں پہنچا دو اور ڈینس تم سپیشل وے کے بیرونی رستے کو دوبارہ درست کر دو۔"  
 مارگن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "باس۔ یہ خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں فوری ہلاک کر دینا چاہیے۔..... جیکب نے کہا۔

کار ویسٹ روڈ میں واقع چھوٹے سے چرچ کی سائڈ میں رکی تو عمران نے سب کو نیچے اترنے کا اشارہ کر دیا اور تمام ساتھیوں کے اترنے کے بعد وہ کار لے کر کچھ فاصلے پر موجود پارکنگ میں گیا اور اس نے وہاں کار روک کر اسے لاک کر دیا کیونکہ یہاں بغیر پارکنگ کے کار کھڑی کرنا انتہائی سخت جرم سمجھا جاتا تھا اور پولیس کار کے سواروں کو اس طرح تلاش کرنا شروع کر دیتی تھی جیسے وہ بغیر پارکنگ کے کار روکنے کی بجائے قتل عام کے مجرم ہوں اس لئے عمران نے کار پارکنگ میں لے جا کر روکی تھی۔ رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کے واپس جانے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار ہو کر پہلے اسلحہ مارکیٹ گیا۔ یہاں چونکہ ہر قسم کا اسلحہ کھلے عام فروخت ہوتا تھا اور کسی اسلحہ پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی اس لئے عمران کو وہاں سے اپنے مطلب کی تمام چیزیں آسانی سے مل

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ اب یہ سوائے رہننگنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ یوں سمجھو کہ اب یہ ایسے سانپ ہیں جن کا زہر نکال دیا گیا ہے۔ اب میں انہیں عبرتِ ناک موت ماروں گا اور پھر ان کی لاشیں جب اسرائیلی حکام کے سامنے پہنچیں گی تو انہیں معلوم ہو گا کہ مارگن کیا کچھ نہیں کر سکتا۔..... مارگن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلادیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے والے کین سے باہر نکل گیا۔

اس لئے مقامی لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ ابھی عمران گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ صفدر گیٹ سے باہر آگیا۔

”اندر صرف چار ملازم تھے۔ ان کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ فادر دوروز کی چھٹی پر ہے“..... صفدر نے قریب آکر کہا۔

”تم سب گیٹ کے اندر ہی رکو گے“..... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب گیٹ کے اندر داخل ہو گئے۔ صفدر وہیں گیٹ کے اندر ہی رک گیا تھا۔ سوائے عمران اور جو یا کے باقی سب کی پشت پر سیاحوں جیسے تھیلے لدے ہوئے تھے۔ ان میں اسلحہ اور مشینز تھی۔ عمران نے آگے جاتے ہوئے صفدر کے بیگ میں موجود لوکیشن چیکر نکال لیا تھا۔ یہ آلہ سائنسی مشینز کی نشاندہی کرتا تھا اور اس کی ریج پانچ سو میٹر تھی۔ اگر اسے آن کر دیا جائے تو پانچ سو میٹر کے اندر کوئی سائنسی مشینز موجود ہوگی تو یہ آلہ اس کی نشاندہی کر دیتا تھا اور پھر عمران نے جو یا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ پورے چرچ کا راونڈ لگایا۔ چرچ جھوٹا سا تھا اس لئے جلد ہی عمران کی تیز نظروں نے وہ جگہ چیک کر لی جہاں عام سی دیوار تھی لیکن عمران کے ذہن کے مطابق یہ دیوار مصنوعی تھی اور اس دیوار کے کھسکنے کے بعد لازماً لیبارٹری کا راستہ کھل جاتا ہوگا۔ ویسے بھی گیٹ سے لے کر اس دیوار تک باقاعدہ کاروے بنا ہوا تھا۔ عمران نے قریب جا کر اس دیوار کا بغور جائزہ لیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عام سی نظر آنے والی دیوار عام سی نہ تھی بلکہ اسے ریڈ بلاک سے

گئی تھیں اور پھر وہاں ایک ہوٹل کے ہال میں بیٹھ کر عمران نے آئندہ کی تمام پلاننگ اپنے ساتھیوں سے ڈسکس کی۔ اس پلاننگ کے تحت عمران انہیں چرچ کے قریب اتار کر خود کار لے کر آگے چلا جانے لگا اور صفدر اور تنویر چرچ میں داخل ہو کر وہاں موجود افراد کو بے ہوش کریں گے لیکن یہ بے ہوشی طویل ہوگی کیونکہ انہوں نے آگے طویل کارروائی کرنا تھی اور انہیں عقب سے اگر کوئی خطرہ رہتا تو پھر وہ یقیناً اپنی کارروائی میں ناکام ہو جاتے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے چرچ جو عبادت گاہ ہے وہاں کے افراد کو مارنے کی بجائے بے ہوش کرنے کے لئے کہا ہے لیکن اس لیبارٹری کے اوپر لڑکوں کا ہاسٹل ہے۔ اگر آپ نے اسے تباہ کیا تو یہ بہت بڑا المیہ ہو جائے گا۔“ صفدر نے کہا لیکن عمران نے اسے تسلی دی کہ اس صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے ایسا اسلحہ خریدا ہے جس سے لیبارٹری کی مشینز تو مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی لیکن اس کا کوئی اثر لیبارٹری سے باہر نہ ہوگا اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر کار میں بیٹھے اور چرچ پہنچ گئے۔ عمران خود کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس نے کار چرچ کے قریب روکی تو اس کے سارے ساتھی نیچے اتر گئے اور عمران کار بڑھا کر آگے لے گیا۔ کار پارکنگ میں روک کر اور اسے لاک کر کے وہ واپس آیا تو کیپٹن شکیل اور جو یا چرچ کے گیٹ کے سامنے فٹ پاتھ پر اس انداز میں ٹہل رہے تھے جیسے وہ ویسے ہی ٹہلتے ہوئے ادھر آئے ہوں کیونکہ وہ دونوں ایکریٹین میک اپ میں تھے

اپنے ساتھیوں کو پیچھے ہٹنے کا کہہ کر خود بھی پانچ چھ قدم پیچھے ہٹ گیا۔  
"کیا یہ پٹی ریڈ بلاکس پر اثر کرے گی؟"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ جدید ترین ایجاد ہے۔ یہ بغیر کوئی دھماکہ کئے انتہائی طاقتور سے طاقتور میٹرل کو راکھ میں تبدیل کر دیتی ہے۔" عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب پٹی کے دونوں مڑے ہوئے کنارے سیدھے ہوئے اور اچانک اس پٹی میں سے سرخ رنگ کا دھواں سالتا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری دیوار اس سرخ رنگ کے دھوئیں میں چسپ سی گئی۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو وہ سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جہاں پہلے دیوار تھی وہاں اب کچھ بھی نہیں ہے۔ البتہ دیوار کی جڑ میں اس طرح راکھ موجود تھی جیسے وہاں کسی نے باقاعدہ راکھ بکھیر دی ہو۔

"ویری گڈ" .. عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"حیرت ہے عمران صاحب کہ ریڈ بلاکس کی دیوار اس طرح راکھ بن گئی ہے"..... کیپٹن شکیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ براہ راست ریڈ بلاکس کی دیوار نہ تھی بلکہ اس کے میٹرل کو بلاواسطہ استعمال کر کے دیوار بنائی گئی ہے۔ بہر حال اس نے کام دکھایا ہے۔ صفدر کو بلاؤ۔ اب ہم نے اندر جانا ہے"..... عمران نے کہا تو تنویر چرچ کے پھانک کی طرف دوڑ پڑا۔

اس طرح خصوصی طور پر بنایا گیا تھا کہ وہ بظاہر عام سی دیوار نظر آتی تھی۔ عمران نے لوکیشن چیکر آن کر دیا اور پھر تھوڑی سی تنگ و دو کے بعد لوکیشن چیکر نے دیوار کی دوسری طرف سانس کی مشین کی موجودگی کی نشاندہی کر دی۔

م

"اس دیوار سے لیبارٹری کا راستہ نکلتا ہے"..... عمران نے کہا۔  
"لیکن اب اسے کھولا کیسے جائے گا۔ لازماً باہر کوئی میکینزم ہو گا"..... جولیانے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر اس نے تقریباً نصف گھنٹے تک بغور جائزہ لینے کے بعد حتمی طور پر کہہ دیا کہ باہر کا میکینزم ختم کر دیا گیا ہے اور شاید یہ ریڈ الرٹ کی وجہ سے تھا۔  
"لیکن اسے کھولے بغیر تو ہم اندر نہیں جاسکتے۔ کوئی بڑا دھماکہ کیا تو پولیس فوراً یہاں پہنچ جائے گی"..... صفدر نے کہا۔

"ایک آخری حل ہے۔ اگر کارگر ثابت ہوا تو ٹھیک ورنہ پھر میگا بم ہی استعمال کرنے پڑیں گے چاہے پورے قبرص کی پولیس بھی کیوں نہ آجائے"..... عمران نے کہا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کی پشت پر موجود بیگ میں سے ایک پیسٹ لٹلا اور اس میں موجود چار پتلی پتلی پیسٹوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے اس نے ان کے کنارے جب ایک دوسرے کے ساتھ ملائے تو وہ اس طرح جڑ گئے جیسے کبھی علیحدہ تھے ہی نہیں۔ پھر اس نے یہ لمبی سی پٹی دیوار کی جڑ میں اس طرح رکھ دی کہ پٹی کا ایک حصہ دیوار کے ساتھ چپک سا گیا اور پھر اس نے پٹی کے دونوں کناروں کو تھوڑا سا موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ

"اندر والوں کو معلوم تو ہو گیا ہو گا"..... جولیانے کہا۔

"ہاں یقیناً۔ وہ ہمارے استقبال کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے البتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فوری چیک کرنے آئیں"..... عمران نے کہا تو جولیانے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں واپس آگئے۔

"عمران صاحب۔ میں نے چرچ کا گیٹ اندر سے بند کر دیا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"فوری طور پر اس کے سوا اور کیا بھی کیا جاسکتا ہے"..... عمران نے کہا اور پھر مشین گنیں سب نے ہاتھوں میں پکڑیں اور آگے بڑھنے لگے۔ دیوار والے خلا کی دوسری طرف ایک طویل راہداری نظر آرہی تھی جو آگے جا کر ایک فولادی دروازے پر ختم ہوتی تھی۔ اس فولادی دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب جل رہا تھا۔

"ہر طرح سے محتاط رہنا۔ کسی بھی وقت اور کسی بھی طرف سے فائر کھل سکتا ہے"..... عمران نے پیر اندر رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"کوئی سائنسی حملہ بھی تو ہو سکتا ہے"..... اس کے پیچھے آنے والی جولیانے کہا۔

"اس کا تحفظ میں نے کر لیا ہے۔ میرے پاس ایسا آلہ ہے جو ان کے ہر سائنسی حربے کو ناکام کر دے گا۔ اس کے باوجود وہ اس قدر محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا جیسے فرش میں نجانے کہاں کہاں

بارودی سرنگیں موجود ہوں اور کسی بھی لمحے اس کا جسم بھک سے اڑ جائے۔ عمران کی اس احتیاط کو دیکھ کر اس کے ساتھی بھی بے حد محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ عمران کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔ خاص طور پر وہ اس راہداری کی چھت کو بہت غور سے چیک کر رہا تھا لیکن راہداری عام سی لگتی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ اس راہداری میں کوئی سائنسی حربہ موجود نہیں ہے ورنہ اب تک وہ ہم پر فائر کر چکے ہوتے"..... اچانک جولیانے کہا۔

"جبکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"تم جس انداز میں محتاط ہو اس کا نفسیاتی رد عمل تو بہر حال ایسا ہی ہونا ہے"..... جولیانے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ بہر حال انہوں نے آدھے سے زیادہ راہداری کر اس کر لی تھی کہ اچانک ایک سائیڈ کی دیوار کی جڑ سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پوری راہداری میں سرخ روشنی پھیل گئی۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے کسی نے توانائی کو پھینک دیا ہو۔ اس کی ٹانگیں خود بخود ٹیڑھی ہوئیں اور پھر وہ دھم سے گر گیا۔ اس کے دماغ پر یکھٹ دھند سی پھیلتی چلی گئی۔ آخری احساس جو اسے ہوا تھا وہ یہی تھا کہ آخر کار وہ اس کے ساتھی باوجود شدید احتیاط کے ہٹ ہو ہی گئے۔ پھر ذہن پر چھائی ہوئی دھند آہستہ آہستہ غائب

ہونے لگی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن جاگ اٹھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم انتہائی معمولی سی حرکت کر رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں توانائی نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم کے گرد رسی کے دو بل دے کر اسے کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے اپنی گردن گھمائی تو اسے محسوس ہوا جیسے یہ سب کچھ انتہائی سلوموشن میں ہو رہا ہو۔ بہر حال کچھ دیر کی کوشش کے بعد اس نے دیکھ لیا کہ اس کے تمام ساتھی بھی اسی کی طرح کرسیوں پر رسی سے بندھے ہوئے موجود تھے لیکن ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے اور گردنیں نیچے لٹکی ہوئی تھیں۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ عام سی کرسیاں تھیں۔ اس کی ذہن میں اندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس نے اپنی ٹانگوں کو حرکت دینے کی کوشش کی کیونکہ اس کی ٹانگیں کھلی ہوئی تھیں لیکن ٹانگوں کی حرکت اس قدر سست تھی کہ وہ خود اس حرکت پر حیران رہ گیا تھا اور اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

”راسٹاریز۔ او۔ او۔ تو ہمیں راسٹاریز سے شکار کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ عمران کے ذہن میں یہ خیال آیا اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے یاد آگیا تھا کہ یہ ریز ایکریمین سائنس دانوں کی ایجاد تھی اور انسان پر اس کے اثرات ایسے ہوتے تھے کہ اچھے بھلے انسان کی بنیادوں سے بھی بدتر ہو کر رہ جاتے تھے۔ ایکریمین نے راسٹاریز

پر مبنی ایک میزائل بھی تیار کر لیا تھا کہ دشمن فوجوں کے قریب جب یہ میزائل پھٹے تو دشمن فوجیں اسلحہ وغیرہ کا استعمال تو ایک طرف نقل و حرکت کرنے سے بھی معذور ہو جائیں اور دفاعی ہتھیار کے سلسلے میں اس نے ایک تحقیقاتی مضمون پڑھا تھا۔ اس میں ان جدید راسٹاریز کی جو خصوصیات بیان کی گئی تھیں وہ اس قدر واضح تھیں کہ عمران کے ذہن میں ٹانگوں کی حرکت دیکھ کر خود بخود راسٹاریز کا نام ابھر آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آگیا تھا کہ راسٹاریز کا ویسے تو آج تک کوئی توڑ سامنے نہ آیا تھا لیکن اس تحقیقاتی مضمون میں ایک جگہ لکھا گیا تھا کہ ایک اتفاق سے یہ بات سامنے آگئی تھی کہ راسٹاریز کا توڑ خون ہے۔ انسانی خون یا کسی بھی جانور یا پرندے کا خون اگر انسانی جسم میں داخل کر دیا جائے چاہے وہ کتنی ہی معمولی مقدار میں کیوں نہ ہو تو راسٹاریز کا اثر یکفخت ختم ہو جاتا تھا۔ اس پر باقاعدہ تحقیقات کی گئی تھیں اور ان تحقیقات کے مطابق راسٹاریز انسان کے اعصابی نظام کے مرکز میں ایک جھلی سی بنا دیتی تھی اور اس جھلی کی وجہ سے اعصاب کی جسم میں ہونے والی تحریک انتہائی حد تک سست ہو جاتی تھی لیکن خون کو اگر انسانی جسم میں انجیکٹ کیا جائے یا ویسے ہی حلق سے نیچے اتار دیا جائے تو اس کا اثر اس جھلی پر فوری پڑتا تھا اور جھلی فوراً ختم ہو جاتی تھی۔ اس طرح اعصاب کی تحریک دوبارہ اپنی پوری طاقت سے کام کرنا شروع کر دیتی تھی۔ اس سلسلے میں یہ

گئی کیونکہ اس نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جھٹکے سے واپس گر گیا اور اس جھٹکے کی وجہ سے بلیڈ نے خاصی گہرائی میں زخم لگا دیا تھا۔ زخم میں سے خون رسنے لگا لیکن عمران چونکہ ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا اس لئے اس نے آہستہ آہستہ اپنا سر نیچے جھکانا شروع کر دیا اور پھر نجانے کتنی دیر کی شدید جدوجہد کے بعد وہ اس قابل ہوا کہ اس کا سر نیچے جا کر اس بازو کے زخم تک پہنچ سکا۔ کچھ اس نے بازو کو بھی اوپر اٹھایا تھا اور پھر اس کے ہونٹ اس کے اپنے بازو پر موجود زخم پر رحم سے گئے اور اس نے آہستہ آہستہ اپنا خون خود ہی چوسنا شروع کر دیا۔ خون خاصی مقدار میں نکل رہا تھا۔ پھر جیسے ہی خون اس کے حلق سے نیچے اترا اچانک اس کے جسم کو زور زور سے مسلسل جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور چند جھٹکوں کے بعد ہی عمران کے جسم میں موجود تمام سستی یکفخت غائب ہو گئی اور اس کی جگہ توانائی لہروں کی صورت میں اس کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھرائی۔ اس نے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے بڑی آسانی سے رسی کی گانٹھ کھول لی۔ اب وہ پہلے کی طرح چست ہو چکا تھا۔ اس نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کی حرکات انتہائی سست تھیں۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس کا مخصوص مشین پیٹل اس کی جیب میں موجود تھا۔ شاید

بھی تحقیقات کی گئی تھیں کہ راسٹاریز کے شکار کا خون بھی دوبارہ اس کو انجیکٹ کر دیا جائے یا پلا دیا جائے تب بھی اس کے اثرات یہی ہوتے تھے۔ اس سلسلے میں بھی تحقیق کی گئی تھی اور یہ نتیجہ نکلا گیا تھا کہ خون چونکہ راسٹاریز کے مخصوص سرکل سے علیحدہ ہو جاتا تھا اس لئے اس پر راسٹاریز کے اثرات ختم ہو جاتے تھے اور پھر جب یہ خون دوبارہ جسم میں انجیکٹ کیا جاتا تھا تو وہ ایک لحاظ سے بیرونی خون بن جاتا تھا بغیر راسٹاریز کے اثرات کے۔ یہ ساری باتیں چند لمحوں میں ہی عمران کے ذہن میں گھومتی چلی گئیں اور اس نے اپنا نیچے ٹکا ہوا بازو اوپر اٹھانے کی کوشش شروع کر دی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا بازو لاکھوں ٹن وزنی ہو گیا ہو لیکن وہ مسلسل اپنی کوشش میں لگا رہا لیکن بازو تھوڑا سا اوپر اٹھنے کے بعد ایک جھٹکے سے واپس گر گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈز کو استعمال کرنے کا سوچا۔ اس نے آہستہ آہستہ انداز میں جھٹکے دے کر بلیڈوں کو ناخنوں سے باہر نکالا اور پھر اس نے اپنا دوسرا بازو کرسی کے اوپر سے گھما کر دوسری طرف لٹکایا۔ گو اس سارے عمل کے لئے اس سخت ترین جدوجہد کرنا پڑی لیکن بہر حال وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس نے بلیڈوں کی مدد سے اپنے دوسرے بازو کی کلائی پر زخم لگانے کی کوشش شروع کر دی لیکن معمولی سی خراشوں کے علاوہ اور کچھ نہ ہو سکا اور پھر اچانک اس کے حلق سے ہلکی سی سسکاری سی نکل

تھا ورنہ میں اب تک اسرائیلی حکام کو ان کے بارے میں اطلاع دے دیتا لیکن اچانک آپ کی کال آگئی کہ آپ واپس آرہے ہیں اس لئے میں رک گیا۔..... مارگن نے کہا۔

"یہ اس طرح ایزی انداز میں کیوں بندھے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ مجھے تو صدر اسرائیل نے اس طرح ان کے بارے میں ڈرا دیا ہے جیسے یہ انسان ہی نہ ہوں۔..... ڈاکٹر اسکن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اپنے آپ کو دوبارہ اسی حال میں کر لیا تھا جیسے وہ پہلے تھا۔ گویا وہ اداکاری کر رہا تھا لیکن دیکھنے والا یہی سمجھ سکتا تھا کہ اس کی حالت میں فرق نہیں آیا اور یہ تو عمران جانتا تھا کہ وہ ایسی اداکاری کس مشکل سے کر رہا تھا۔ اس کے ذمہ سے اب خون نہ بہہ رہا تھا کیونکہ خون چوسنے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔

"جنتاب۔ یہ سب کینچنوں سے بھی زیادہ بدتر حالت میں ہیں۔ یہ تو اپنی انگلی کو بھی تیزی سے حرکت نہیں دے سکتے۔ یہ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔..... مارگن نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ایکریٹین ہیں۔ تم نے ان کے میک اپ صاف کیوں نہیں کرائے۔..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

"کرائے ہیں لیکن نجائے انہوں نے کس انداز کا میک اپ کر رکھا ہے کہ واش ہی نہیں ہوتا اور مجھے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے۔

انہوں نے صرف ان کی پشت پر موجود تھیلے علیحدہ کئے تھے لیکن ان کی تلاشی لینے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ عمران نے مشین پشٹل نکال کر اسے اپنے کوٹ کی آستین کے اندر اس طرح ڈال لیا کہ صرف ایک ہلکے سے جھٹکے سے نکل کر اس کے ہاتھ میں آسکتا تھا۔ ابھی وہ پشٹل کو ایڈجسٹ کر ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بیکھت اپنے جسم کو انتہائی ڈھیلا چھوڑ دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی دو کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دونوں کرسیاں ان کے سامنے رکھیں اور پھر مڑ کر وہ عقبی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک اویسر عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بعد ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا جس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اسے ذہین ظاہر کر رہی تھی اور عمران دونوں کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ ان میں سے ایک ڈاکٹر اسکن ہے اور دوسرا مارگن کیونکہ ڈاکٹر اسکن کا علیہ وہ اس کی بیوی مارتھا سے معلوم کر چکا تھا اور مارگن کو وہ بہر حال کار میں پہلے دیکھ چکا تھا۔

"تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہمارے لئے ہر جگہ مسائل کھڑے کر دیئے تھے۔..... ڈاکٹر اسکن نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر اسکن۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ مجھے صرف آپ کا انتظار



بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو مارگن کا چہرہ فرط مسرت سے بے اختیار جگمگا اٹھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ کن کی بات کر رہے ہیں آپ۔" دوسری طرف سے صدر اسرائیل کی چٹختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے عہدے کا تمام وقار یکھت فراموش کر بیٹھے تھے اور عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

"جتاب۔ وہی پاکیشیائی ایجنٹ۔ جن کی آپ بات کر رہے ہیں جتاب۔" ڈاکٹر راسکن نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اوہ۔ اوہ۔ کیا زندہ ہیں وہ۔" دوسری طرف سے اس بار واقعی حلق پھاڑ کر پوچھا گیا۔

"یہ۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ مگر سر۔ ان کی حالت کیچنڈوں سے بھی بدتر ہے جتاب۔ وہ حرکت نہیں کر سکتے جتاب۔" ڈاکٹر راسکن اب پوری طرح بوکھلا گیا تھا۔ مارگن کا چمکتا ہوا چہرہ بھی صدر کے اس طرح حلق پھاڑ کر چٹختنے سے سیاہ پڑ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ انہیں خود لیبارٹری میں لے آئے ہیں۔ یہ تو عفریت ہیں عفریت۔ فوراً انہیں ہلاک کر دیں۔ فوراً۔ جلدی اور سنیں۔ ابھی اسی وقت۔ فون آف نہ کریں۔ فوراً گولیاں چلائیں میں فون پر گولیاں چلنے کی آوازیں سننا چاہتا ہوں۔" صدر نے یکھت پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

اسرائیلی حکام خود ہی ان کا میک اپ واش کرتے پھریں گے۔" مارگن نے کہا اور اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈ فیس فون پیس تھا۔ "باس۔ اسرائیل سے صدر صاحب کی براہ راست کال ہے۔" آنے والے نے کہا۔

"اوہ۔ تجھے دو۔" ڈاکٹر راسکن نے چونک کر کہا اور اس آنے والے نے فون پیس ڈاکٹر راسکن کی طرف بڑھا دیا۔ چونکہ سیکورٹی کے تحت صدر نے خود طے کیا تھا کہ وہ لیبارٹری میں براہ راست فون کیا کریں گے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر ان کی آواز میں فون کریں تو وہ لازماً پروٹوکول کے تحت پہلے ملٹری سیکرٹری کی آواز کی نقل کریں گے۔ اس طرح چٹیک ہو جائیں گے۔

"یس۔۔۔۔۔ میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔" ڈاکٹر راسکن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر راسکن آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں ناں۔ مجھے آپ کے بارے میں بے حد فکر تھی کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ بدستور قبرص میں موجود ہیں۔" پریزیڈنٹ نے کہا۔

"یس۔۔۔۔۔ میں صبح سلامت پہنچ گیا ہو اور سر جن پاکیشیائی ایجنٹوں کی بات آپ کر رہے ہیں وہ اس وقت یہاں میرے سامنے کیچنڈوں سے بھی بدتر حالت میں موجود ہیں اور یہ کارنامہ چیف سیکورٹی آفیسر مارگن نے سرانجام دیا ہے۔" ڈاکٹر راسکن نے

"یس سر۔ یس سر۔ مارگن انہیں گویوں سے اڑا دو"..... ڈاکٹر

راسکن نے بھی بری طرح چیختے ہوئے کہا تو مارگن بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اپنے عقب میں موجود مشین گن بردار سے مشین گن لینے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران نے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور پھر جیسے ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں آیا اس نے یکفخت فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر راسکن، مارگن، فون پیس لے آنے والا نوجوان اور عقب میں موجود دونوں مشین گن بردار پھٹتے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ عمران نے اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے اس نے ڈاکٹر راسکن کے ہاتھ سے نیچے فرش پر گرنے والا فون پیس اٹھایا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر راسکن۔ تم کیوں چیختے تھے۔ ہیلو۔ ہیلو۔" دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس لئے جتنا کہ سازشی یہودیوں کا انجام ہمیشہ اسی طرح کرناک چیخوں پر ہی ہوتا ہے"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ عمران تم۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ۔ وہ۔ وہ ڈاکٹر راسکن تو کہہ رہا تھا کہ تم کینچوے بن چکے ہو"..... اسرائیل کے صدر نے عمران کی آواز سن کر اس قدر بوکھلا کر کہا کہ اس کے منہ سے درست فقرہ ہی نہ نکل رہا تھا۔

"مارگن نے ہم پر راستا ریز فائر کر کے واقعی ہمیں کینچوؤں میں

بدل دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ بے حد رحیم و کریم ہے۔ یہودی چونکہ لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان سازشوں کے نیچے ادھیڑ کر رکھ دیتا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"تم۔ تم۔ تم نجانے کیا ہو۔ کیا تم کسی طرح مر نہیں سکتے۔ یہودیوں کی جان چھوڑ نہیں سکتے۔ کیا تمہیں کسی طرح موت نہیں آ سکتی۔" دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر فون کا رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون آف کیا اور اسے ایک طرف رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر راسکن، مارگن، فون لانے والا جیکب اور دونوں مسلح افراد ختم ہو چکے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیل کا صدر نجانے کیا اقدام کر گزرے اس لئے وہ جلد از جلد اپنے ساتھیوں کو درست کر کے اس لیبارٹری کا خاتمہ کر دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس بار اپنی کلائی پر خود ہی دانتوں سے گہرا زخم ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کلائی کی رگ سے نکلنے والا خون باری باری اپنے سب ساتھیوں کے منہ میں ڈال دیا۔

"جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔ جلدی۔ ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں"..... عمران نے باری باری ان کی رسیاں کھولتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ان سب کے جسموں کو مسلسل جھٹکے لگنے شروع

"تم - تم کون ہو..... اس نوجوان نے رک رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سورج کی توانائی کے ذریعے جو آلہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے پر کام کر رہے ہو ہم تمہیں اس کی سزا دینے آئے ہیں"..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ہال نہ صرف جیٹوں سے گونج اٹھا جبکہ مشینری گولیاں لگنے سے دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئی۔

"عمران صاحب - اوپر نوجوان لڑکوں کا ہاسٹل ہے۔" اچانک صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔ تمہارے بیگ میں زیرو زیرو موجود ہے۔ وہ نکالو اور کسی بڑی مشین کے قریب نصب کر دو"..... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے حرکت میں آگیا پھر وہ سب اس ہال کے دروازے سے باہر آگئے تو عمران نے اس مخصوص ہم کا ڈی چارجر آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیسے ہال میں کوئی خفیہ آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو۔ پورے ہال میں تیز سرخ رنگ کی آگ کے شعلے لپکتے ہوئے نظر آنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھی دروازے پر کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد جب یہ آگ خود بخود بجھ گئی تو وہاں موجود تمام سائنس دانوں کی لاشیں تو جل کر راکھ بن چکی تھیں جبکہ

ہو گئے اور پھر وہ اچھل کر کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تقریباً سب نے ہی منہ میں موجود عمران کے خون کو تھوکتا شروع کر دیا۔

"ارے - ارے - اب اتنا بھی کڑوا نہیں ہے میرا خون - یہ دوسری بات ہے کہ اماں بی بیچن سے ہی مجھے ہر گرمیوں میں نیم کا عرق پلایا کرتی تھیں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ - یہ کیا ہو گیا ہے - یہ تمہارے خون کی وجہ سے ہم ٹھیک ہو گئے ہیں"..... جو لیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنی مشین گن سنبھالو - جلدی کرو ہم نے اپنا سامان تلاش کرنا ہے اور پھر یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کرنا ہے اور یہاں سے نکلتا بھی ہے - جلدی کرو - ہری اپ"..... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے حرکت میں آگئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نہ صرف اپنا سامان تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے بلکہ انہوں نے مشین روم میں پہنچ کر وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا اور تمام مشینری تباہ کر دی اور پھر آگے لیبارٹری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لیبارٹری میں آٹھ سائنس دان اور دس ان کے اسسٹنٹ تھے اور لیبارٹری کے بڑے ہال میں انتہائی جدید ترین مشینری بھی موجود تھی۔

"خبردار - ہاتھ اٹھا لو"..... عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہی کہا تو وہاں موجود تمام افراد بے اختیار اچھل پڑے - یہ سب سائنس دان تھے ادھیڑ عمر - البتہ ان میں سے ایک قدرے نوجوان تھا۔

تمام مشیزی اس طرح جل گئی تھی کہ وہ بس لوہے کا ایک بڑا سا ڈھیر نظر آنے لگ گئی تھی۔

”آؤ۔ اب دوسرا زیر و زبرو اس آفس میں لگا دو اور باہر چلو۔“  
عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا اور پھر اس بڑے آفس بنا کرے کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے مشین روم کا ہو چکا تھا۔ اس طرح عمران کو یقین ہو گیا کہ خفیہ سیفوں میں اگر فارمولے وغیرہ ہوں گے تو وہ بھی سب جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکے ہوں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری سے گزر کر جہاں ان پر اسٹاریز کا فائر ہوا تھا باہر چرچ میں آگئے۔ چرچ میں خاموشی تھی۔ شاید یہ مخصوص چرچ تھا۔ یہاں عام لوگ سرے سے آتے ہی نہیں تھے اور شاید ایسا دانستہ کیا گیا تھا تاکہ لیبارٹری کا راستہ خفیہ رہ سکے۔ چرچ کا گیٹ اسی طرح اندر سے بند تھا جس طرح صفدر اسے بند کر کے گیا تھا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب گیٹ سے باہر آگئے اور اس طرح ٹہلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے یہاں تفریح کرنے آئے ہوں۔ ان سب کا رخ اس پارکنگ کی طرف تھا جہاں عمران نے کار پارک کی تھی۔ فٹ پاتھ پر لوگ پیدل چل رہے تھے۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں تیز سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں اور ان آوازوں کو سن کر جیسے فٹ پاتھ پر بھگدڑ سی مچ گئی۔ لوگ جو آہستہ

آہستہ چل رہے تھے اب تیزی سے چلتے ہوئے اس طرح آگے بڑھے۔ چلے جا رہے تھے جیسے ان کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں اور چند لمحوں بعد سائرن عین ان کے سروں پر پہنچ گئے اور پھر کئی گاڑیوں کے ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ عمران نے دیکھا کہ چار گاڑیاں چرچ کے گیٹ کے سامنے آکر رکی تھیں اور ان میں سے نیلے رنگ کی یونیفارم پہنے مسلح افراد اتر کر چرچ کے اندر جا رہے تھے اور ابھی مزید سائرنوں کی آوازیں آرہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فٹ پاتھ جیسے خالی سے ہو کر رہ گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی پارکنگ تک پہنچ گئے تھے۔ پارکنگ سے کاریں اس طرح تیزی سے نکل رہی تھیں جیسے یہاں بھی انہیں کوئی شدید خطرہ لاحق ہو۔

”کیا ہوا ہے۔ کیوں یہ لوگ دوڑ رہے ہیں۔۔۔۔۔“ عمران نے پارکنگ بوائے سے پوچھا جس کے چہرے پر بھی پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

”آپ۔ آپ اجنبی ہیں جناب۔ جلدی سے یہاں سے چلے جائیں۔ یہ سپیشل پولیس ہے۔ یہ لوگ بہت ظالم ہیں۔ جو ان کے قابو میں آ جائے اسے نہیں چھوڑتے۔۔۔۔۔“ پارکنگ بوائے نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اس کے ہاتھ میں دیا اور دوسرے لمحے وہ سب کاریں سوار ہو کر پارکنگ سے نکلے اور واپس جانے کی بجائے آگے بڑھتے چلے گئے۔

’بال بال بچے ہیں ورنہ یہ لوگ ہمیں گھیر لیتے۔‘ عمران نے

کہا۔

”تو کیا ہوتا۔ جہاں پہلے اتنے مرے ہیں وہاں یہ بھی ہلاک ہو جاتے۔“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ قبرص ہے۔ پاکیشیا نہیں اور یقیناً اسرائیل کے صدر نے یہاں کے اعلیٰ حکام سے بات کی ہے تب ہی یہ لوگ یہاں آئے ہیں۔ بہر حال اب ہمیں یہ کار بھی چھوڑنا ہوگی اور حلیئے اور لباس بھی تبدیل کرنا ہوں گے کیونکہ پولیس کو جب اندر کوئی نہیں ملے گا تو پھر یہ باقاعدہ انکوائری کریں گے۔“..... عمر ان نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ویسے ان سب کے چہروں پر مسرت اور اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ وہ مشن مکمل کر چکے تھے۔ ایسا مشن جو ایک لحاظ سے ان کے لئے نہ صرف چیلنج بلکہ بگ چیلنج بن چکا تھا۔

ختم شد

Scanned & PDF  
Copy by RFI